الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

یاشیخ عبدالقادر جیلانی شئیاللہ

جلد نمبر ۲
شمارہ: ۱۱

رجب المرجب ۱۴۴۳ھ فروری مارچ ۲۰۲۲ء

بانی وسرپرستِ اعلی

شمس الطریقہ بدر الشریعہ غیظ الوہابیہ
خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفائے اعلی حضرت ارشد المشائخ
حضرت مولانا پیر ابوالبرکات

محمد ارشد سبحانی

مجددی نقشبندی اویسی قادری رضوی المعروف پیر سبحانی لچپال مدظلہ العالی
تلوکر نوالہ شریف فاضل بھکر پنجاب
وخانقاہِ سراجیہ کندیاں شریف (میانوالی) پنجاب

نائب مدیرِ اعلی
نجم الاسلام علامہ
اسلام الدین احمد
انجم فیضی، ارشدی

مقامِ اشاعت

ممبئی مہاراشٹر، انڈیا

مدیرِ اعلی
خلیفہ حضور ارشدِ ملت
حضرت مفتی منظور احمد
یار علوی، ارشدی، فیضی، ممبئی

تزئین کار: محمد عامر حسین مصباحی و محمد نظام الدین مصباحی کمپوزنگ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَغِثْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامْ

یاحضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی شئیاً للہ

زیرِ سایہ کرم: خانقاہ اجمیر معلی، مارہرہ مطہرہ، بریلی شریف، کچھوچھہ مقدسہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت الشاہ
امام احمد رضا خان
محدث بریلوی رحمۃ اللہ

بظلِ عنایت:
مفسرِ اعظم پاکستان، شارحِ صحاحِ ستہ
حضرت علامہ مولانا ابو الصالح مفتی محمد
فیض احمد اویسی
رضوی، قادری محدث بہاولپوری، نوراللہ مرقدہ

مذہبِ اہلِ سنت کا ترجمان و مسلکِ رضویت کا نقیب

ماہنامہ ارشدیہ

ممبئی مہاراشٹر، انڈیا

بظلِ سیادت:
مخدوم المشائخ حضرت خواجہ ابوالانوار
محمد عبد المعید سبحانی
مجددی نقشبندی، الحسنی چراغ مرشد آبادی قدس سرہ النورانی
سجادہ نشین: مرشد آباد شریف

بظلِ سایہ کرم:
محب العلماء والمشائخ، نورِ ملت حضرت مولانا ابوالوفا
نور محمد صدیقی
مجددی نقشبندی، قادری نوراللہ مرقدہ
(خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی)

بظلِ عاطفت
نیر العارفین سراج السالکین سلطان المناظرین
خواجہ ابوالرضا اللہ بخش نیر چشتی
مجددی قدس سرہ العزیز
بانی انجمن سپاہ مصطفیٰ ﷺ

جلد نمبر: ۲ شمارہ: ۱۱

شمس الطریقہ بدر الشریعہ عیظ الوہابیہ
خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفائے اعلیٰ حضرت ارشد المشائخ
حضرت مولانا پیر ابو البرکات
محمد ارشد سبحانی
مجددی نقشبندی اویسی قادری رضوی المعروف پیر سبحانی لچپال مدظلہ العالی
تلوکر نوالہ شریف فاضل بھکر پنجاب
وخانقاہ سراجیہ کندیاں شریف (میانوالی) پنجاب

اعزازی مجلس ادارت
مفتیِ اعظم اترا کھنڈ حضرت علامہ
مفتی ذوالفقار خان نعیمی
ارشدی ککراوی

اعزازی مجلس ادارت
حضرت علامہ مفتی محمد عتیق اللہ صدیقی
ارشدی، پتھریاں کلاں

مجلسِ مشاورت:

مفتیٔ اعظم امریکہ حضرت سید آلِ رسول قدسی مصباحی صاحب قبلہ
حضرت الشاہ نور الدین غوث الہاشمی سہروردی، (ملتان)
حضرت پیر قاضی نذیر الدین الہاشمی صاحب گجرات
حضرت علامہ رمضان حیدر فردوسی، جونکا شریف، جھارکھنڈ
حضرت مفتی غلام ربانی فائق مصباحی، نیپال
حضرت مفتی منصور عالم مصباحی، نیپال
حضرت مفتی عبد الستار قادری، کلکتہ
حضرت علامہ قاری غلام مرتضیٰ برکاتی، مصباحی
عامرِ ملت مولانا محمد عامر حسین مصباحی، رسول گنج عرف کوکلی
حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ فیضی، ارشدی، اڑیسہ
حضرت مفتی نور محمد قادری، ارشدی، پیلی بھیت شریف
حضرت مولانا محمود الحسن قادری، ارشدی
حضرت مولانا سہیل اختر رضوی، ارشدی، مدھوبنی
حضرت مولانا حکیم انور علی ثقافی، ارشدی دربھنگہ

نگراں: خلیفہ تاج الشریعہ و ارشد ملت
مفتی شاکر القادری فیضی صاحب قبلہ

مدیرِ اعلیٰ: خلیفہ ارشد ملت، صاحب فتاویٰ یار علویہ
مفتی منظور احمد یار علوی، فیضی صاحب قبلہ

نائب مدیرِ اعلیٰ: نجم الاسلام حضرت علامہ
اسلام الدین احمد انجم فیضی، قادری صاحب قبلہ

مشیرِ اعلیٰ: نازش شعر و سخن حضرت علامہ
غلام غوث اجملی، ارشدی صاحب قبلہ

مدیر معاون: خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت مولانا
محمد شریف الحق رضوی، مدنی، ارشدی، کٹیہاری

مدیر ونگراں: خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت مولانا
محمد نظام الدین مصباحی، نوری، دربھنگہ (بہار)

مدیر مسئول: خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت مولانا
محمد عارف رضا نعیمی، رضوی ارشدی، مراد آبادی

مدیر اعزازی: خلیفہ حضور ارشد ملت حضرت مولانا
محمد شاہد رضا منظری، ارشدی، اتر دیناج پوری

مجلسِ تحقیقات

حضرت علامہ مبارک حسین ارشدی، ازہری، قاہرہ مصر
حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی طاہر القادری فیضی، ارشدی، بستی
حضرت علامہ مفتی اسماعیل خان امجدی، دولھاپور، بہاڑی
حضرت مفتی محمد اختر علی واجد القادری، ارشدی، میرا روڈ، ممبئی
حضرت علامہ مفتی مظہر علی رضوی، ارشدی، دربھنگہ
حضرت مفتی امین القادری رضوی، ارشدی، مراد آباد
حضرت مفتی احمد رضا قادری مصباحی، کالپی شریف
حضرت مفتی محمد بدر الدجیٰ مصباحی، ارشدی
حضرت مفتی محمد طاہر القادری رضوی، ارشدی، استاذ: منظر اسلام بریلی شریف
حضرت علامہ مفتی معین الدین خان رضوی، ارشدی
حضرت شیخ الحدیث مفتی شرف الدین رضوی، ارشدی
علامہ مفتی عطا محمد مشاہدی ارشدی صاحب
حضرت شیخ الحدیث مفتی شکیل اختر ارشدی صاحب
علامہ مفتی معصوم رضا نوری، ارشدی
فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد طیب کفیل ازہری، ارشدی

تزئین کار: محمد عامر حسین مصباحی و محمد نظام الدین مصباحی — کمپوزنگ

فہرست مضامین

تاثرات

اداریہ

سسکتی انسانیت کو بچانے کا وقت ہے

[حالات حاضرہ کے پیش نظر توجہ طلب مضمون]

ازقلم:-نجم الاسلام علامہ اسلام الدین احمد انجم فیضی، نائب مدیر اعلیٰ*

کورونا کی دوسری لہر ختم ہوکر تیسری لہر کے اثرات دھیرے دھیرے بڑھتے جا رہے ہیں اس مرض وبا کی وجہ سے جو خوف ودہشت پائی جاتی ہے، اور ہر دن مرنے کے جو واقعات سامنے آرہے ہیں اس نے عام انسان کا جینا دوبھر کردیا ہے ہر روز تقریبا تین سے چار ہزار لوگ اس مرض کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں مرنے والے کی آنکھیں یہ کہہ رہی ہوتی ہیں کہ کاش زندگی کے کچھ اور ایام ہمیں مل جاتے البتہ ہمارا یقین ہے کہ موت اپنے وقت پر ہی آتی ہے اور جب وقت مقررہ آجاتا ہے تو کسی نہ کسی بہانے آدمی دنیا چھوڑ دیتا ہے جتنی بڑی تعداد میں لوگ جارہے ہیں اس سے دلوں میں گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور جانے والے کی یادیں ستاتی رہتی ہیں اور ستاتی رہیں گی انسانوں کی یہ موت یقینا افسوسناک ہے لیکن اس سے زیادہ اس موقع سے انسانیت کی موت نے لوگوں کو دہلا رکھا ہے۔ کورونا سے مرنے والے کی لاشیں ان کے گھر والے لینے کو تیار نہیں ہوتے گزشتہ دور میں کورونا کی شکار ایک ماں کو اٹھا کر بیٹے نے بیٹی یعنی اپنی بہن کے دروازہ پہ ڈال دیا اور بیٹی نے بھی سسکتی کراہتی اور بلکتی ماں کی پرواہ نہیں کی اور بالآخر وہ جاں بر نہیں ہوسکی۔

خبریں یہ بھی مل رہی تھیں کہ اسپتال میں ڈاکٹرس اور کمپاونڈر کورونا متاثر خواتین مریضوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ پٹنہ کے ایک بہت بڑے ہوسپیٹل کے بارے میں ایک خاتون کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کا معاملہ بھی سامنے آیا تھا متاثرہ کی بیٹی نے اس سلسلے میں ایف آئی آر، درج کرادی تھی اور مہیلا آیوگ نے بھی اس کی جانچ کا مطالبہ کیا تھا المیہ یہ ہے کہ جس عورت کے ساتھ یہ بدسلوکی ہوئی اس کی موت واقع ہوگئی اس سلسلے میں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جو ڈاکٹر حضرات کورونا مریضوں سے دوری بنائے رکھنے کی بات کرتے ہیں بغیر کٹس لئے قریب نہیں ہوتے انھوں نے اس گھناؤنی حرکت کو کیسے انجام دیا ہوگا؟ دوگز دوری ماسک ہے ضروری کے سلوگن کو عام کرنے والے نے آخر کس طرح ان حدود کو پار کیا ہوگا؟

کئی واقعات ایسے بھی سامنے آئے ہیں جس میں علاج کے بدلے تیماردار خواتین پر غلط نگاہ ڈاکٹر اور کمپاونڈر نے ڈالی اور ان سے اپنے متعلقین کی جان بچانے اور علاج صحیح کرنے کی غرض سے جسمانی تعلقات کا مطالبہ رکھا۔ اس سلسلے میں سوشل میڈیا پر ایک کلپ وائرل ہوئی تھی جس میں عورت نے اپنے شوہر کے علاج کی کہانی سنائی کہ کمپاونڈر نے شوہر کے سامنے ہی اس کا ڈوپٹہ کھینچ لیا جس سے اس کے شوہر کی حالت بگڑ گئی بعد میں کھل کر اس کے سامنے ہوس بجھانے کی تجویز بھی رکھی گئی العیاذ باللہ تعالیٰ۔۔ یہ اور اس قسم کے دوسرے واقعات بتاتے ہیں کہ انسانیت مرتی جارہی ہے۔ رشتے رابطے سبھی کچھ مر رہے ہیں اور کورونا اپنے ساتھ سارے سماجی تعلقات اور بندھن بہا کر لے جارہا ہے ایسے میں یہ سسکتی ہوئی انسانیت کو بچانے کا وقت ہے اس کے لئے سماج کے ہر طبقہ کو آگے آنا چاہئے کیونکہ یہ سماجی تعلقات اور بندھن ہمارا قیمتی ورثہ ہے اس کے ختم ہوجانے سے ہماری شناخت اور پہچان ختم ہوجائے گی یہ وہ واقعات ہیں جو مہذب سماج کو شرم سے پانی پانی کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن سماج میں جو بے حسی آگئی ہے اس نے دیدہ کے پانی کو ہی ختم کردیا ہے اب شرم ہی نہیں آتی پانی ختم تو بہت دور کی بات ہے۔ (اخبارات پر مبنی)

******

* بانی وناظم اعلیٰ جامعہ خدیجۃ الکبریٰ مسلم نسواں کالج پر ااداٸی گوراچوکی گونڈہ یوپی انڈیا

درس قرآن　　　قسط 23

تفسیر ارشد البیان لتفہیم القرآن

از قلم:- مفتی منظور احمد یار علوی ارشدی*

حسب الارشاد:- حضور عالی وقار ابو البرکات علامہ ارشد میاں قبلہ مدظلہ العالی علینا ابدا سرمدا

سورہ فاتحہ کے مسائل

فرائض کی پہلی دو رکعات اور وتر، سنن ونوافل کی تمام رکعات میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی چھوٹی سورہ یا اس کے برابر بڑی آیت ملانا واجب ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ. پس جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو۔ (اَلْمُزَّمِّل، 20:73)

قرآن مجید سے صرف بآسانی قرأت کرنے کا حکم ملتا ہے جبکہ احادیثِ مبارکہ میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کا حکم دیا گیا ہے۔
حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم سورہ فاتحہ کے ساتھ جو قرآن کریم سے میسر آئے پڑھا کریں۔ (أحمد بن حنبل، المسند، 3: 45، رقم: 11433، مصر: مؤسسة قرطبةأبي داود، السنن، كتاب الصلاة، باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب، 1:216، رقم: 818، دار الفكر)

سورۃ ملانے کا یہ حکم فرائض کی صرف پہلی دو رکعات کے لیے ہے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا ”كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی میں طویل قرأت کرتے اور دوسری میں مختصر رکھتے اور کسی آیت کو قصداً سنا بھی دیتے اور نماز عصر میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت طویل فرماتے اور نماز فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت فرماتے اور دوسری میں مختصر پڑھتے۔ (بخاري، الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب القراءة فی الظهر، 1: 264، رقم: 724، بيروت، لبنان: دار ابن كثير اليمامةمسلم، الصحيح، كتاب الصلاة، باب القراءة فی الظهر والعصر، 1، 333، رقم: 451، بيروت، لبنان)

دار احیاء التراث العربي اور عبد الرحمان الجزیری لکھتے ہیں ”ضم سورة إلى الفاتحة في جميع ركعات النفل والوتر والأوليين من الفرض ويكفي في أداء الواجب أقصر سورة أو ما يماثلها كثلاث آيات قصار أو آية طويلة والآيات القصار الثلاث“ نفل اور وتر کی ہر (رکعت میں) اور فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورۃ کا پڑھنا (واجب ہے)۔ چھوٹی سے چھوٹی سورہ یا اس کے برابر قرآنِ مجید کی آیتیں جیسے تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھ لینے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔

(عبدالرحمان الجزيری، الفقه علی مذاهب الأربعة، 1: 259، بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربی)

لہٰذا نماز میں مطلقاً قرآن مجید پڑھنا فرض ہے جبکہ سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اگر کوئی سورہ فاتحہ پڑھنا بھول جائے یا اس کے ساتھ سورت ملانا بھول جائے مگر دونوں میں سے ایک عمل کر لے تو فرض ادا ہو جاتا ہے اس لیے اگر کوئی فرائض کی پہلی دو رکعات، سنن ونوافل اور وتر کی تمام رکعات میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت ملانا بھول جائے یا سورہ فاتحہ بھول جائے مگر کوئی اور سورہ پڑھ لے تو سجدہ سہو کرنے سے اس کی نماز ہو جاتی ہے اگر کوئی جان بوجھ کر سورہ فاتحہ نہ پڑھے یا سورہ نہ ملائے تو نماز لوٹانا واجب ہے۔　*** جاری۔۔

* خادم الافتاء والتدریس دار العلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی انڈیا ۹۸۶۹۳۹۱۳۸۹

درس حدیث

علامات نفاق

ازافادات عالیہ:- شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ

پیش کش:- محمد نظام الدین مصباحی، مدرسہ بدرالعلوم برہی دربھنگہ (بہار)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. (بخاری ج ۱ باب علامہ المنافق؛ص ۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جس شخص میں یہ چار باتیں ہونگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ۔ اسکو چھوڑ دے (۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب کسی سے عہد کرے تو عہد شکنی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو:- اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ہیں خاندان قریش کی شاخ بنی سہم سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے سہمی قریشی کہلاتے ہیں بہت ہی صاحب مرتبہ صحابی ہیں عالم، حافظ قران، بہت بڑے عابد وزاہد تھے اپنے باپ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے پہلے ایمان لائے اور ہجرت بھی کی، راتوں کو خوف الہی سے روتے روتے انکی آنکھوں میں آشوب چشم ہوگیا تھا جس کیلئے انکی والدہ سرمہ بنایا کرتی تھیں۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثوں کو لکھنے کی اجازت طلب کی تھی تو حالانکہ عام طور پر حضور نے لوگوں کو حدیثیں لکھنے سے منع فرمایا تھا اور صرف قران کے لکھنے کا حکم دیا تھا تاکہ قران وحدیث میں خلط ملط نہ ہونے پائے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیثیں لکھنے کی اجازت عطا فرمادی تھی کیونکہ انکی احتیاط پر حضور کو پورا پورا اعتماد تھا کہ یہ آیتوں اور حدیثوں کو خلط ملط نہیں ہونے دینگے۔ علم حدیث میں انکے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

یہ ایک عجیب بات ہیکہ اتنے نامور اوت مشہور صحابی کی تاریخ وفات اور انکی قبر شریف کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف ہے بعض کا قول ہیکہ ۶۳ھ میں بعض کا قول ہیکہ ۷۳ھ میں مکہ مکرمہ کے اندر آپکا وصال ہوا اور بعض نے کہا کہ ۵۵ھ میں طائف کے اندر آپکی وفات ہوئی اور بعض یہ کہتے ہیکہ مصر میں ۶۵ھ کے سال آپکا انتقال ہوا۔ واللہ تعالی اعلم (کمال فی اسماء الرجال، حرف العین فصل فی الصحابہ ص ۵،۶ وارشاد الباری ج ۱ ص ۲۵۱)

شرح حدیث:- منافق کی دو قسمیں ہیں (۱) منافق اعتقادی (۲) منافق عملی

منافق اعتقادی:- وہ ہے کہ زبان سے تو اسلام کا اظہار کرتا ہو مگر اپنے دل میں کفر چھپائے ہوئے ہو جیسے حضو اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقوں کی ایک جماعت تھی کہ یہ لوگ بظاہر کلمہ پڑھتے تھے، روزہ ونماز اور حج وزکوہ کے بھی پابند تھے مگر دل سے اسلام کے منکر تھے یہ وہ لوگ تھے جن کے ایمان وعقیدہ ہی میں نفاق تھا۔ منافق اعتقادی کافر ہے بلکہ کافر سے بھی بدتر ہے قران کریم کا فرمان ہے کہ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ؛ یعنی منافق اعتقادی کو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیا جائیگا۔

منافق عملی:- وہ ہیکہ جس کے ایمان وعقائد میں کوئی خرابی ونفاق نہیں ہوتا بلکہ وہ ظاہر وباطن میں مسلمان ہوتا ہے لیکن اسکے

بعض اعمال اور خصلتیں منافقوں سے ملتی جلتی ہے۔

اس حدیث میں جس منافق کی چار خصلتوں کا ذکر ہے اس منافق سے مراد منافق عملی ہے اور چاروں منافقانہ خصلتون سے مراد منافقانہ اعمال وکردار ہے اور وہ چارون خصلتیں یہ ہیں: (1) جب اسکو کوئی امانت سونپی جائے تو اس میں خیانت کرے (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (3) جب کسی سے کوئی عہد کرے تو دغا کرے (4) جب کسی سے کسی معاملے میں جھگڑے تو گالی دے۔

بلاشبہ یہ چاروں خصلتیں ہرگز ہرگز مومن کی خصلتیں نہیں ہیں بلکہ یہ منافقوں کی خصلتیں ہیں اور گناہ کبیرہ ہیں لہٰذا جس طرح ایک مسلمان کو کفر وشرک اور تمام گناہ کبیرہ سے سے بچنا ضروری ہے اسی طرح ایک مسلمان کو ضروری ہے کہ منافقوں کے خصائل اور منافقانہ اعمال وکردار کی گندگی اور پلیدی سے بھی جو یقیناً رذائل ہیں اپنے آپکو بچائے رکھے۔

فوائد ومسائل:- (1) اس بات ہر تمام علمائے امت کا اجماع واتفاق ہے کہ یہ چاروں خصلتیں اگر چہ منافقوں کے خصائل اور نفاق کی علامتیں ہیں مگر اسکے باوجود اگر کسی صادق الایمان مسلمان میں یہ چاروں خصلتیں پائی جائیں تو اسکے بارے میں یہ کہنا تو درست ہے کہ اس شخص میں منافقوں کی عادتیں اور علامتیں پائی جاتی ہیں لیکن یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ سکتے کہ یہ منافق ہوگیا، کیوں؟ اسلئے کہ کسی شخص میں منافق کی عادت وعلامت کا پایا جانا اور بات ہے اور اس شخص کا منافق ہوجانا یہ اور بات ہے۔

اسکی مثال یوں سمجھئے کہ ایک سید کا بچہ آکر کھیت میں سے گنا چرا کر اور خاک دھول میں لوٹ پوٹ اور کیچڑ میں لت پت ہوکر آیا اور اسکے باپ نے اسکو ڈانٹے ہوئے یہ کہا کہ تیرے اندر چماروں کی خصلتیں اور عادتیں پائی جارہی ہیں تو چماروں کی خصلتیں بچے میں پائے جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ سید کا بچہ چمار ہوگیا اسی طرح اگر کسی مسلمان میں منافقوں کی عادتیں پائی گئیں تو اس سے اس مسلمان کا منافق ہونا لازم نہیں آتا۔

(۲) بعض شراح حدیث کا قول ہیکہ یہ ارشاد نبوی ان منافقوں کے بارے میں ہے جو زمانہ نبوت میں تھے جو سب کے سب منافق اعتقادی بھی تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما وغیرہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے حضور اکرم ﷺ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو حضور نے مسکرا کر فرمایا کہ میں نے جو یہ چاروں خصائل بیان کئے ہیں وہ ان منافقوں کے بارے میں ہیں جنکے کے بارے میں اذاجاءك المنافقون کی سورہ نازل ہوئی ہے کیا ان لوگوں کی جو حالت ہے وہی تمہاری بھی ہے؟ تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں تو ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث تمہارے متعلق نہیں ہے تم اس سے بری ہو۔

مذکورہ بالا روایت کی بنا پر حدیث مذکور میں میں حضور علیہ السلام نے اپنے زمانے کے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں کہ ان لوگوں میں خیانت جھوٹ دغا اور بدزبانی کی بری عادتیں اور گندی خصلتیں ہیں

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ چاروں عادتیں بد سے بدتر خصلتیں ہیں لہذا ان گندی عادتوں سے سے ہر مسلمان کو بچنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ ایک مومن کے اندر منافقوں کی علامتوں اور نشانیوں کا پایا جانا اس کے دامن ایمان پر اتنا گندہ اور گھناؤنا دھبہ ہے کہ بغیر توبہ وترک کے ساتوں سمندر بھی اس کو دھو نہیں سکتے۔

******

درس فقہ

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟

کیا ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟

السّلام علیکم ورحم اللہ وبرکاتہ

(1) کیا خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا، پڑھانا جائز ہے؟

سائل: صاحبزادہ شاہد اقبال الہاشمی ارشدی، لاڑ شریف ملتان

وعلیکم السلام ورحمہ اللہ وبرکاتہ

الجواب بعون الملک الوہاب

خودکشی کرنا حرام ہے مگر اس کی نماز جنازہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ وہ کہ بعض کے انجام دینے سے سب کے سر سے ٹل جائے ورنہ سب گنہ گار ہوں گے اور اگر اس جگہ کے تمام لوگوں نے نماز جنازہ نہ پڑھی تو سب کے سب گنہ گار اور مستحق نار ہوئے اگر کچھ لوگوں نے نہ پڑھی اور اعتقاد یہ تھا کہ اس کی نماز جنازہ ناجائز ہے تو وہ اس خیال سے گنہ گار ہوئے ان پر توبہ لازم ہے-درمختار میں ہے (من قتل نفسه) ولو (عمدا يغسل ويصلى عليه) به يفتي وان كان اعظم وزرا من قاتل غيره (فتاوی تاج الشريعه ج 4/ ص 507/ بحواله الدرالمختار، ج 3 ' كتاب الصلوٰة ' باب صلوٰة الجنازة ص 108/ دارالكتب العلمية بيروت) واللہ تعالیٰ اعلم

(2) کیا ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہوجائے گی؟

سائل: محمد قمر الاسلام رضوی مدھوبنی بہار

وعلیکم السلام ورحمہ اللہ وبرکاتہ

الجواب بعون الملک الوہاب

ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے مثلاً قیام یا رکوع یا سجود یا قعود میں کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا اور پھر ہٹالیا یہ دو بار کھجانا ہوا یہاں تک تو اجازت ہے اب اگر تیسری بار کھجایا تو نماز جاتی رہے گی ہاں اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دے تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اور اس سے نماز نہیں جائے گی-(فتاویٰ رضويه ' جلد 7/ صفحه 384/ ناشر رضا اکیڈمی ممبئی ' ملخص) واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ :-**ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری** امام و خطیب نوری رضوی جامع مسجد و خادم دار العلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

الجواب صحیح والمجیب نجیح :-فقیر عبدُ المصطفٰی ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی غفرلہ النُّورانی خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف ضلع میانوالی پنجاب

الجواب صحیح والمجیب نجیح :- نازش رضا مصباحی امجدی مدھوبنی، بہار

****

درسِ تصوف

مُرید اور مُراد

رشحاتِ قلم:- شمسُ الطریقہ، بدرُ الشریعہ، خلیفہ اعظم فیض یافتگان خلفاء اعلیٰ حضرت، بے تاج بادشاہ، ارشدُ السّالکین، ارشدُ المشائخ حضور ارشدِ ملّت حضرت پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی مدظلہ النّورانی - {بانی وسرپرستِ اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ}

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُرید: وہ سالکینِ طریقت جو اپنے ارادہ کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں محوِ فنا کر کے راضی ہو جائیں مُرید کہلاتے ہیں- مشائخ کرام کے نزدیک مُرید کی تعریف اس طرح بھی ہے "اَلْمُرِیدُ مَن لَّا یُرِیدُ اِلَّا الله" ترجمہ: یعنی مُرید وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ارادہ نہ رکھتا ہو، وہ لوگ جو اَولیاء کرام سے بیعت کر کے توبہ وانابت اور سُلُوک وریاضت کے راستے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ مُرید کہلاتے ہیں۔ ان کو مُحبّ یعنی اللہ سے محبت کرنے والا بھی کہا جاتا ہے۔

قرآن پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ پاک کا فرمان ہے کہ" قُل اِن كُنتُم تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحبِبكُمُ الله " ترجمہ کنزالایمان شریف: اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا- (پارہ نمبر ۳ /سورہ آلِ عمران/ رکوع نمبر ۱۲ /آیت نمبر ۳۰)

دوسری آیت مُبارکہ میں اس طرح ہے کہ" وَالَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہ " پارہ نمبر ۲ /سورہ البقرہ/ رکوع نمبر ۴ / آیت نمبر ۱۶۵) ترجمہ کنزالایمان شریف : اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبّت نہیں۔ اس لیئے مُحبّ ربّانی کی شدّت میں مومن لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے قُرب ومعارف کے حصول کے لیئے روحانی سُلُوک اختیار کرتے ہیں تاکہ ان پر سے حجاباتِ باطنیہ اُٹھ جائیں اور وہ قُرب کے احوال ومعارف کی لذات سے سکون قلبی حاصل کر سکیں اور اپنے ایمانِ غیبی کو ایمانِ شہودی کے کمال تک لے جائیں۔

مُراد: وہ پیارے لوگ ہوتے ہیں جن کو جذبہ الٰہی نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو اور وہ بِلاکسب وریاضت محض فضل کے راستے اللہ تعالیٰ تک قُرب عطا کر دیئے جائیں ان کو" مُراد" کہا جاتا ہے، ان کو محبوب کا نام بھی دیا جاتا ہے، ان کا ذکر اس آیت میں ہے" اللّٰہُ یَجتَبِیٓ اِلَیہِ مَن یَّشَآءُ " (پارہ نمبر ۲۵ /سورہ الشوریٰ/ رکوع نمبر ۳ /آیت نمبر ۱۳) ترجمہ کنزُ الایمان: اور اللہ اپنے قرب کے لیئے چُن لیتا ہے جسے چاہے -" مُراد" لوگ ازل سے مُنتخب کیئے ہوئے پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں، جن کو کمالات سے غیبی طور پر نوازا جاتا ہے، اللہ کی رضا کے مطابق ان پر باطنی اسرار مُنکشف کر دیئے جاتے ہیں۔

شیخ الشیوخ امامُ الطائفہ حضرت سیّدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مُرید کو اس کا علم چلاتا ہے وہ پیدل چلتا ہے، جبکہ مُراد کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور وہ اُڑ کر منازل طے کرتا ہے اس لیئے جس طرح پیدل اور اُڑنے والا برابر نہیں اسی طرح مُرید، مُراد کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔ (رسالہ قُشیریہ)

جاری ہے

****

درس عملیات

الرجی اور چیچک سے نجات کا عمل

از قلم:- استاذ العالمین مفتی شاکر القادری فیضی*

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ اکریم

الرجی:- الرجی ہونے کی خاص وجوہات متعین نہیں الرجی کی مختلف وجہیں ہوسکتی ہیں عموماً یہ گرد وغبار، خوشبو، ہوا اور دوا سے ہوتی ہیں۔ جبکہ بہار کے موسم میں الرجی کے اسباب میں پولن سرفہرست ہے ماہرین کا نظریہ ہے کہ پولن کی ساخت اور بناوٹ اس طرح کی ہوتی ہے کہ یہ الرجی کے مرض کا سبب بن کر انسانی اعضا کو متاثر کرتی ہے۔ جس قدر ہوا اور فضا میں پولن کی مقدار بکثرت ہوگی اسی لحاظ سے الرجی کے مرض میں بھی اضافہ ہوگا۔ پولن الرجی ایک موسمی بیماری ہے۔

الرجی کے اسباب میں بند گھر، غیر روشن اور تاریک کمرے، کارپٹ، مصنوعی غذائیں، مشروبات اور پرفیوم وغیرہ بھی ہیں۔ دیہی علاقوں سے زیادہ بلادی نشونما میں الرجی ہوتی ہے جس کی خاص وجہ فضائی آلودگی ہے۔ جہاں بھی صاف پانی اور ہوا کا فقدان ہے وہاں الرجی اور دائمی نزلہ کا پایا جانا ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں، گلے، غدود اور ناک کے کینسر کے مریضوں کی ۷۰ فیصد وجہ الرجی اور دائمی نزلہ پائی جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا حملہ زیادہ ہوجاتا ہے وہ اس لیے کہ مرطوب اور بھاری ہوا کی وجہ سے جراثیم کو مزید پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔ دھوپ کی کمی اور نمدار فضائیں ان جراثیم کے لیے موزوں ترین جگہ ہیں۔ جب سردی کے سبب ہمارا ناک، کان، گلا اور نظامِ تنفس کا اوپری حصہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے تو بیرونی ٹھنڈی ہوا جس میں جراثیم اور الرجی پیدا کرنے والے ذرّات ہوتے ہیں، ہمارے نظامِ تنفس میں داخل ہوکر بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔

اسی لیے ماہرین صاحبان نے الرجی پیدا ہونے والے اسباب اور ماحول سے دور رہنے اور احتیاط کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ صاف ستھری شفاف تازہ ہوا اور کھلی فضا کے ساتھ ساتھ صفائی بہت ضروری ہے۔ تازہ ہوا کے لئے کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہئے۔ ایئر کنڈیشنڈ کی صفائی اور گرد وغبار سے نجات بہت ضروری ہے۔

آخر موسم سرما میں الرجی اور نزلے کا علاج کیسے ممکن ہے اور وہ کون سے طریقے ہیں جنھیں اپنا کر ہم ان امراض سے محفوظ رہ سکیں۔ ایسی غذائیں جو موسمِ سرما میں ان بیماریوں کا سبب بنتی ہیں ان سے حد درجہ اجتناب ضروری ہے۔ کھٹی ٹھنڈی اور بادی چیزوں کا استعمال بالکل نہ کریں۔ دورانِ سفر ٹھنڈی ہوا سے بچیں۔ اینٹی الرجی گولیاں کھا کر ہم مرض کو وقتی طور پر دبا دیتے ہیں لیکن یہ اندر ہی اندر بڑھتا اور پھیلتا رہتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات اتنا بڑھ جاتا ہے کہ دمہ اور دائمی سانس کی تنگی، سانس کا پھولنا، نیند کی کمی، ٹینشن اور بے چینی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اس سے دائمی کھانسی، خشکی اور بلغم کے ساتھ شروع ہوجاتی ہے۔ کبھی بھی مرض کو دبائیں مت بلکہ مستقل مزاجی سے کچھ عرصہ ادویات ضرور استعمال کریں۔

اگر کوئی شخص پرانی الرجی اور الرجی کے دمے میں مبتلا ہے یا پرانے نزلے ناک کا مستقل بند ہونا اور رات کو اس کی وجہ سے نیند میں خلل پڑنا جیسی بیماریوں میں مبتلا ہے تو چند قطرے ایک سو گیارہ (111) مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر روغنِ زیتون پہ دم ناک کے دونوں نتھنوں میں ڈالیں اور سانس ذرا اوپر کی طرف کھینچے صرف چند روز ایسا کرنے سے مکمل فائدہ ہوتا نظر آئے گا۔

اسی طرح اطریفل اسطخدوس ایک چمچ چائے کا، ایک کپ گرم پانی میں گھول لیں اور یا شافی یا شافی گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے دن میں کم از کم دو بار صبح شام استعمال کریں۔ ان شاءاللہ افاقہ ہوگا، کیونکہ یہ پرانے نزلہ اور الرجی کا بہترین علاج ہے۔ پودینہ، خشک

* بانی؛ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ اودے پور راجستھان

اجوائن دیسی دونوں ہم وزن کوٹ کر سفوف تیار کریں اور اکیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے آدھا چمچ دن میں تین بار پانی یا چائے کے ساتھ استعمال کریں۔

کچھ عرصہ کے استعمال سے ان شا اللہ عزوجل مرض بالکل ختم ہوجائے گا۔ اگر ٹھنڈ سے احتیاط اور مندرجہ بالا ادویات کچھ عرصہ پابندی کے ساتھ استعمال کی جائیں تو موسم سرما میں اس مرض سے بچا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کو الرجی کی وجہ سے جلدی سوزش بھی ہوجاتی ہے اور ایسا اکثر اینٹی بائیوٹک دوا کے اندھا دُھند استعمال سے ہوتا ہے۔ اگر دوا کے استعمال کے فوراً بعد ہی دوا کاری ایکشن ظاہر ہوجائے تو مزید دوا کا استعمال بند کردیا جائے اور بڑوں کو ایول ٹیبلیٹ جبکہ بچوں کو ایول کا سیرپ دیا جائے۔ دوا کے شدید ری ایکشن میں ایول کے انجکشن بھی لگائے جاتے ہیں۔

الرجی کی طرح خسرہ (چیچک) بھی ایک قسم کی بیماری ہے:- جو ہر موسم میں پائی جاتی ہے جسے الگ الگ علاقے میں الگ الگ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے چیچک سے حفاظت اور دفع کیلئے پانچ مجرب طریق پیش کئے جاتے ہیں جس سے ہر عام وخاص فائدہ اٹھا سکتے ہیں

(1) نیلے دھاگے پر سورہ رحمٰن پڑھیں جب تکذبان پر پہنچے تو ایک گیرہ دیکر دم کریں۔ اس طرح تکذبان سورہ رحمن میں اکتیس (31) مرتبہ آیا ہے تو دھاگا میں اکتیس (31) گیرہ لگاتے جائیں اور دم کرتے جائیں اس طرح سورہ پوری کریں پھر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

(2) گُڑ کے تین ٹکڑے لیکر گولی بنالیں ہر ایک گولی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم ’’ **عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِنْھُمْ مَوَدَّۃً وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْم** یہ آیت تین تین بار پڑھکر دم کریں اور مریض کو تین دفعہ میں یعنی صبح دوپہر، شام کھلا دیں ان شاء اللہ تعالیٰ پہلے دن سے ہی صحت ہوگی۔

(3) سیدھے کان میں 7 بار یہ کہے ’’حضرت شرف الدین یحیٰ منیری سے جو تو نے وعدہ کیا اس کو نبھا‘‘ بس اتنا پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ شفاء ہوگی۔

(4) نیلا دھاگہ لے کر بسم اللہ اور سورہ فاتحہ کو وصل کر کے پڑھیں اور گرہ لگا کر دم کریں، اسی طرح گیارہ مرتبہ پڑھ کر گیارہ گرہیں لگائیں پھر گلے میں دھاگہ ڈال دیں ان شاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

(5) برائے چیچک نقشِ سورہ فاتحہ مظہر ومضمر لکھ کر گلے میں ڈالنے کے لیے دیا جائے اس کے علاوہ علاقے کے باعمل سنی عامل سے بھی استفادہ کریں ہر مرض کیلئے اکسیر ہے ایک لیمو لیں اور اس پر ’’ **وکفی باللہ وکیلا وکفی باللہ شھیدا وکفی باللہ نصیرا وکفی باللہ رسولا** ‘‘ لکھ کر اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شفاء اور درمیان میں تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور وہی لیمو دو وقت مریض کو پلائیں اور اس کا چھلکا قبرستان میں پھینکوا دیں اس کے علاوہ دو لیموں اور لیں اس پر ’’فرعون، ھامان، نمرود، شداد، ابلیس‘‘ لکھ کر سات سات مرتبہ سر سے پیر تک اتار کر کاٹنے کے بعد کسی ویران جگہ میں پھینک دیں بعدہ ایک بسلری پانی پر سورۂ فاتحہ سات (7) مرتبہ چاروں قل ایک ایک مرتبہ جبکہ سورۂ اخلاص تینمرتبہ عہد نامہ اکتالیس مرتبہ پڑھ سورہ یاسین 41 مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور وہی پانی اکتالیسدنوں تک استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ عزوجل ہر مرض میں فائدہ ہوگا۔

پیش کش:- عطائے مسعود محمد فیضان رضا قادری

******

ردقادیانیت قسط نمبر 9

خنجرِ ارشدیت برگردنِ منکرینِ ختمِ نبوت

از قلم: ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری*

اعلام بقواطع الاسلام میں ہے: واضح تکفیر مدعی النبوة ویظھر کفر من طلب منه معجزة لانه بطلبه لھا منه مجوز لصدقة مع استحالته المعلومة من الدین بالضرورة نعم ان اراد بذٰلك تسفیھه وبیان کذبه فلا کفر (الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ: مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی 2/ 263/)

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اُس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں ہاں اگر اس طلب سے اُسے احمق بنانا اُس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

اسی میں ہے: ومن ذلك (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبة تعمد کذب الیه او محاربته اوسبه اوالاستخفاف ومثل ذٰلك کما قال الحلیمی مالوتمنی فی زمن نبینا او بعده ان لوکان نبیا فیکفر فی جمیع ذٰلك والظاھر انه لا فرق بین تمنی ذلك باللسان اوالقلب اھ مختصرًا۔ (الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ: مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص352)

انھیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اُسے برا کہنا اُس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انھیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے۔

سبحان اللہ! جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العلمین

پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور الاشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے: واللفظ لھا اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اٰخرالانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات۔ (الاشباہ والنظائر: کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی 1/ 296/) جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

فتاویٰ تاتارخانیہ تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے: رجل قال لاخر من فرشته توام فی موضع کذا اعینك علی امرك فقد قیل انه لایکفر وکذا اذا قال مطلقا انا ملك بخلاف ما اذا قال انا نبی۔ (فتاویٰ ہندیہ: الباب التاسع فی احکام المرتدی نورانی کتب خانہ پشاور، 4/ 266/)

یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بے شک کہا کافر نہ ہوگا

---

* امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار

یوں ہی اگر مطلقاً کہا میں فرشتہ ہوں بخلاف دعوۂ نبوت کہ بالاجماع کفر ہے- یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانۂ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد واسود خواہ بعد ما تقدم ویأتی (جیسا کہ گزرا اور آگے آئے گا)-

شفاء شریف قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامۃ الشھاب الخفاجی میں ہے:(و کذلك یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ای فی زمنہ کمسلیمۃ الکذاب والاسود العنسی (او) ادعی (نبوۃ احد بعدہ) فانہ خاتم النبیین بنص القران والحدیث فھذا تکذیب اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کا لعیسویۃ) وھم طائفۃ (من الیھود) نسبوا لعیسی بن اسحق الیھودی ادعی النبوۃ فی زمن مروان الحمار وتبعہ کثیر من الیھود وکان من مذھبہ تجویز حدوث النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (وکاکثرالرافضۃ القائلین بمشارکۃ علی فی الرسالۃ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبعدہ کالبزیغیۃ والبیانیۃ منھم) وھم اکفر من النصاری واشد ضررا منھم لانھم بحسب الصورۃ مسلمون ویلتبس امرھم علی العوام (فھؤلاء) کلھم (کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی ان ھذاالکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد منہ دون تأویل ،ولاتخصیص فلاشك فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعًا اجماعًا وسمعًا)اھ مختصرا -(کتاب الشفاء للقاضی عیاض : فصل فی بیان ماھومن المقالات مطبعۃ شرکۃ صحافیہ 2/ 270/ تا 271/نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان موھومن المقالات ارالفکر بیروت 4/ 506/ تا509/)

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذّاب واسود عنسی یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لیے کہ قرآن وحدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ ورسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے یہودی کی طرف منسوب ہے اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہو گئے اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی (رضی اللہ عنہ) کو رسالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ و بیانیہ ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات واحادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا ورسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماعِ امت و بحکمِ حدیث وآیت بالیقین کافر ہیں-(ماخوذ: فتاویٰ رضویہ جلد: ص15/ 719/ تا722/)

******

درس طب　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　قسط نمبر ۱

بلڈ پریشر کیسے بڑھتا ہے

ازقلم:- حکیم حدیث القادری ڈایریکٹر نور فارما اورنگ آباد بہار (9525709059)

یہ سوال بڑا اہم ہے کیونکہ میرے اکثریت بھائی اسے ایک مرض سمجھتے ہیں جبکہ یہ مرض نہیں محض ایک علامت ہے اور دوسری بات بلڈ پریشر کی دو فعلی حالتوں کے بارے میں تو سب سے جانتے ھونگے ایک اوپر والا بلڈ پریشر اور ایک نیچے والا بلڈ پریشر ہوتا ہے عام فہم یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں آج ہم یہی الفاظ استعمال کرینگے ویسے انگریزی مین ایک کو سسٹولک یعنی انقباضی حالت اور دوسری ڈایاسٹولک یعنی انبساطی حالت کہتے ہیں اب پہلی بات جب دل سکڑ کر خون کو بدن کی سیرابی تازگی کے لئے شریانوں ن کی طرف دھکیلتا ہے تو اس کے بہاؤ سے شریانوں کی دیواروں کی مزاحمت سے جو خون کا دباؤ بڑھتا ہے یا یوں سمجھ لیں جب دل خون کو شریانوں میں دھکیلتا ہے تو اس سے پیدا شدہ شریانوں پہ دباؤ کو ہم اوپر والا بلڈ پریشر کہتے ہیں دوسرے لفظون مین ھم اسے انقباضی حالت کہتے ہیں اب دوسری حالت جسے ھم انبساطی حالت کہتے ھین وہ یہ ھوتی ہے جب خون واپس وریدوں کے دل کی طرف آتا ہے تو یہاں خون کے دباؤ کی وجہ سے جو دباؤ وریدوں پہ پڑتا ہے یا جو دباؤ وریدوں کی دیواروں پہ ہوتا ہے یہ نیچے والا بلڈ پریشر ہوتا ہے یہان تک کی بات کافی لوگ جانتے ہونگے ہاں یہاں ایک وضاحت یہ بھی کردوں جو نالیاں خون دل سے لے کر بدن مین منتقل کرتی ہیں انہیں شریان کہا جاتا ہے اور جو نالیان خون بدن سے اکھٹا کر کے واپس دل کی طرف لاتی ہیں انہین ورید کہا جاتا ہے یعنی خون لے جانے اور واپس لانے والی نالیاں الگ الگ ہوتی ہیں اب بلڈ پریشر عمر کے حساب سے الگ الگ ہوتا ہے عموماً اوپر والے اور نیچے والے بلڈ پریشر میں درمیانی فرق 40 درجے ہوتا ہے۔

اب آگے کی باتین توجہ سے سمجھ لیں اوپر والے بلڈ پریشر کا تعلق عضلات سے ہوتا ہے اور نیچے والے بلڈ پریشر کا تعلق غدد سے ہوتا ہے اب بات بڑی ہی آسان ہے پورے بدن میں جہاں کہیں بھی عضلات میں تنگی یا سکیڑ ہوگا خواہ یہ سکیڑ یا تنگی شریانوں کے اندر ہی کیوں نہ پیدا ہو جائے اسی طرح پورے بدن میں جہاں بھی کہین یا وریدون کے اندر ہی تنگی یا سکیڑ غدد کی وجہ سے ہوگی تو نیچے والا بلڈ پریشر بڑھ جائے گا اب یہان ایک اور بات کا بھی آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ اوپر والا بلڈ پریشر بڑھنے پہ سوداوی مادے کا کمال ہے اور نیچے والا بلڈ پریشر بڑھنے مین صفراوی مادے کا کمال ہے اب ان دونوں کے بڑھ جانا ان کے اندورنی تعلق کا نتیجہ ہوتا ہے خیر اس میں یہ دیکھنا پڑے گا اس میں اصل فساد کس مادے کا ہے اب یا تو اوپر والا ضرورت سے زیادہ بڑھا ہوا ہوگا ساتھ نیچے والا بھی بڑھ گیا تو پتہ چلا اصل فساد تو سوداوی تحریک سے ہے اگر نیچے والا زیادہ بڑھ گیا اور ساتھ بڑھا اوپر والا بھی ہے تو فساد صفراوی مادے کا ہے یعنی جسم کے کسی بھی حصہ میں جہان بھی کہیں گلینڈ یعنی غدد ہیں اب کسی بھی غدد کے فعل میں نقص بن گیا ہے تو نیچے والا بلڈ پریشر بڑھ جائے گا

اب آخر مین ایک نقطہ یہ بھی بتادوں شریانوں اور وریدوں کے سکیڑ سے جیسے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے بالکل اسی طرح شریانیں یا وریدیں زیادہ فراخ ھوجائیں تو بلڈ پریشر ہو جاتا ہے..... باقی مرض اور مریض کے معروضی حالات کے مطابق بلڈ پریشر کئی رخ بدلتا رہتا ہے کبھی اوپر والا بہت اوپر اور نیچے والا بہت نیچے چلا جاتا ہے یہ سب کچھ ان نقاط کی روشنی میں آپ سمجھ اور پرکھ سکتے ہیں بس اس اصول کو سامنے رکھیں کہ سکیڑ یا تنگی پیدا ہونے سے بلڈ پریشر بڑھتا ہے اور شریانوں اور وریدوں کی فراخی سے بلڈ پریشر لو ہوتا ہے تنگی اور صلابت ہائی کی علامت ہے۔　　　　　علاج اگلے قسط میں...

******

درس یاد بزرگاں

ماہ جمادی الاول کے اعراس وخاص تاریخیں

من جانب:-مولانا محمد سہیل اختر رضوی ارشدی، مدھوبنی (بہار)

1	حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ	2	حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
2	حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں علیہ الرحمہ بریلی شریف	3	حضرت مخدوم شاہ ابدالی علیہ الرحمہ بریلی شریف
3	حضرت مولانا تقدس علی خاں بریلی شریف	4	حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ
4	حضرت سید مخدوم محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	5	حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اجمیر شریف
6	سلطان الہند حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ	8	حضرت عبد الرب وحضرت شمس تبریز حضرت موسیٰ سہاگ
9	حضرت سید مختار اشرف کچھوچھہ شریف	10	حضرت سید احمد شہید چاند پالی بھدرک رحمۃ اللہ علیہ
10	حضرت باقی باللہ علیہ رحمہ	11	قطب عالم سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہرہ شریف
11	شیخ المشائخ حضرت سیدنا اشرفی میاں کچھوچھہ شریف	11	حضرت شاہ مخدوم محمد منعم علیہ الرحمہ
12	حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ	14	حضرت سیدنا سید سالار مسعود غازی رضی اللہ عنہ بہرائچ
15	سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ مدینہ شریف	16	حضرت سیدنا محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
18	مظہر شعیب الاولیاء صوفی شاہ محمد صدیق احمد براؤں شریف	18	صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا محدث بریلوی
20	ام المومنین حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا	22	حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
23	نیر العارفین خواجہ الحاج ابوالرضا محمد اللہ بخش نیر چشتی مجددی	26	شب معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
26	حضرت صوفی محمد عباس علیہ الرحمہ اودے پور	27	ت سیدنا شیخ جنید بغدادی علیہ الرحمہ بغداد شریف
28	حضرت علامہ امیر الدین جیلانی علیہ الرحمہ نوساری	30	حضرت خواجہ محمد عبد اللہ مجددی نقشبندی، حضور پیر بارو کریم

حضور خواجہ غریب نواز اور طریقۂ تبلیغ اسلام

از شرف قلم:- خادم محمد سلیم رضا برکاتی بریلوی ارشدی*

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

آنکھیں پرنور ہوں پھر دیکھ کے جلوہ تیرا		پھر مجھے اپنا درپاک دکھادے پیارے
اے حسنؔ کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا		محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے

احبابِ اہلسنت وحامیان مسلک اعلیحضرت! عرصہ دراز سے ہندوستان اللہ رب العزت کے نیک بندوں کی توجہ کا مرکز رہا ہے مختلف ادوار میں یکے بعد دیگرے بے شمار اولیاء کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے ہندوستان کا رخ کیا اور لوگوں کو نہ صرف دین اسلام کی تبلیغ دین کی دعوت دی بلکہ کفر وشرک کی تاریکیوں میں بھٹکنے والے ان گنت غیر مسلموں کو اللہ رب العزت کی واحدانیت اور پیارے آقا ﷺ کی رسالت سے آگاہ کر کے انہیں دائراہ اسلام میں داخل فرمایا۔

سید الاولیاء تاج الاصفیاء ارث النبی ﷺ عطائے رسول ﷺ الشاہ سلطان الھند حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز سیدنا معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انھیں بزرگوں میں سے ہوتا ہیے آپ رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی ہجری میں ہندوستان تشریف لائے اور ایک عظیم الشان روحانی وسماجی انقلاب کا باعث بنے حتیٰ کہ ہندوستان کا ظالم وجابر حکمران بھی آپ کی شخصیت سے مرعوب ومانوس ہو کر تائب ہوا اور عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا آئیے سرکار خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کے حسین پہلوؤں کو ملاحظہ کریں آپ کی ولادت باسعادت حضرت خواجہ غریب نواز سیدنا معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ ۵۳۷ ھجری بمطابق 1142 عیسوی سجستان یا سیستان کے علاقہ سنجر میں پیدا ہوئے۔ (اقتباس الانوارص 345)

نام وسلسلہ ونسب:- آپ رحمتہ اللہ علیہ کا اسم گرامی حسن ہیے اور آپ نجیب الطرفین حسنی وحسینی سید ہیں آپ کے القاب بہت زیادہ ہیں مگر مشہور ومعروف القاب حضرت معین الدین حسن خواجہ غریب نواز سلطان الھند وارث النبی ﷺ اور عطائے رسول ﷺ وغیرہ ان میں شامل ہیں آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا معین الدین حسن بن سید غیاث الدین حسن بن سیدنا نجم الدین طاہر بن سیدنا عبد العزیز ہے۔

والدین کریمین:- آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد جناب حضرت سیدنا غیاث الدین رحمتہ اللہ علیہ جن کا شمار سنجر کے امراء روٗسا میں ہوتا تھا انتہائی متقی و پرہیزگار اور صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ نیز آپ رحمتہ اللہ تعالی علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام جنابہ حضرت اُمّ الورٰی بیوی ماہ نور فاطمہ رحمتہ اللہ علیہا آپ بڑی متقیہ عبادت گزار خواتین میں سے ہیں اکثر اوقات عبادت وریاضت میں مشغول رہا کرتی تھیں آپ نیک سیرت خاتون تھیں آپ فرماتی ہیں جس وقت میرے شکم پاک میں میرے معین الدین آئے اس وقت سے آدھی رات سے اللہ کا

* رکن اعلیٰ آل انڈیا تحریک تحفظ سنیت ٹی ٹی ایس درگاہ اعلیٰ بریلی شریف یوپی

ذکر سنا کرتی تھی یعنی میں تعجب میں پڑھ گئی کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے نیند سے بیدار ہوکر اِدھر اُدھر دیکھتی کوئی نظر نہیں آتا تو معلوم ہوا میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اللہ والا ہے اور اللہ کا ذکر کر رہا ہے یہ آپ کی شان تھی جب سیدنا خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالی علیہ پندرہ سال کی عمر کو پہونچے تو آپ کے والد محترم کا وصال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ رٰجعون

وراثت میں ایک باغ اور ایک پن چکی ملی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اسی کو ذریعہ معاش بنالیا اور خود ہی نگہبانی کرتے تھے اور درختوں کی آبیاری فرماتے تھے ایک روز حضرت سیدنا خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمتہ اللہ تعالی علیہ باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اچانک ایک مجذوب بزرگ حضرت سیدنا ابراہیم قندوزی رحمتہ اللہ تعالی علیہ باغ میں تشریف لائے جوں ہی حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی نظر اللہ رب العزت کے اس مقبول بندے پر پڑی فوراً دوڑے سلام کرکے دست بوسی کی اور نہایت ادب واحترام کے ساتھ درخت کے سائے میں بٹھادیا پھر ان سے عاجزی وانکساری کے شرف ملاقات خاطر وتواضع کی اور تازہ انگور کا ایک خوشہ پیش کیا اللہ رب العزت کے اس ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز ہ بھا گیا خوش ہوکر ''کھلی'' تل یا سرسوں کا پھول کا ایک ٹکڑا چبا کر آپ رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے منہ میں ڈال دیا کھلی کا ٹکڑا جوں ہی گلے سے نیچے اترا آپ رحمہ اللہ تعالی علیہ کی دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور آپ کا دل دنیا کی محبت سے اچاٹ ہوگیا پھر آپ نے باغ اور پن چکی اور سارا ساز وسامان بیچ کر اس کی قیمت فقراء ومساکین میں تقسیم کردی اور حصول علم دین اسلام کی خاطر راہ خدا کے مسافر بن گئے اس مبارک آپ کے مبارک طریقہ سے پتہ چلا ہمارے کوئی بزرگ یا استاد یا پیر ماں باپ آجائیں تو ہمیں انکی تعظیم وتوقیر کے لئے کھڑا ہوجانا چاہیے انہیں عزت واحترام کے ساتھ بٹھانا چاہیے۔

حصول علم کے لئے آپ کا رخت سفر:- حضرت سیدنا خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے ۱۵ سال کی عمر میں حصول علم کے لئے سفر اختیار کیا اور سمرقند میں حضرت سیدنا مولانا شرف الدین علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر باقاعدہ علم دین کا آغاز کیا پہلے پہل قرآن پاک کا حفظ کیا اور بعد از ان انہی سے دیگر علوم حاصل کئے مگر جیسے جیسے علم دین سیکھتے گئے ذوق علم بڑھتا گیا چنانچہ علم کی پیاس بجھانے کے لئے بخارا کا رخ کیا اور شہرہ آفاق عالم دین مولانا حسام الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور پھر انھیں کی شفقتوں کے سائے میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تھوڑے ہی عرصے میں تمام علوم کی تکمیل کرلی اس طرح آپ نے مجموعی طور پر تقریباً پانچ سال سمرقند بخارا میں حصول علم کے لئے قیام فرمایا۔

طالب، مطلوب کے در پر:- اس عرصے میں علوم ظاہری کی تکمیل تو ہوچکی تھی مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھربار کو خیر باد کہا تھا اس کی تسکین ابھی باقی تھی چنانچہ کسی ایسے طبیب حاذق (ماہر) کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو درد دل کی دوا کرسکے مرشد کامل کی جستجو میں بخارا سے حجاز کا رخت سفر باندھا راستہ میں جب نیشا پور صوبہ خراسان ایران کے نواحی علاقے ہارون سے گزر ہوا اور مرد قلندر قطب وقت حضرت عثمان ہارونی چشتی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کا شُہرَہ سنا تو فوراً حاضر خدمت ہوئے اور ان کے دست حق پرست پر بیعت کرکے سلسلۂ چشتیہ میں داخل ہوگئے۔

بارگاہ الٰہی میں مقبولیت:- ایک بار حج کے موقع پر حضرت سیدنا عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے میزاب رحمت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی اے میرے مولیٰ میرے معین الدین حسن رحمتہ اللہ علیہ کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمالے غیب سے آواز آئی معین الدین ہمارا دوست ہے ہم نے اسے قبول کیا۔ سبحان اللہ

بارگاہ رسالت سے ہندوستان کی سلطانی:- بارگاہ رسالت میں خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے مرتبے کا انداز ہ اس بات سے

لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی کو مدینہ شریف کی حاضری نصیب ہوئی تو آپ نے نہایت ادب واحترام کے ساتھ یوں درود وسلام پڑھا الصلاۃ والسلام علیك یاسید المرسلین وخاتم النبیین ﷺ اس پر روزہ مقدس سے آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب المشائخ۔ نیز حضرت معین الدین حسن چشتی رحمتہ اللہ علیہ کو ہندوستان کی سلطانی بھی بارگاہ رسالت مآب ﷺ ہی سے عطا ہوئی:

خوف ناک جادوگر صفحہ نمبر 2 پر قمطراز ہیں:- سلسلہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت خواجہ معین الدن حسن چشتی رحمتہ اللہ تعالی علیہ کو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا وتعظیما کی حاضری کے موقع پر سید المرسلین خاتم النبین ﷺ کی طرف سے یہ بشارت ملی اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین یعنی دین کا مددگار ہے تجھے ہندوستان کی ولایت عطا کی اجمیر جا تیرے وجود یعنی تیری تبلیغ سے بے دینی دور ہوگی اور اسلام رونق پزیر ہوگا۔ (اللہ کے خاص بندے عبدہ ص 510)

سلطان الھند کا سفر ہند:- آپ رحمتہ اللہ تعالی علیہ اس بشارت کے بعد ہندوستان روانہ ہوئی اور سمرقند، بخارا، عروس البلاد ،بغداد شریف، نیشا پور، تبریز، اوش ،اصفہان ،سبزوار، خراسان، خرقان، استر آباد ،بلخ اور غزنی وغیرہ سے ہوتے ہوئے ہندوستان کے مشہور شہر اجمیر شریف صوبہ راجستھان پہونچے اور اس پورے سفر میں آپ نے سینکڑوں اولیاء اللہ اور اکابرین امت سے ملاقات کی چنانچہ بغداد معلی میں حضرت سیدنا غوث اعظم محی الدین سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانچ ماہ تک بارگاہ غوثیہ سے اکتساب فیض کیا حاکم سبزوار کی توبہ سفر کے دوران جب حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ کا گزر علاقہ سبزوار صوبہ خراسان رضوی ایران سے ہوا تو آپ نے وہاں ایک باغ میں قیام فرمایا جس کے وسط میں ایک خوشنما حوض تھا یہ باغ حاکم سبزوار کا تھا جو بہت ہی ظالم تھا اور یہ ایک بدمزہب شخص تھا اس کا معمول تھا کہ جب بھی باغ میں آتا تو شراب پیتا اور نشے میں چور ہوکر خوب شور مچاتا آپ رحمتہ اللہ نے حوض سے وضو کیا اور نوافل ادا کرنے لگے محافظوں نے آپ کو اپنے حاکم کی سخت گیری کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ آپ یہاں سے تشریف لے جائیں کہیں حاکم کو پتہ نہ چل جائے اور وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچادے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ رب العزت میرا حافظ وناصر نگہبان ومددگار ہے اسی دوران حاکم باغ باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حوض کی طرف آیا اپنی عیش وعشرت کی جگہ پر اجنبی درویش کو دیکھا آگ بگولا ہوگیا اور اس سے پہلے وہ آپ سے کچھ کہتا آپ رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے ایک نظر ایسی ڈالی اور اس کی کایا پلٹ دی حاکم وقت باغ کا مالک آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر جلالت کی تاب نہ لاسکا اور بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑا خادموں نے منھ پر پانی کے چھینٹے مارے جوں ہی ہوش آیا فورًا آپ رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں میں گر کر بدمذہبیت اور گناہوں سے تائب ہوگیا اور آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوگیا نگاہ ولی میں یہ تاسیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی پیر ومرشد حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی انفرادی کوشش اور دین اسلامی کی تبلیغ سے اس نے ظلم وجور سے جمع کی ہوئی ساری دولت اصل مالکوں کو لوٹادی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت کو پکڑ لیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کچھ عرصے میں اسے فیوض باطنی سے مالامال کر کے خلافت عطا فرمائی اور وہاں سے آپ رخصت ہوگئے۔

اللہ رب العزت نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا ہے

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے سات ہو (آیت ۱۱۹ سورہ توبہ صفحہ ۳۷۸)

تفسیر صادق الایمان مخلص ہیں رسول ﷺ کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہیں ابن جریر کہتے ہیں کہ مہاجرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے مسئلہ اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کا قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے یہ ہی وہ لوگ ہیں جو اپنی مراد کو پہونچے اللہ والوں میں میرے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل حال ہیں۔

سبحان اللہ میرے غریب نواز حضرت معین الدین حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت داتا گنج لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر آپ کی حاضری کا پرکیف منظر آپ نے حضرت داتا گنج بخش سید علی احمد ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر نہ صرف حاضری دی بلکہ مراقبہ بھی فرمایا اور حضرت سیدنا داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا خصوصی فیض حاصل کیا مزار پر انوار سے ہوتے وقت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان اس شعر کے ذریعے فرمایا گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما یعنی گنج بخش رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فیض سارے عالم پر جاری ہے اور آپ نور خدا کے مظہر ہیں آپ کا مقام یہ ہے کہ راہ طریقت میں جو ناقص ہیں ان کے لئے پیر کامل اور خود پیر کامل ہیں ان کے لئے بھی راہنما ہیں۔ (اللہ کے خاص بندے عبدہ ص 511)

آپ کی تلاوت قرآن اور شب بیداری کا عالم یہ تھا: -آپ حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز معین الدین حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات عبادت الٰہی میں مصروف رہتے حتیٰ کہ عشاء کی نماز کے وضو سے نماز فجر ادا کرتے اور قرآن پاک کی تلاوت سے اس قدر شغف تھا کہ دن میں دو قرآن پاک ختم فرمالیا کرتے تھے اور دوران سفر بھی قرآن پاک کی تلاوت جاری رہتی تھی اور آپ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ سات روز بعد دوڈھائی تولہ وزن کے برابر روٹی پانی میں بھگو کر کھایا کرتے یہ ہی ہے اللہ والوں کا کھانا آپ کا لباس مبارک اور سادگی وہ ظاہری زیب و آرائش کے بجائے باطن کی صفائی پر زور دیتے ہیں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے لباس مبارک میں بھی انتہا درجے کی سادگی نظر آتی تھی آپ کا لباس صرف دو چادروں پر مشتمل ہوتا اور اس میں بھی کئی کئی پیوند لگے ہوتے گویا لباس سے بھی سنت مصطفی ﷺ سے بھی بے پناہ محبت تھی نیز پیوند لگانے میں بھی اس قدر سادگی اختیار کرتے کہ جس رنگ کا کپڑا میسر ہوتا اسی کو شرف بخش دیتے آپ کو اپنے مریدوں کی فکر اتنی رہتی جس طرح سے اپنے بچوں سے محبت ہوا کرتی ہے۔

ایک بار آپ مکہ مکرمہ کی نور بار فضاؤں میں مراقبہ کر رہے تھے کہ ہاتف غیب سے آواز آئی مانگ کیا مانگتا ہے ہم تجھ سے بہت خوش ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یاالٰہی میرے تمام مریدوں کو بخشدے جواب آیا بخشد یا عرض کی میرے مولیٰ میرے تمام مرید جنت میں جب تک نہ چلے جائیں میں جنت میں قدم نہیں رکھوں گا۔

آپ کی چند ملفوظات: آپ کی بارگاہ میں ہر وقت عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا جن کی ظاہری و باطنی اصلاح کے لئے ملفوظات کا سلسلہ جاری رہتا آپ فرماتے ہیں جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح کو اللہ رب العزت سے عرض کرتے ہیں اے اللہ اسے بخشدے یہ باطہارت سویا تھا مزید آپ فرماتے ہیں نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے **اِنَّ الْمُصَلّٰی یُنَاجِی رَبَّہٗ** یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جو قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اس کے گھر کی برکت ختم ہوجاتی ہے آپ فرماتے ہیں اور جو بندہ مصیبت زدوں کی

مدد کرتا ہے ان کا خیال رکھتا ہے بھوکوں کو کھانا کھلانا کپڑا پہنانا یہ سب باتیں اللہ کے نزدیک ایسا مقام رکھتی ہیں وہ بندہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے اور نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور برے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بدتر ہے آپ فرماتے ہیں خدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین باتیں پائی جائیں سخاوت دریا جیسی، شفقت آفتاب کی طرح اور تواضع زمین کی مانند، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف کی شب بعض بزرگوں نے خواب میں دیکھا اللہ رب العزت کے محبوب جناب شافعہ یوم النشور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میرے دین اسلام کا مددگار حسن سنجری آرہا ہے میں اپنے معین الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لئے آیا ہوں آپ (6) رجب المرجب 633ھ بمطابق (16) مارچ ۱۲۳۶ بروز پیر فجر کے وقت آپ کے محبّین انتظار میں تھے کہ جناب پیر و مرشد نماز پڑھائیں گے۔

مگر افسوس ان کا انتظار کرنا بے سود رہا کافی دیر گزر جانے کے بعد جب حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے شریف کا دروازہ کھول دیا گیا تو غم کا سمندر اُمنڈ پڑا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں دیکھنے والوں نے یہ حیرت انگیز روحانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کی نورانی پیشانی پر یہ عبارت نقش تھی حبیب اللہ مات فی حب اللہ یعنی اللہ عزوجل کا محبوب بندہ محبت الٰہی میں وصال کر گیا

-اناللہ واناالیہ رٰجعون

(اقتباس الانوار، ص ۳۶۷)

مزار مقدس اور عرس مبارک سلطان الھند خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور شہر اجمیر شریف (صوبہ راجستھان شمالی ہندی) میں جہاں ہر سال آپ کا عرس مبارک رجب المرجب کو نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے اور اسی تاریخ کی نسبت سے عرس مبارک کو، چھٹی شریف، بھی کہا جاتا ہے اس عرس میں ملک و بیرون ملک سے ہزاروں افراد بڑے جوش و جزبے سے شرکت کرکے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں حضرت امام اہلسنت مجدددین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار مقدس سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں مزید آپ ارشاد فرماتے ہیں مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مسلم جس کے سر پیر تک پھوڑے تھے اللہ عزوجل ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا خواجہ اگن یعنی اے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جلن لگی ہے، تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔

سبحان اللہ یہ ہے اللہ والوں کی شان۔ ماخوذ (اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص 521 ملخصا)

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کو ان بزرگان دین کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔

سیدنا امام جعفر صادق ایک عبقری شخصیت

(از شرفِ قلم:-محمد مقصود عالم فرحت ضیائی، خلیفۂ حضور تاج الشریعہ ہاسپیٹ کرناٹکا الھند۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

ابوعبداللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت باسعادت ۱۸ ربیع الاول ۸۳ھ بروز پیر مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدس مآب زمین پر علوی بینہ بتولی گلشن حسینی شبنم زینی بادو بہار اور خرمن باقری کے نور بار فضا میں ہوئی۔(تاریخ مشائخ رضویہ/ ۸۶) اور اپنی حیات مستعار کے ۶۹ سال میں دنیائے فانی کے ہشت جہات کو علمی و عملی، اخلاقی وروحانی، عرفانی وحقانی، تہذیبی وتمدنی اور شعوری وفکری نورانیت سے منور و تابناک فرما کر ۱۵ رجب المرجب ۱۴۹ھ کو واصل بحق ہو گئے(مرآۃ الاسرار/ ۲۰۹)

امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات وشخصیت کی عبقریت شش جہات سے مسلم ہے نسبی اعتبار سے روئے زمین پر کوئی نسب آپ کے نسب سے اعلی ومحترم نہیں آپ کا تعلق خاندان نبوت سے ہے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے جد مکرم ہیں جن کی عظمت پر کائنات عالم قربان ہے اور کیوں نہ ہو کہ وہی باعث تخلیق کون ومکان ہیں علمی وعملی اعتبار سے بھی آپ کی عبقری شخصیت کا زمانے میں کوئی جواب نہیں آپ اس خانوادۂ علم وعمل کے چشم و چراغ تھے جس کے ادنی ادنی خدام مسند علم کے وارث ہوئے آپ کے والد امام محمد باقر علیہ الرحمہ اس پایہ کے عالم تھے کہ امام اعظم جیسے اکابر امت ان کے شاگرد تھے اس لئے یہ کہنا درست ہوگا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کو علم وفن وراثت میں ملا تھا، فضل وکمال کے لحاظ سے آپ اپنے وقت کے امام تھے حافظ امام ذہبی آپ کو امام اور احد السادۃ الا علام لکھتے ہیں یعنی اہلبیت کرام میں سے کوئی علم میں آپ کا ہمسر نہ تھا، ابن حبان کا بیان ہے کہ علم فقہ اور فضل میں ساداتِ اہل بیت میں یکتا تھے۔ (تہذیب ج ۲/۱۰۴)

امام نووی لکھتے ہیں کہ آپ کی امامت وجلالت اور سیادت پر سب کا اتفاق ہے(تہذیب الاسماء/ ۱۵) علامہ ابن سعد لکھتے ہیں: کان کثیر الحدیث (تہذیب التہذیب ج ۱۰۴/۲ البوالہ ابن سعد) یعنی آپ حافظ الحدیث تھے حافظ ذہبی آپ کو سادات اور اعلام و حفاظ لکھتے ہیں (تذکرہ الحفاظ ج ا/ ۱۵۰)

آلوسی لکھتے ہیں: وهذا أبوحنيفة رضى الله تعالى عنه وهوبين أهل السنة كان يفتخر و يقول بأفصح لسان لولا السنتان لهلك النعمان يريد السنتين اللتين صحب فيهمالاخذ العلم الإمام جعفر الصادق رضى الله تعالى عنه -. وقد قال غير واحدأنه أخذ العلم والطريقة من هذا و من أبيه الإمام محمد الباقر و من عمه زيد بن على بن الحسين رضى الله تعالى عنهم (الألوسى محمودشكر ى مختصر التحفةالاثنى عشرية/ 8)

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اہلسنت کے مابین ہمیشہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی پر فخر کرتے تھے اور فصیح زبان میں فرماتے تھے کہ اگر دو سال امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی کے نہ ھوتے تو نعمان (یعنی میں ابوحنیفہ) ہلاک ہو جاتا: ابو حنیفہ کی دو سال سے مراد وہ دو سال ہیں کہ جس میں انہوں نے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسب علم کیا اور بہت سے لوگوں نے کہا

ہے کہ ابوحنیفہ نے علم وطریقت ان (یعنی امام جعفر صادق سے اور ان کے پدر بزرگوار امام محمد باقر علیہ الرحمہ اور ان کے عم/ زید بن علی بن الحسین علیہم الرحمۃ و الرضوان سے حاصل کیا ہے۔

محمد بن طلحہ لکھتے ہیں: الإمام جعفر الصادق ھومن عظماء أھل البیت وساداتھم ذو علوم جمة ، و عبادة موفرة ، و أوراد متواصلة، و زھادة بینة ، و تلاوة کثیرة، یتتبع معانی القرآن الکریم ، و یستخرج من بحرہ جواھرہ ، و یستنتج عجائبه، و یقسم أوقاته علی أنواع الطاعات ، بحیث یحاسب علیھا نفسه ، رؤیته تذکر الآخرة ، واستماع کلامه یزھد فی الدنیا و الاقتداء بھدیه یورث الجنة ، نور قسماته شاھد أنه من سلالة النبوة ، و طھارة أفعاله تصدع أنه من ذریةالرسالة.نقل عنه الحدیث و استفاد منه العلم جماعة من الأئمة و أعلامھم مثل : یحیی بن سعید الأ نصاری ، وابن جریج ، ومالك بن أنس و الثوری ، و ابن عیینة ، و شعبة ، وأیوب السجستانی، وغیرھم وعدوا أخذھم عنه منقبة شرفوا بھا وفضیلة اکتسبوھا (مطالب السؤول فی منا قب آل الر سول / 436)

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عظیم اور بزرگ افراد میں سے ہیں وہ کثیر العلم اور دائمی عبادت گزار انسان تھے اور ہمیشہ یاد خدا میں رہتے تھے ان کا زھد وتقوی سب پر آشکار تھا قرآن کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے،قرآن کے معانی ومفاھیم پر محققانہ وماہرانہ نظر رکھتے تھے اور قرآن کے معانی ومفاہیم کے سمندر سے جواہرات ۔(قیمتی مطالب و مفاہیم ومعانی) کا استخراج کرتے تھے اور قرآن سے عجائب (نئی اور تازہ چیزیں) کا نتیجہ نکالتے تھے،انھوں نے اپنے اوقات کو اللہ کی مختلف اطاعات اور عبادات کے لئے تقسیم کر رکھا تھا اس طریقہ سے ان اوقات میں اپنے محاسبہ نفس میں مشغول رہتے تھے ان کا دیدار آخرت کی یاد دلاتا تھا، اور ان کا کلام سننا، دنیا میں زھد وتقوی کا باعث بنتا تھا، ان کے نقش قدم پہ چلنا جنت کے راہوں پہ چلنے کا مصداق تھا، ان کے حسین وخوبصورت چہرہ کا نور اس بات کا گواہ تھا کہ وہ خاتم الرسل سید الانبیاء علیہ السلام کی اولاد اور ان کی نسل سے ہیں، اور ان کے اعمال وافعال کی طہارت و پاکیزگی اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ رسالت ونبوت کی ذریت سے ہیں، ائمہ وبزرگ اساتذہ جیسے: یحی بن سعید انصاری ، ابن جریج، مالك بن انس / یعنی سفیان ثوری۔ سفیان ابن عیینه ، و شعبه ، و ایوب السجستانی اور ان کے علاوہ دوسرے افراد نے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسب علم کیا اور، ان (یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی شاگردی اور ان سے کسب علم کو اپنے لئے باعث فخر وفضیلت سمجھتے تھے۔

ان ائمہ وَبزرگان اہل سنت کا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بحر علم وعرفان سے علمی وعشقی سیرابی حاصل کرنا سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبقری شخصیت کو اجاگر کرتا ہے بڑے بڑے اکابرین ملت اور اساطین امت نے علوم شریعت وطریقت میں انہی کی بارگاہ عبقری میں زانوئے ادب تہہ کیا ہے اور شرف تلمذ سے بہرہ مند ہوئے ہیں یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ آج جو کچھ ہے وہ انہیں کے بحر بیکراں کا ایک قطرہ ہے جو ان کی عبقریت عظمی پر دال ہے۔

گستاخان ناموس رسالت کی سزا کا مطالبہ حکومت ہند سے

راقم: قاضی مشتاق احمد رضوی نظامی، کرناٹکا

ملک میں مسلمانوں کی کئی مذہبی تنظیمیں اس بات کو لیکر حکومت سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ کسی بھی مذہب کے پیشواؤں کے خلاف کوئی بھی غلط بات توہین آمیز لہجہ میں بولے جائیں تو ان گستاخوں کے خلاف ایک ایسا سخت سے سخت ترین قانون بنادیا جائے جس سے کوئی بھی کسی بھی مذہب کے پیشواؤں کی شان میں گستاخیاں کرنے کی جسارت نہ کرے، یادرہے جب جب بھی چند شر پسند ہندو سنگھٹنوں کے اوباش قسم کے کارکنان یا چند پاکھنڈی قسم کے نام نہاد پنڈتوں نے نبی کائینات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں تو ملک بھر میں عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحیں تڑپ اٹھیں، ان پاکھنڈیوں کے خلاف احتجاجی جلسے کئے، جلوس نکالے گئے، اور علاقائی پولیس اسٹیشنوں میں کیس درج کرائے، علاقائی کورٹ میں مقدمات دائر کئے، یہاں تک کہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں مجرموں کے خلاف سخت کاروائیاں کرنے کی مانگ کرتے ہوئے پٹیشنیں داخل کرائے گئے، مگر ابھی تک اس کے ردعمل میں کوئی ٹھوس اقدام نہ تو کورٹ کے ذریعے سے ہوا ہے نہ صوبائی حکومتوں سے، جب کہ ملک کے مسلمان مجرمین کو سزا دلانے کی جو مانگ کر رہے ہیں وہ صرف اپنے پیشواؤں کے خلاف بولنے والوں کو ہی نہیں بلکہ چاہے وہ نام نہاد ہندو دھرم کے ٹھیکے دار کہلانے والے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوں یا کسی بھی مذہب کے پیشواؤں کے خلاف گستاخی کرنے والوں کے لئے ہو قانون کے دائرے میں قانونی طور پر سب کے لئے ایک ہی طرح کی سزا کا قانون بنایا جائے، اور سزا بھی ایسی سزا ہو کہ کوئی بھی گستاخ سنے تو مذہبی پیشواؤں کی شان میں گستاخی کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے، جب اس طرح ملکی سطح پر ملک کے آئن کی صورت میں قوانین بنیں گے جو حکومتوں کے ماتحت گستاخوں کے لئے سزا مقرر ہوگی تو ملک کے امن وسلامتی میں خلل ڈالنے والوں کو یقینا ایک اچھا سبق حاصل ہوگا اور آئے دن ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کی جانے والی گستاخیوں سے فرقہ پرست عناصر باز آئینگے،

یو۔پی۔ بہار۔ بنگال، کیرلہ، تلنگانہ، آندھرا، اور تملناڈو، اور دیگر علاقوں میں کئی امن پسند ہندو تنظیموں نے بھی اس طرح کے مطالبات اپنے اپنے صوبائی حکومتوں سے کر چکی ہیں، مذکورہ صوبائی ودھان سبھاؤں میں اس کا تذکرہ بھی ہوا ہے، جس سے آج ان صوبوں میں ایک حد تلک شان رسالت میں توہین کرنے کے معاملات یا کسی بھی مذہب کے لوگ دوسرے مذہبی پیشواؤں کے خلاف گستاخیاں کر رہے ہیں یہ سننے میں نہیں آرہا ہے، اور ان صوبوں میں کسی حد تلک امن وسلامتی دکھائی دے رہی ہے، اور جہاں جن صوبوں میں بھاجپا حکومتیں ہیں وہاں پر کیونکر اس طرح کے قوانین بنائینگے جب کہ اس طرح کی شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مذہبی قومی اور ملی پیشواؤں کے نام لیکر گستاخی کرنے والے خود ان کے اپنے لوگ ہوں، جو پارلیامنٹ اور ودھان سبھا اور راجیہ سبھا کی مجلسوں میں بیٹھ کر بظاہر ''سب کا ساتھ سب کا وکاس'' کا نعرہ تو لگائیں گے مگر در پردہ اپنے ہی چند بھگوا دری غنڈوں کے ذریعے قوم میں انتشار پھیلانے والے کام کرینگے، نام نہاد دھرم کے ٹھیکے داروں سے اشتعال انگیز بیانات دلوائینگے، ان سے اسلام مکت بھارت بنانے کے نعرے لگوائینگے، بھارت کے موجودہ آئن کو آگ لگانے کی بات کرینگے، گاندھی اور امبیڈکر جیسے قومی لیڈروں کو گالیاں دلوائینگے، ودھان سبھا کو بم سے اڑانے کی بات کروائینگے، مسلمانوں کو کاٹنے مارنے اور ملک سے بھگانے کی بات کروائینگے، حد تو یہ ہے کہ ملٹری اور پولیس کے ذریعے ہی سے مسلمانوں کا قتل عام کرنے کا اعلان کروائینگے، ہر ہندو کے گھر میں تلوار اور بندوق رکھنے کی ترغیب دلوائینگے، مسلمانوں کی بچیوں کو ورغلا کر یا اغوا کر کے بھگا لیجا کر شادیاں رچانے کی بات کروائینگے، ہر ہندو کو دس دس بچے پیدا کر کے ان بچوں کو مسلمانوں سے دشمنی کرنا سکھائیں گے، اس طرح سے وہ اپنی جن سنکھیا بڑھانے کی بات کرینگے،

آج ملک بھارت میں چند نام نہاد دھرم کے ٹھیکے دار جو اپنے آپ کو مہان، مہاراج، شری۔منی، سوامی، سنتھ، گرو، کہلاتے ہیں ان کے اشتعال انگیز بیانات سے کیا کچھ ہو نہیں رہا ہے؟ ملک کے امن وامان میں کس قدر نقصان ہو رہا ہے؟ کیا یہ سب میڈیا نہیں جانتی ؟ کیا انٹلیجینسی محکمات کو پتہ نہیں ہے؟ کیا حکومتیں ان اشتعال انگیز بیان بازیوں سے بے خبر ہے؟ میں کہتا ہوں ان کو سب کچھ خبر ہے مگر حکومتوں کے ماتحت رہنے والے پولیس ادھیکاریوں کو جنہیں اختیار ہے کہ وہ ان کو فوری طور پر گرفتار کر کے ان پر ملک کے امن امان میں بگاڑ پیدا کرنے کے دفعات لاگو کرتے ہوئے جیل بھیجنے کا کام کرے، مگر یہ ایسا نہیں کرینگے کیونکہ آج ملک بھر کی پولیس پر اساشن کے ہاتھ مرکزی بھاجپائی حکومتوں کی رسی سے بندھے ہوئے ہیں آج ملک میں دھرم کے ٹھیکے داروں کا حال یہ ہوا ہے کہ ”گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے“تو ایسے میں کون کس کو مجرم بنا کر سزا دلوائے ؟ دھرم کے ٹھیکے دار کہلانے والے پنڈت کہلانے والے، مہا سنت مہاراج کہلانے والے، دھرم کی رکشا کرنے والے، چند نام نہاد مہارشی منی کہلانے والے، پنڈت پروہت کہلانے والوں کی سوچ کا جب یہ عالم رہیگا تو ایسے ماحول میں انہیں کے اقتدار میں چلنے والی حکومتوں سے بھلا ناموس رسالت کے گستاخوں کے خلاف سزا پر منحصر قانون بنانے کی مانگ کرنا اور امید کرنا کہ اس طرح کا قانون یہ بھاجپا حکومت بنائے گی، میں سوچتا ہوں اس بات سے بڑھ کر بے وقوفی کی کوئی اور بات ہو نہیں سکتی، مجھے تو یہ محسوس ہوتا ہے قانون بنانا تو دور کی بات صوبائی ودھان سبھاؤں اور مرکزی حکومت کی جانب سے پارلیمنٹ اور راجیہ سبھا کی مجلسوں میں اس پر مثبت طریقے سے سنوائی بھی ہو جاتی تو آج ملک کی حالت اس طرح کی نہیں ہوتی، اور نہ یہ آج چند نام نہاد ہندو سادھو سنت کہلانے والے کٹر پنتھی بھگوا داری پاکھنڈی غنڈے اپنے دھرم سنسدوں میں بیٹھ کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھونکتے ہوئے نظر نہیں آتے، اور اس طرح کھلے عام اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اور اپنے ہی مذہب کے ماننے والے امن پسند قائدین کے خلاف بھونکنے کی کبھی جرات کرتے، آنے والے دنوں میں اگر چہ حکومتیں اس مانگ کو لیکر کوئی ٹھوس اقدام نہیں کرتی ہیں، مذہبی پیشواؤں کے خلاف بھونکنے والوں کے خلاف کوئی سخت قانون بنا نہیں پاتی ہیں۔

تو یہ چند ہندو بھگوا داری دھرم گرو، دھرم رکشک، کہلانے والے پاکھنڈی (جو امن پسند ہندو مہا سنت، سادھو، اور شری منیوں کے نام پر کلنک بنے بیٹھے ہیں) ان غنڈوں کی بکواسات بڑھتی ہی جائینگی، ان کے اشتعال انگیز بیانات جاری رہینگے، جس سے ملک میں امن و سلامتی قائم رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن سا ہو جائے گا، اور دیکھا بھی جا رہا ہے جس طرح سے آئے دن سوشیل میڈیا میں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیوں کا سلسلہ بڑھتا ہی جا رہا ہے، اور ساتھ ساتھ اس ملک بھارت کی آزادی کے روح رواں گاندھی کو بھی بخشا نہیں جا رہا ہے اور نہ امبیڈکر جیسے بیریسٹر کو بخشا جا رہا ہے، بلکہ یہ بھاجپائی اور آر۔یس۔یس۔ کے غنڈے بلکہ چند نام نہاد پاکھنڈی سوامی کہلانے والے ساور کر اور گرو گولوالکر جیسے غداروں بزدلوں کی تعریف وتوصیف میں لگے ہوئے ہیں، اور ان غداران وطن کو ہیرو بنا کر پیش کر رہے ہیں جنہیں ساری دنیاء جانتی ہے کہ وہ دیش کے غدار تھے، انگریزوں کی بھیک پر پلنے والے تھے، انہیں دیش کے دشمن فرنگیوں سے یہ اپنی جان کی بھیک مانگ کر معافی نامہ لکھ کر دئے تھے،

آج ایسے دیش کے غداروں کی تعریف کر کے گھوڈ سے جیسے قاتل کو دیش کا ہیرو بنا کر اسکی پوجا کرنے کی دعوت آج یہ نام نہاد سنتھ سادھو دیتے نظر آرہے ہیں، اس سے تو یہی لگتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ کبھی نا تھمنے والا طوفان شروع ہو چکا ہے۔

اب یو۔پی۔ کے الیکشن سامنے ہیں چند سیکولر پارٹیاں اپنے جھوٹے وعدے لیکر اوٹوں کی بھیک مانگنے مسلمانوں کے گھروں تک آئینگے، اور وعدہ کرینگے کہ ہماری ہی پارٹی ہے جو ملک میں امن وسلامتی قائم کر سکتی ہے، ہمیں اپنا قیمتی اوٹ دیکر جتائیں، اور آج مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ جذبات اور دباؤ میں آکر چند ایسے پارٹیوں کو جتا تو دینگے مگر الیکشن ختم ہونے کے بعد اپنے ہی علاقے کے ودھایک، یم، پی، جن کو ہم نے اوٹ دیکر جتائے تھے ان سے ملنے اور اپنا حال زار سنانے کے لئے کوشش کرتے ہیں تو کوشش کرنے والوں کے

چپلیں گھس جائینگی مگران سے ملاقات نہ ہوسکیگی، جب ملاقات ہی نہیں ہوگی تو پھر ہمارا درد سننے والا کون ہوگا؟ کون ہمارے حال زار پر رحم کھائے گا؟ اس طرح پھر وہ سارے امن وسلامتی کے وعدے ہمیشہ کی طرح پانچ سال تلک صرف وعدے ہی بن کر رہ جائینگے، یہ ایک عام آدمی کا تصور ہے، آپ بیتی تجربہ ہے، جو راقم نے اپنی 53 سالہ زندگی میں بارہا دیکھ چکا ہے، یہ الگ بات ہے کہ آج کوئی ودھا یک یا یم۔پی۔ہم جیسوں سے اور مذہبی قائدین سے ملنے جن کا اثر ورسوخ قوم کے ہر ایک فرد سے ہوا کرتا ہے ایسوں کے تعلقات کی دہائی دیکر یا اپنے ساتھ انہیں بٹھا کر اپنے سیاسی مقاصدوں کو پورا کر لیتا ہو، مگر عام آدمی جب ان سے ملنے جاتے ہیں تو دومنٹ کی ملاقات کے لئے بیچاروں کو ہزار ہا پاپڑیں بیلنا پڑتا ہے،

ملک میں امن وسلامتی قائم کرنے اور گستاخان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سزا کے طور پر قوانین بنانے کا حکومتوں سے مطالبات کرنے کی ایک ہی صورت ہوسکتی ہے وہ یہ کہ ان گستاخان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو سزا دلانے کے لئے قانونی بل پاس کرانے کے خاطر الیکشن سے پہلے ملک کے جملہ اقلیتی طبقے ایک جٹ ہوکر قومی ملی ایکتا کی صورت پیدا کرے، اس قومی ملی یکتا کے ذریعے سے چند ایسے سیکولرزم پر پختہ یقین رکھنے والے دبنگ قسم کے افراد کو یم۔پی۔یم۔یل۔اے۔ودھا یکوں کی سیٹ کے لئے منتخب کر لیا جائے، اور انہیں کو جتایا جائے، جس سے پارلیمنٹ اور ودھان سبھاؤں اور راجیہ سبھاؤں میں اس قانون کو لیکر بل پاس کرانے کی بات آئے تو ایوان میں ہمارے وہی یم۔یل۔اے۔اور یم۔پی۔اور ممبروں کی اکثریت ثابت ہو جائے، اور بل پاس کرنے پر حکومتیں مجبور ہو جائیں، اس طرح کی مکمل کوشش سارے اقلیتی طبقے کے لوگ مل جل کر کریں تو کچھ امید کر سکتے ہیں کہ ہم اس مہم میں کامیاب ہو جائیں۔یعنی ہمارا جو مقصد ہے کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کی جانے والی گستاخی کی سزا گستاخوں کو دلانا ہے مگر ہم سب یہ بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ قانون بنائے بغیر گستاخوں کو سزا دلانا بھی ممکن نہیں۔

اب جہاں جہاں یم۔یل۔اے۔یم۔پی۔کے الیکشن ہونے جارہے ہیں اب ان علاقوں میں منظم طریقے سے اس طرح کا کام کیا جائے تو ممکن ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں، ورنہ ہر پانچ سال میں الیکشن آتے رہینگے جاتے رہینگے، اگر ہم مسلمان ان جھوٹے سیکولرزم کا نعرے لگانے والوں کو اوٹ دینے سے پہلے اچھی طرح پہچانینگے نہیں، تو سمجھ لیں ہم سارے مسلمان ان کفار ومشرکین کے ہتھے چڑھتے ہی رہینگے، ان کے ظلم وستم کو سہتے ہی رہینگے، ان کا ہر بار ظلم بڑھتا ہی جائے گا ظلم کی انتہاء نہ رہیگی، یہاں تک کہ سارے ملک میں خوف وہراس کا ماحول رہیگا، اور ہمیشہ کی طرح بھارت کے مسلمان ان فرقہ پرست کٹر ہندوتوا وادی سنگھٹنوں کے سازشوں کے شکار ہوتے رہینگے، مار کھاتے رہینگے، کہیں موب لیچنگ ہوتی رہیگی، تو کہیں ہماری بچیوں کو ورغلا کر اپنی حوس کا شکار بناتے رہینگے، کہیں مسجدیں توڑینگے تو کہیں مدرسے بند کرواتے رہینگے، شہروں کے نام بدلتے رہینگے، کبھی گاؤکشی کا مسئلہ اٹھائینگے تو کہیں اذانوں پر پابندیوں کی بات کرینگے، غرض کہ جو ظلم لگاتار سات سالوں سے ہم سب بھاجپا کی حکومت میں سہتے آرہے ہیں، اسی طرح ہم اور آپ خوف وہراس میں رہکر ان کا ظلم سہتے رہینگے اور اسی طرح بذدل بنکر ظلم وستم کی زندگی جینے پر مجبور رہینگے، ایسے میں اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ حالات میں بھارت کے مسلمان گستاخان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو سزا دلانے کی مانگ یا سزا دینے پر منحصر قانون بنانے کی مانگ موجودہ مرکزی بھاجپا حکومت سے کیسے کر سکتے ہیں؟ مگر ہمیں ہمت ہارنا نہیں ہے اپنی کوششوں کو جاری رکھنا ہے،

ہمیں اور ہمارے اکابرین کی درپردہ کوشش یہی رہنی چاہیئے کہ ہم ایسے سیکولر سیاسی قائدین کو اوٹ دینے اور دلوانے کا کام کریں ایسے ہی دبنگ قسم کے افراد کو انتخابی مہم میں اتاریں جو اسلام اور مسلمانوں کے حق میں کچھ نہ کچھ درد رکھتے ہوں، کچھ کر گزرنے کا جذبہ رکھتے ہوں، چونکہ سب جانتے ہیں پارلیمنٹ اور راجیہ سبھاؤں میں کسی بھی نئے قانون پر منحصر بل پاس کرانا ہو تو ودھا یکوں اور ممبروں کی اکثریت کا ہونا ضروری ہے، اب اس صورت کے علاوہ میرے ناقص خیال میں کوئی دوسری صورت نظر نہیں آتی۔ ******

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(از قلم: ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری*

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ-اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ(۱) (پارہ 15/ سورۂ بنی اسرائیل:آیت' 1/)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے-(کنز الایمان)

معراج شریف حضور اقدس خاتم الانبیاء سید المرسلین احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کا ایک عظیم الشان وجلیل القدر معجزہ اور اللہ تعالیٰ عزوجل کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور اقدس اشرف الانبیاء رحمۃ للعالمین آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الٰہی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کو میسر نہیں - اعلان نبوت کے بارہویں سال حضور اقدس سید الانبیاء شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے نوازے گئے - مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی مکہ مکرمہ سے حضور اقدس نبی الانبیاء شہنشاہِ کون و مکاں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہونچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہونچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے - معراج شریف بحالتِ بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور اقدس سید کائنات رحمت دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں نصوص آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے تیرہ دماغان فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں -

قدرت الٰہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا براق لے کر حاضر ہونا حضور اقدس سید دو عالم محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کر کے لے جانا بیت المقدس میں حضور اقدس رحمتِ تمام اکرم الاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمانا پھر وہاں سے سیر سماوات کی طرف متوجہ ہونا جبرئیل امین علیہ السلام کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء علیہم السلام کا شرف زیارت سے مشرف ہونا اور حضور اقدس نبی کریم رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم کرنا احترام بجالانا تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا حضور اقدس نبی محترم رسول محتشم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایت منازل سدرہ المنتہیٰ کو پہونچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے جبرئیل امین علیہ السلام کا وہاں معذرت کر کے رہ جانا پھر مقام قرب خاص میں حضور اقدس سید ابرار و اخیار شہنشاہ ذی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہونچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں موردِ رحمت و کرم ہونا اور انعاماتِ الٰہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سماوات و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لیے نمازیں فرض ہونا حضور کا شفاعت فرمانا جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائے قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مملو ہیں -(تفسیر خزائن العرفان ملخص)

****

* امام و خطیب نوری رضوی جامع مسجد و خادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

قسط سوم

آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند مشاہیر اجداد کرام

صاحب مضمون: مفتیٔ اعظم امریکہ ابوالشعراء علامہ سید اولاد رسول قدسی مصباحی

(نیو یارک امریکہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں تک لفظ قریش کی وجہ تسمیہ کا تعلق ہے اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں ان اقوال مختلفہ میں مشہور قول وہی ہے جو مذکورہ بالا سطروں میں بیان کیا گیا کہ یہ حضرت فہر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے اب رہی یہ بات کہ آپ اس لفظ سے قریش سے کیوں ملقب ہوئے یہ جاننے کے لئے ہمیں لفظ قریش کے معانی پر غور کرنا ہوگا ان معانی میں سے ایک تو یہ ہے کہ قریش ایک ایسے سمندری جانور کا نام ہے جو اس قدر قوی ہوتا ہے کہ سمندر کا کوئی اور جانور اس پر غلبہ حاصل کرنے کی قدرت نہیں رکھتا ہے اور یہ ایسا غالب ہوتا ہے کہ دیگر آبی جانوروں کو بڑی آسانی کے ساتھ لقمہ بنالیتا ہے چونکہ رب کائنات نے حضرت فہر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر ایسی طاقت وشجاعت دیعت فرمائی تھی کہ آپ عرب کے جملہ قبائل پر ہمیشہ غالب رہتے تھے اس لئے آپ کو قریش کے لقب سے سارا عرب یاد کرتا تھا میرے اس دعوے کا پشت پناہ شمرخ بن عمرو حمیری کا مشہور زمانہ مندرجہ ذیل شعر ہے جو ''زرقانی علی المواہب'' کی جلد ثانی میں مرقوم ہے

و قریش ھی التی تسکن فی البحر

بہا سمیت قریش قریشا

یعنی قریش ایک ایسا جانور ہے جو سمندر میں رہتا ہے اس کے نام کی مطابقت کرتے ہوئے قبیلۂ قریش کو قریش کہا جانے لگا اس سے پہلے کہ ہم قریش کی دیگر وجوہات بیان کریں ایک اہم بات ذہن نشیں فرمالیں کہ سرور کائنات ﷺ کا یہ بھی ایک مابہ الامتیاز وصف ہے کہ آپ اپنے والد گرامی اور اپنی والدۂ محترمہ دونوں کی جانب سے قریش ہیں کیونکہ حضرت بی بی آمنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کا سلسلۂ نسب حضرت فہر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متصل ہوجاتا ہے

اب لفظ قریش کی وجہ تسمیہ سے متعلق دوسرا قول ملاحظہ کریں لفظ ''قریش'' مشتق ہے تقرش سے جس کے معنی مجتمع اور یکجا ہونے کے ہیں چونکہ قریش دیرینہ باہمی اختلاف وافتراق وانتشار کے بعد حرم پاک میں دوبارہ یکجا ہوکر متحد ہوگئے تھے اس لئے انہیں قریش کہا جانے لگا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ قرش کا معنی ہے کسب وہنر چونکہ قریش کا اہل ہنر ہونا اور کسب معاش کے سلسلے میں تجارت کرنا انتہائی مشہور و معروف تھا اس لئے انہیں قریش سے مخاطب کیا جانے لگا۔

چوتھا قول یہ ہے کہ لفظ تقرش کا معنی ہے تفتیش اور چھان بین کرنا چونکہ اہل قریش ایام حج میں بالخصوص فقراء کے حالات کی اچھی طرح تفتیش کرنے کے بعد ان کا تعاون کرتے تھے اس لئے انہیں قریش سے یاد کیا جانے لگا واضح رہے کہ ان تمام اقوال میں سے پہلا قول اُرجح ہے یعنی قریش حضرت فہر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب تھا اور اس لقب کے تناظر میں آپ کی اولاد پر لفظ قریش یا قریشی کا اطلاق ہونے لگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد کرام میں ایک بہت ہی اہم نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آتا ہے یہ آپ کی چھٹی پشت کے جدِ مکرم ہیں یوں تو آپ کے سارے اجداد کرام آفتاب و ماہتاب سے بھی زیادہ روشن رہے مگر حضرت مرہ بن کعب کی سب بڑی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے اپنے دور میں یوم عروبہ یعنی یوم جمعہ مقرر فرمایا نہ صرف یہ کہ آپ نے یوم جمعہ مقرر فرمایا بلکہ اس دن آپ تمام قریش کو جمع فرمایا کرتے اور اس دن کے اہتمام و انصرام میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے جب لوگ جوق در جوق مجتمع ہو جاتے تو حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بلند مقام پر قیام پذیر ہو کر انتہائی بلیغ خطبہ دیتے اور اپنے خطبہ میں خصوصی طور پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کا مژدۂ جانفزا سناتے اور بڑے ہی مفتخرانہ انداز میں شکر الٰہی ادا کرتے ہوئے فرماتے کہ اے اہل قریش یاد رکھو نبیٔ آخر الزماں جو ساری کائنات کے قیامت تک کے لئے رسول بن کر تشریف لائیں گے اور عرب سے شرک و کفر کا خاتمہ فرمائیں گے بحمدہ تعالیٰ وہ میری نسل سے ہوں گے اور عرش میں ان کا نام احمد اور فرش میں ان کا نام محمد ہوگا۔

یہ وہی نبیٔ آخر الزماں ہوں گے جن کی آمد کی بشارت ہر نبی اپنے زمانے میں دیتے آئے اور اپنی امتوں سے ان پر ایمان لانے کا وعدہ لیتے رہے ’’بشرطیکہ وہ ان کا مبارک زمانہ پائیں‘‘ لہذا میں تم سب کو تلقین کرتا ہوں اگر تم میں سے کوئی بھی ان کا زمانہ پائے تو اپنی خوش بختی پر ناز کرتے ہوئے ان پر ضرور بالضرور ایمان لائے جو ان کا زمانہ پانے کے بعد ان پر ایمان نہ لائے تو وہ دنیا و آخرت میں خائب و خاسر رہے گا اور وہ اخروی نجات سے یکسر محروم رہے گا علاوہ ازیں حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب کے انتہائی فصیح و بلیغ شخصیت کے مالک تھے اور شاعری میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔

المرتب
خلیفۂ پیر سبحانی حضور ابو البرکات غلام غوث اجملی ارشدی پورنوی

حرمة قَتلُ النَّفسِ الَّتِي حَرَّمَ الله

از رشحاتِ قلم :-سماحة الشيخ الدكتور مُفتي محمّد طيّب كفيل الأزهري الأرشدي *

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الله عز وجل قد كرم الإنسان تكريماً كبيراً ,خلقه بيده ونفخ فيه من روحه وأسجد له ملائكته وسخر له ما في السموات وما في الأرض جميعاً .قال الله تبارك وتعالى في كتابه المكنون :- إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ "وأرسل له الرسل ليأخذوا بيديه إلى الحق وأنزل من أجله شريعة محكمة تضمن له السعادة في الدنيا والآخرة,ومن أجل هذا فقد ضمنت الشريعة المحكمة جميع الحقوق التي تكرم وتسمو بهذا الإنسان وفي طليعة هذه الحقوق حقُ الحياة,وهو حق كبير لا يحل لأحد أن ينتهك حرمته أو أن يستبيح حماه بل لقد جعل الإسلام قتل النفس إثما كبيرة

و قال تعالى :-وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا "و لبيان عظم هذه الجريمة وهولها فقد قرن الله القتل بالشرك .فقال تعالى:-قُلْ تَعَالَوْاْ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلاَّ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلاَدَكُم مِّنْ إمْلاَقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلاَ تَقْرَبُواْ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ "وقال تعالى:-وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ "وفي الحديث المتفق عليه عن أبي هريرة عن النبيّ صلى الله عليه وسلم قَالَ:"اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَات"

وعند البخاري عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :"لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا"وعند الترمذي والنسائي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ:"لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ"

وعَنْ ابْن مَسْعُود رَضِيَ اللَّه عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَا يَحِلّ دَم اِمْرِءٍ مُسْلِم يَشْهَد أَنْ لَا إِلَه إِلَّا اللَّه وَأَنِّي رَسُول اللَّه إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاث : الثَّيِّب الزَّانِي ، وَالنَّفْس بِالنَّفْسِ ، وَالتَّارِك لِدِينِهِ الْمُفَارِق لِلْجَمَاعَةِ " وقَالَ صلى الله عليه وسلم : إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ " حتى نجد أن الاسلام ينهى عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم:

عن أيوب عن ابن سيرين سمعت أبا هريرة يقول قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم من أشار إلى أخيه بحديدة فإن الملائكة تلعنه حتى يدعه وإن كان أخاه لأبيه وأمه » و في هذا الحديث الشريف تأكيد حرمة المسلم والنهي الشديد عن ترويعه وتخويفه والتعرض له بما قد يؤذيه وقوله صلى الله عليه وسلم

*اسلامك شريعه ، قانون الأزهر يونيورسٹی القاهره مصر,چیئرمین :پیور سولز ویلفیئر آرگنائزیشن انٹرنیشنل الأزهری اکیڈمی آف اسلامك سائنس

(وإن كان أخاه لأبيه وأمه) مبالغة فى إيضاح عموم النهى فى كل أحد سواء من يتهم فيه ومن لا يتهم وسواء كان هذا هزلا ولعبا أم لا لأن ترويع المسلم حرام بكل حال و يقول صلى الله عليه وسلم :-" من حمل علينا السلاح فليس منا"من حمل السِّلاح يُرِيدُ قتل المُسلم مع عِلْمِهِ بِتحريمِهِ واعتقادِهِ بذلك فالأمر خَطير جِدًّاوالإسلام لا يحمى حياة المسلمين فحسب ، بل يحمى أيضًا نفوس غير المسلمين و أموالهم ويحرم قتل المعاهد بغير جرم .

قال النبى صلى الله عليه وسلم : "مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا "فقد جاءت الشريعة بحفظ ماله ودمه وعرضه فدمُ المعاهِدِ الذى له عهدٌ مع المسلمين بعقدِ جزيةٍ أو هدنةٍ من سلطانٍ أو أمانٍ من مسلمٍ فحقه محفوظاً وقتله مرفوضاً فجرائم القتل من أسوأ المآثم وأشد المغارم سواء كانت فى حقّ مسلمين أو غير مسلمين فهى من الفسادِ وإهلاك العباد وتعد لحدود الملك التواب قال شديد العقاب : إِنَّمَا جَزَاء الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ "

والأديانُ السماويةُ متفقةٌ على تحريم قتل النفس المعصومة وفى إقامة الحد حياة للأمة كما أخبر تعالى بقوله : وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَاْ أُولِيْ الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ " لكن مع الاسف الشديد إننا وفى هذه الأزمنة المتأخِّرة التى أخبرنا النبى صلى الله عليه وسلم:أن فيها يكثر الهَرْج قالوا: يا رسول الله وما الهرج؟ قال:" القتل"

وهذا ما قد رأيناه واقعاً فى حياة كثير من المسلمين فلقد سمعنا وقرأنا فى كثير من وسائل الإعلام عن انتشار مثل هذه الظاهرة الخطيرة ألا وهى القتل والاقتتال وسفك الدماء بدون حق فلربما قتل الجارُ جارَهُ لأتفه الأسباب ولربما قتل المسلم أخاه المسلم على قطعة من الأرض ولربما قتل الأبُ ابنه لأنه لم يمتثل أوامره والابن قتل أباه كما حدث فى مدينتى سيالكوت فى هذا الشهر _العياذ بالله_

أيها المسلمون: لنزرع فى قلوبنا وقلوب أبنائنا وجوب الانقياد لأمر الله وتعظيم ما عظّم الله والوقوف عند حدود الله فنعظم النفس التى حرم الله والتى هى أشد حرمة من حرمة بيت الله الحرام ونقف عند أمر الله ونهيه فلا نزهق نفسًا حرمها الله ولا نتعدى حدًّا حده الله. يجب أن نعلم أنفسنا وأبناءنا أن البطولات ليست فى المضاربات والخصومات وتوجيه السلاح إلى المؤمن ولكن البطولات تكمن فى الالتزام بأمر الله والوقوف عند حدوده ومقاتلة أعدائه.

اللهم إنَّا نسألك أن تحفظنا وذرياتنا اللهم إنَّا نسألك العفو والعافية فى الدنيا والآخرة اللهم اغفر لنا ذنوبنا وإسرافنا فى أمرنا وثبت أقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين ..

توہین رسالت کا مرتکب کافر ہے

ازقلم:- خلیل احمد فیضانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالت کا مرتکب اجماعی کافر ہے بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مرتکب توہین شخص، فوراً دین اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی بیوی بھی اس کے نکاح سے نکل گئی..

قرآن مقدس میں ہے: لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (سورۃالتوبہ،آیۃ:۶۵) اس کے تحت جلالین میں ہے: ای ظہر کفرکم بعد الایمان یعنی تم اپنے اپنے ایمان کے اظہار کے بعد کافر ہو گئے۔

نیز بیشتر مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کے تحت یہی فرمایا ہے کہ "قد کفرتم) قد اظہرتم الکفر بایذاء الرسول والطعن فیہ؛؛ ترجمہ: تم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دے کر اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر طعن و تشنیع کر کے کفر کا ارتکاب کر چکے۔

تمہید الایمان میں شفا شریف، بزازیہ، درر وغرر و فتاوی خیریہ کے حوالے سے ہے: اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کافر ومن شک فی عذابہ و کفرہ کفر (ص:۵۳)

ترجمہ: تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے اور جس نے اس کے عذاب و کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔

المعتقد المنتقد میں فتاوی قاضی خاں کے حوالے سے ہے: لو عاب الرجل النبی ﷺ فی شئی کان کافرا ولذا قال بعض العلماء لوقال لشعر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شعیرفقد کفر (المعتقد المنتقد،ص:۱۴۵)

ترجمہ: اگر کسی نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیب لگایا خواہ کسی بھی چیز کے حوالے سے ہو، وہ کافر ہے- اور اسی وجہ سے بعض علما کرام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کے لیے" بالیا" یعنی بہ غرض حقارت تصغیر کا صیغہ استعمال کیا وہ بھی کافر ہے۔

نیز بزرگان یہ بھی فرماتے ہیں کہ: من قال لنعل نعیل فقد کفر" ترجمہ: جس نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین پاک کے لیے بھی توہین آمیز کلمہ استعمال کیا وہ بھی کافر ہو گیا

اسی طرح کسی نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے منسوب جس چیز کی بھی توہین کی وہ فوراہی مرتد و کافر ہو گیا" و من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر، جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہو گیا..

مساجد و مدارس کی انتظامیہ کمیٹی کیسی ہونی چاہیے؟

(از قلم:- مفتی شہروز عالم اکرمی*

مذہب اسلام میں مدارس و مساجد کو بہت زیادہ فوقیت واہمیت حاصل ہے کیوں نہ ہوں کہ تخلیق انسان کا مقصد ہی اللہ رب العالمین کی عبادت کرنا ہے" وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"(القرآن) اور تمام عبادات کا سرچشمہ اور اہم العبادات نماز ہے اور عبادت قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کئے بغیر نہیں ادا کی جاسکتی اس لیے مساجد کے ساتھ ساتھ مدارس کی بھی اشد ضرورت ہے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں مدینہ منورہ اور گردونواح میں جہاں مسجدیں قائم کی گئیں وہیں مدارس کا بھی اہتمام کیا گیا اسی لیے مسجد کو بیت اللہ اور مدرسہ کو بیت رسول اللہ کہا جاتا ہے مسجد امن کی جگہ ہے اور مدرسہ امن سکھانے کی اگر یہ کہا جائے کہ مدارس و مساجد دونوں اسلامی وقار کے اہم جز ہیں دونوں کی نگرانی اور اسے ترقی پر لانا مسلمانوں پر لازم ہے تو بے جانہ ہوگا۔

انگریز نے برصغیر میں اپنے تسلط اور قبضہ کے دوران دینی محبت اور شعائر اسلام مٹانے کی ہر ممکن کوششیں کی لیکن اس کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ دینی مدارس و مساجد اور اس میں تعلیم حاصل کرنے والے بوریہ نشین متعلمین غربت وافلاس سے مملو علمائے کرام تھے انگریز نے متحدہ ہندوستان میں بہت سے دینی مدارس و مساجد اور خانقاہوں کو مسمار کیا علماء کو کالا پانی اور دیگر ظالمانہ سزائیں دی مگران دینی مدارس و مساجد کے ذمہ داران کا ایمان کبھی متزلزل نہیں ہوا بلکہ اپنا اسلامی وجود و مقام برقرار رکھتے ہوئے اسلام کے تحفظ اور اس کی بقا میں اہم رول ادا کیا اور زیادہ سے زیادہ مدارس و مساجد کی تعمیر ہوتی گئی اور پھر اس کے تعلیمی و تعمیری نظام قائم کرنے کے لیے ایک بہترین کمیٹی کی تشکیل کی ضرورت پیش آئی مدارس و مساجد کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ اسلام کی مدارس و مساجد عہد نبوی سے لیکر آج تک اپنے ایک مخصوص انداز سے چلے آرہے ہیں۔

مدارس و مساجد کی تعمیر و ترقی میں بنیادی رول انتظامیہ کا ہوتا ہے اگر انتظامیہ میں باصلاحیت یا بااثر افراد ہیں تو وہ اپنے اثر ورسوخ اور صلاحیت، قابلیت، اخلاق اور جد وجہد کے ذریعے مسلمانوں کو مدارس و مساجد کی ترقی اور اس کے تعاون پر آمادہ کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض دفعہ انتظامیہ اپنی سطح سے نیچے اتر کر جن لوگوں سے کبھی ان کا ناطہ نہ ہوں ان سے بھی رابطہ کر کے مدارس و مساجد کی ترقی کی راہیں ہموار کرتے ہیں اسی لیے کمیٹی کے انتخاب میں ایسے افراد کی نشاندہی ہونی چاہیے جو دیانتدار اور دیندار ہوں فسق و فجور کی چیزوں سے پرہیز کرتے ہوں خداترس ہوں اور تکبر سے خالی ہوں نیز ان کے اندر انتظامی امور کو سمجھنے اور انجام دینے کی صلاحیت بھی موجود ہوں ساتھ میں مسائل وقف سے قدرے واقفیت بھی رکھتے ہوں تاکہ جب بھی ناموافق حالات یا اختلاف پیدا ہوں یا کوئی مسائل پیش آئے تو انتظامیہ کمیٹی آگے بڑھ کر اسے حل کرے انتظامیہ کو تحمل مزاج اور بردبار ہونا نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ وہ سب کی ضرورتوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور سب کی ناہموار باتوں کو بھی سہتے ہیں اس کی ذمہ داری بھی بہت ہیں جیسے امام وموذن اور اساتذہ وعملہ کے ساتھ انصاف کرنا طلباء کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرنا وغیرہ وغیرہ انتظامیہ کی حیثیت ایک ادارہ کے لیے دماغ کی ہونی چاہیے خصوصاً مدارس کے حق میں انتظامیہ کی حیثیت ایک امیر کی ہونی چاہیے اور اسے مربی بننا چاہیے جو اپنے آپ کو طلباء کے سامنے ایک ماڈل کے طور پر پیش کرے حالیہ دور میں انتظامیہ کو نو فارغ شدہ طلباء کے لیے ملازمتیں اور روزگار کے مواقع فراہم کرنا چاہیے یا اس پر کوئی پلاننگ کرنی چاہیے حکومت سے مدارس کی

*خادم الافتاء والحدیث: دارالعلوم قادریہ حبیبیہ، فیل خانہ، ہوڑہ، کلکتہ بنگال

ڈگریوں کو درجہ بدرجہ تسلیم کروانے اور اسکول و یونیورسیٹیوں کے ڈگریوں کے مساوی حقوق دلوانے تا کہ طلباء کے لیے جدید تعلیم اور پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر میں روزگار کے دروازے کھل سکیں ذی شعور پر یہ بات مخفی نہیں ہے انتظامیہ کمیٹی ایک ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہیں کمیٹی کو چاہیے مسجد کو سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ نمازی اور اسے آباد رکھنے والے افراد بھی فراہم کرے ساتھ میں مدارس میں بقدر ضرورت مدرسین کا خیال بھی رکھے اور پڑھنے والے طلبا کا بھی انتظام کرے۔

حالیہ زمانے میں عموماً ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے یا پھر سن یاس کو پہونچ جانے والے اشخاص کو انتظامیہ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے منتخب کیا جاتا ہے جبکہ مساجد و مدارس کے امور کی انجام دہی کے لیے زیرک معاملہ فہم اور وسیع القلب اشخاص کی از حد ضرورت ہوتی ہے جو نہ صرف دور اندیش اور منفعت بخش فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں بلکہ منیجمنٹ کی خوبیوں سے بھر پور واقفیت رکھتے ہوں تا کہ مساجد و مدارس کی محدود آمدنی کو کثیر المنافع مواقع پر صرف کر سکیں اور قلیل عرصہ میں انتظامیہ کو مالی اعتبار سے خود کفیل بنا سکیں مدارس و مساجد انتظام و انصرام ایسا کام نہیں کہ کوئی بھی انتظامیہ یا اس کا رکن بن بیٹھے بلکہ اس منصب کے کچھ تقاضے بھی ہیں یوں تو ہر شخص کسی نہ کسی کام یا فرد کا ذمہ دار و نگہبان ہے اور انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اسے اپنی ذمہ داری یا نگہبانی کا جواب دہ ہونا ہوگا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے،، كلكم راع فمسئول عن رعيته فاالامير اللذى على الناس راع وهو مسئول عنهم والرجل داع على اهليته وهو مسئول عنهم والمراة راعية على بيت بعلها و ولده وهى مسئولة عنهم والعبد راع على مال سيده وهو مسئول عنه الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته،، (بخاری شریف)

تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی نگہبانی کا جواب دہ ہے لوگوں پر مقرر کیا گیا امیر ذمہ دار ہے اور وہ ان لوگوں کے ذمہ دار ہیں اور وہ ان لوگوں کے متعلق جواب دہ ہیں اور آدمی اپنے اہل خانہ پر ذمہ دار ہے اور وہ ان کے متعلق جواب دہ ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اولاد پر ذمہ ہے اور وہ ان کے متعلق جواب دہ ہے غلام اپنے آقا کے مال کے نگہبان ہیں اور وہ اس کے متعلق جواب دہ ہے خبر دار تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور ہر کوئی اپنی نگہبانی کا جواب دہ ہے انتظامیہ جہاں مدارس و مساجد کا نظام چلانے پر رحمت خداوندی کے حقدار ہیں وہیں مدارس و مساجد کے جملہ معاملات کے نگہبان ہونے کی وجہ سے رب کی بارگاہ میں اس کی جواب دہ بھی ہے۔

معجم کبیر کی ایک حدیث ہے ''مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی (نگہبان، ذمہ دار) بنا اسے قیامت کے دن لایا جائے گا یہاں تک کہ جہنم کے ایک پل پر کھڑا کیا جائے گا اگر وہ دائن اور نیکی کرنے والا ہوا تو نجات پا جائے گا اور اگر خائن یا برائی کرنے والا ہوا تو پل اس پھٹ جائے گا اور وہ ۷۰ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا جبکہ جہنم سیاہ اور تاریک ہے'' اللہ اکبر کبیرا!

حالیہ کچھ عرصہ میں مدارس و مساجد کی انتظامیہ کمیٹی میں ہونے والی تانا شاہیوں، بدعنوانی، بے قاعدگی اور امام و موذن صاحبان کے ساتھ ذلت و تحقیر آمیز سلوک میں نہ صرف اضافہ ہوا ہے بلکہ حالات اس قدر ناگفتہ بہ ہوگئے ہیں جس کا بیان کرنا ایک دشوار امر ہے یہ تمام چیزیں اس معرض وجود میں آئی ہیں کیونکہ اکثر مدارس و مساجد میں انتظامیہ نااہل تارک نماز فسق و فجور سے مملو براجمان ہوگئے ہیں حتی کہ بعض اوقات نئے امام کی بحالی کے لیے انٹرویو لینے والے وہی نااہل لوگ ہوتے ہیں جن کو ابجد کی پہچان بھی نہیں ہوتی ہے اس لیے مسلمانوں پر لازم ہے کہ انتظامیہ کمیٹی کا گٹھن بہت ہی سوچ سمجھ کر کریں اور بہتر نظام چلانے کے لیے اگر ہوسکے تو با قاعدہ کسی مدرسے سے فارغ شدہ اور تربیت شدہ ہو تا کہ نظام کو آسانی سے چلا سکے یاد رہے کہ حقیقی سردار یہی لوگ ہوتے ہیں اور حدیث پاک میں ہے،، تفقهوا قبل ان تسودوا،، یعنی سردار بننے سے پہلے سمجھداری حاصل کرو۔ (یعنی دین کا علم حاصل کرو) وماتوفيقى الا بالله

صدر و متولی اور سکریٹری کی باطل سوچ کا رد

از قلم:-محمد ربیع الاسلام عاشقی رضوی راج محلی

قارئین کرام! اگر ہم اسلام کی تعلیمات اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ لیڈر و حکمران صدر و متولی اور سکریٹری یا سماج و معاشرہ کے اعلیٰ طبقے کے لوگوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر لیڈر و حکمران، صدر و متولی یا سکریٹری اپنی امانتوں اور ذمہ داریوں کو صحیح طور پر شریعت مطہرہ کے مطابق بجالائیں تو وہ ڈبل انعام کے مستحق ہیں اور اگر وہ غفلت برتیں شریعت کی خلاف ورزی کریں اور خیانت کے مرتکب ہوں تو پھر وہ ڈبل سزا کے مستحق ہیں۔ حکمرانوں، نگرانوں اور ذمّہ داروں کے لئے چاہے صدر ہو یا متولی ہو یا سکریٹری ان سب کے لیے صرف چار کلمات میں اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی گہری نصیحت ارشاد فرمائی کہ صدر و متولی حکمران و نگران طبقہ اگر اس پر عمل کرلیں تو پھر ہمیشہ وہ معزز رہیں گے، سماج اور سوسائٹی سے برائیاں دور ہو جائے گی، مدارس کے مدرسین اور مساجد کے اماموں و مؤذنوں پر ظلم و زیادتی کے دروازے بند ہو جائیں گے، چناں چہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: سَیِّدُ القَوْمِ خَادِمُھُم، ترجمہ: قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ (کنز العمال جلد 9 صفحہ نمبر 40، حدیث نمبر 24835)

معلوم ہوا کہ قوم کا سردار قوم کا مخدوم نہیں بلکہ قوم کا خادم ہوتا ہے چاہے وہ حکمران ہو یا نگران صدر ہو یا متولی یا پھر سکریٹری یہ سب قوم کے ذمہ دار و سردار تو ہیں مگر حقیقت میں قوم کے خادم ہوتے ہیں اور اس کی دو قسم ہیں:

پہلی قسم: وہ جن کو کوئی عہدہ ملا اور انہوں نے قوم کی ہر طرح سے خدمات کیں خود اپنے آرام کو دوسروں کے لیے قربان کردیا، اور محنت و مشقت اور دیانت داری سے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔

دوسری قسم: وہ جن کو عہدہ ملا تو انہوں نے اس کو اپنی قابلیت یا اپنا حق سمجھا اور اقتدار کے مزے لوٹے اور چاپلوسی کرنے والے کو اپنے گرد جمع کیے، دنیا ہمیشہ پہلی قسم کے لوگوں کو اچھے الفاظ میں یاد کرتی ہے۔

نتیجہ نکلا کہ جو صدر و متولی اور سکریٹری سنت پر عمل کرتے ہوئے قوم کی خدمت کرتا ہے مسجد و مدرسہ کی حفاظت و دیکھ بھال اور نگرانی میں اپنی زندگی صرف کرتا ہے اور امام و مؤذن کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتا ہے ان کی تعظیم و توقیر کرتا ہے ہر طرح سے ان کی مدد کرتا ہے صحیح تنخواہ دیتا ہے وہ پہلی قسم میں شامل ہوتا ہے اور دور حاضر میں ایسے صدر و متولی اور سکریٹری کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور جو قوم کی خدمت نہیں کرتے ہیں امام و مؤذن کا خیال نہیں رکھتے ہیں عالموں کی عزت نہیں کرتے ہیں امام صاحب کو طرح طرح سے تکلیف پہنچاتے ہیں عالموں کی برائی کرتے ہیں صحیح سے تنخواہ نہیں دیتے ہیں اپنے آپ کو مخدوم سمجھتے ہیں ایسوں کو لوگ برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آج اس قسم کے صدر و متولی اور سکریٹری زیادہ دیکھنے کو ملتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ حالات حاضرہ کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا سوسائٹی اور سماج کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آج دور حاضر میں عوام کے ان خادموں کو چاہے صدر ہو یا متولی یا پھر سکریٹری مخدوموں کے روپ میں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، یہ اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال بھی کرتے ہیں اور ان سے تجاوز بھی کرتے ہیں ایسے لوگ یہی سوچ وفکر میں رہتے ہیں کہ مسجد و مدرسہ کا روپیہ پیسہ کیسے ہڑپ کیا جائے ایسے لوگ ہمیشہ یہی سوچ وفکر میں رہتے ہیں کہ مسجد کا امام ہمارا غلام بن کر رہے امام صاحب ہماری ہر بات سنیں حد تو تب ہو جاتی ہے کہ اس قسم کے صدر و متولی اور سکریٹری امام و مؤذن اور مدارس کے مدرسین کو اپنا نوکر سمجھتے ہیں امام صاحب کی تعظیم وتوقیر نہیں کرتے جگہ جگہ امام صاحب کی برائی کر کے امام صاحب کی عزت پامال کرتے ہیں ۔ یہ صدر و متولی اور سکریٹری اپنے کالے کرتوتوں کے کرنے میں فخر محسوس بھی کرتے ہیں اے صدر و متولی اور سکریٹری حضرات ہوش کے ناخن لیں! ابھی بھی وقت ہے اپنی سوچ وفکر کو بدل ڈالیں ورنہ پھر انجام بہت برا ہونے والا ہے ۔ جیسا کہ حضور فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں: ''اگر فاسق معلن نہیں ہے تو برائی کرنے والا سخت گنہگار حق العباد میں گرفتار ہوگا'' (بحوالہ، فتاوی فیض الرسول، جلد 1 صفحہ نمبر 272) ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر خوف خدا پیدا کریں سچے دل سے توبہ واستغفار کریں اور امام و مؤذن کے مقام کو سمجھیں کہ امام و مؤذن کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟

حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ مشہور زمانہ کتاب بہار شریعت میں ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''میں جنت میں گیا اس میں موتی کے گنبد دیکھے'' اس کی خاک مشک کی ہے ،فرمایا: اے جبریل! یہ کس کے لیے ہے؟ عرض کی حضور کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے ۔ (بحوالہ بہار شریعت، جلد اول،)

قارئین کرام! آج ہر جگہ عالموں اماموں اور مؤذنوں پر ظلم وستم کے پہاڑ جو توڑیں جا رہے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہر جگہ نااہلوں کی حکومت ہے مسجد ہو یا مدرسہ گاؤں ہو یا شہر ہر جگہ عام طور سے نااہلوں کے ہاتھ اقتدار ہے اس لیے آج کہیں بھی ماحول پرسکون نہیں ہے ان نااہلوں کو دیکھیے تو شکل وصورت کے لحاظ سے مسلمان تک نظر نہیں آتے سوچیں جب ظاہر ہی غیر اسلامی ہے تو باطن کیسا ہوگا!

بہر حال! آج صورت حال یہی ہے کہ چاہے چھوٹی مسجد ہو یا بڑی مسجد، چھوٹا ادارہ ہو یا بڑا ادارہ عموماً ہر جگہ نااہلوں کی اجارہ داری نظر آئے گی متولی سے لے کر سکریٹری اور صدر تک ناجائز طریقے سے مسجد و مدرسہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں، اسی طرح اگر ہر شاخ پر الو ہی قبضہ جمالے تو اسلام کے گلشن مساجد کے اماموں اور مدارس کے مدرسین کا انجام کیا ہوگا اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ہمیں شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مساجد و مدارس کے صدر و متولی اور سکریٹری کو صحیح سمجھ کی توفیق عطا فرمائے ۔

آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
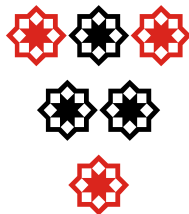
بانی سلسلہ سدا سہاگیہ

[حضرت سیدی موسی سدا سہاگ سہروردی علیہ الرحمہ کے سالانہ 590 عرس مبارک کے موقع پر آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتی ایک مختصر تحریر]

(از قلم:- قاضیٔ شہر مولانا سید محمد نذیر الدین میاں ہاشمی چشتی سہروردی آستانہ عالیہ غوثیہ سہروردیہ داہود شریف

مجذوب اولیائے کرام میں ایک بڑا نام سید المجذ وبین حضرت سیدنا شاہ موسی سدا سہاگ سہروردی علیہ الرحمہ کا ہے آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلیل القدر ولی اور صاحب جذب وکمال درویش تھے تصرفات ظاہری اور باطنی میں کمال رکھتے تھے عوام تو عوام بلکہ خواص بھی آپ کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہیں آپ کا آستانہ مخزن رحمت الٰہی بھی ہے اور منبع جودِ لا متناہی بھی ہے صدیاں گزر چکی ہیں لیکن آپ کے دربارِ دُربار سے فیض وعرفان کا چشمہ اب تک جاری ہے اوران شاءاللہ العزیز قیامت تک جاری رہے گا- راقم الحروف نے کہا۔

عکس نورِ مصطفی ہے سہروردی آستاں	❁	فیضِ مولیٰ مرتضی ہے سہروردی آستاں
قادری چشتی ملے ہیں نقشبندی بھی یہاں	❁	مجمعِ ہر سلسلہ ہے سہروردی آستاں

پیرومرشد:- حضرت سیدنا موسی سدا سہاگ سہروردی شہر احمد آباد کے باشندے تھے آپ کے پیر ومرشد کا نام حضرت سیدی سکندر بودلہ بہار قلندر سہروردی ہے آپ کا مزار سندھ کے شہر سہون شریف میں لال شہباز قلندر سہروردی علیہ الرحمہ کے دربار ذی وقار کے قریب ہی واقع ہے حضرت سکندر بدلہ بہار قلندر سہروردی علیہ الرحمہ حضرت لال شہباز قلندر سہروردی علیہ الرحمہ کے بڑے ہی محبوب مرید تھے لال شہباز نے آپ کو سکندر بودلہ کا نام مبارک عطا فرمایا تھا حضرت موسی سدا سہاگ سہروردی علیہ الرحمہ سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کے اکابر مجذوب مشائخ کرام سے تھے آپ کا شجرہ مبارکہ دو طریق سے بانیٔ سلسلۂ عالیہ سہروردیہ حضرت ابو النجیب عبد القاہر ضیاء الدین سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ سے جاملتا ہے-

آپ کا شجرہ مبارکہ اس طرح ہے:- الٰہی بحرمت راز و نیاز حضور نبیٔ کریم ﷺ، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولی علی شیر خدا الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام حسین شہید کربلا، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام زین العابدین، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام محمد باقر، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام جعفر صادق، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام موسی کاظم، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام علی رضا الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام معروف کرخی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سرّ سقطی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ جنید بغدادی، الٰہی بحرمت راز و نیاز مجرئی سلسلۂ عالیہ سہروردیہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ احمد علی اسود دینوری، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو محمد عبد اللہ عمویہ سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابو حفص وجیہ الدین سہروردی الٰہی بحرمت راز و نیاز بانیٔ سلسلۂ عالیہ سہروردیہ حضرت خواجہ ابو النجیب عبد القاہر ضیاء الدین سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضور غوث العالمین حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت لال شہباز قلندر سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سکندر بودلہ بہار قلندر سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت موسی سدا سہاگ قلندر سہروردی۔

دوسرا شجرہ حضرت ابراہیم گرم سیل کے واسطہ سے جناب ابو النجیب سہروردی علیہ الرحمہ سے اس طرح پیوستہ ہے:- الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ابراہیم گرم سیل قلندر سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جمال مجرد ساوجی قلندر سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جیو لعل قلندر سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سکندر بودلہ بہار قلندر سہروردی، الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت موسی سہاگ قلندر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

آپ کی دعا سے بارش رحمت:- حضرت موسی سہاگ سہروردی نے اپنی پوری زندگی اللہ کے ذکر اور رسول کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں صرف کر دی تھی آپ مستورالاولیاء میں سے تھے یعنی آپ نے اپنی ولایت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا تھا حضرت سیدنا موسی سدا سہاگ سہروردی علیہ الرحمہ زنانہ لباس پہنتے تھے لیکن تھے اپنے وقت کے قطب چنانچہ ایک مرتبہ احمد آباد شہر میں قحط پڑا اور شہر میں کہیں بارش نہ ہوئی لھذا تمام علماء وصلحائے شہر نے تین روز تک دعائیں مانگیں لیکن کہیں بھی بارش کے آثار ظاہر نہ ہوئے بالآخر قاضیٔ شہر جو ایک صاحب دل یعنی اللہ والے تھے بادشاہ کو ایک مشورہ دیا کہ حضرت سیدنا موسی سدا سہاگ سہروردی سے بارش کی دعا کرائی جائے بادشاہ نے قاضی صاحب کا مشورہ قبول کر لیا پھر کیا ہونا تھا بادشاہ اور قاضی صاحب دونوں حضرت موسی سہاگ سہروردی کی خدمت میں جا پہنچے اور عرض گزار ہوئے حضور احمد آباد میں قحط پڑا ہے آپ بارش کی دعا کریں ہمیں یقین ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی دعائے مبارکہ کے وسیلے سے بارش رحمت نازل فرمادے گا حضرت سیدنا موسی سدا سہاگ نے فرمایا یہ گناہ گار بندی اس طائفہ میں گزر کرتی ہے شاہ موسیٰ کوئی اور ہوں گے لیکن بادشاہ اور قاضی صاحب نے اصرار کیا کہ نہیں موسیٰ سہاگ آپ ہی ہیں اور آپ ہی بارش کی دعا کریں گے آپ کی وجہ سے اللہ کریم ہم گنہگاروں پر کرم کرے گا اور قحط سالی دور ہوگی غرضکہ بادشاہ اور قاضی صاحب کے اصرار پر حضرت موسیٰ سدا سہاگ نے آسمان کی طرف اپنا چہرہ کیا اور آبدیدہ ہو کر عرض کی ''میرے خاوند (مالک) اگر ابھی ابھی پانی نہ برسا تو میں اپنا سہاگ فنا کر کے رکھ دوں گی یوں کہ کر چوڑیاں توڑنا ہی چاہتے تھے کہ اچانک ابر اٹھا اور خوب پانی برسا اور پورے شہر میں پانی ہی پانی دکھائی دینے لگ گیا ندی نالے سیراب ہو گئے امساک باراں (قحط) بالکل جاتا رہا لوگ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر پہلے سے زیادہ آپ کے گرویدہ اور عقیدتمند ہو گئے اسی دن سے آپ کی ولایت کا شہرہ پورے ملک ہندوستان خصوصاً گجرات میں مشہور ہو گیا۔

سفید لباس لال ہوگیا:- ایک دفعہ کچھ علمائے کرام نے زبردستی آپ کو سفید لباس پہنا کر نماز کے لئے کھڑا کر دیا لیکن جوں ہی آپ نے اللہ اکبر کہا تو سارا لباس سرخ ہو گیا سلام پھیر کر آپ نے کہا ''میاں میرا کہتا ہے کہ تو سہاگن رہ اور یہ موئے کہتے ہیں کہ تو بیوہ ہو جا میرا سرخ لباس اترا کر انہوں مجھے بیوہ کا لباس پہنا دیا تھا'' علمائے کرام آپ سے ڈر گئے اور اسی وقت آپ کے پاوں پر گر کر معافی مانگی حضرت سیدنا موسی سدا سہاگ سہروردی نے انہیں معاف فرمادیا۔

وصال با کمال:- حضرت سیدنا موسیٰ سدا سہاگ سہروردی نے 10 رجب المرجب 853 ہجری میں اس دار فانی سے دار بقا کی جانب رحلت فرمائی جب آپ کا انتقال ہوا تو اس وقت گجرات کے مشائخ کرام میں شہر احمد آباد میں ایک بڑے بزرگ آفتاب سہروردیہ حضرت سیدنا شاہ عالم سہروردی موجود تھے حضرت سیدنا موسیٰ سدا سہاگ علیہ الرحمہ کے وصال مبارک کے فوراً بعد حضرت سیدنا شاہ عالم سہروردی نے مریدوں کو تجہیز و تکفین کے لئے ہدایت دی کہ خبردار ان کی چوڑی کو ہاتھ نہ لگانا وہ جس حال میں ہیں اسی حال میں دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا آپ کے وصال کے وقت صوفیاء مشائخ وعلماء کی ایک بڑی تعداد موجود تھی آپ کا آستانہ موسیٰ سہاگ قبرستان احمد آباد میں زیارت گاہ خاص وعام ہے یہ قبرستان آپ ہی کے نام سے منسوب ومعروف ہے آپ کا عرس مبارک ہر سال 10 رجب المرجب شریف کو انتہائی ادب واحترام کے ساتھ منایا جاتا ہے آپ کے عرس میں مختلف علاقے سے لوگ آتے ہیں اور فیوض وبرکات حاصل کر کے دلی سکون پاتے ہیں۔

گروہ سدا سہاگیہ:- آپ علیہ الرحمہ سدا سہاگیہ سلسلے کے بانی ہیں آپ کا گروہ سدا سہاگیہ کے نام سے جاری ہوا یہ گروہ سہروردیہ سلسلے کی شاخ کہلاتا ہے جگہ جگہ اس سلسلے سے وابستہ لوگ موجود ہیں اور سدا سہاگن کے نام سے جانے جاتے ہیں اس سلسلہ کے فقراء ''لا الہ الا اللہ نور محمد صلی اللہ'' کے نعرے لگاتے ہیں جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم　(ماخذ:- محفل اولیاء، تذکرہ ابونجیب عبدالقاہر سہروردی علیہ الرحمہ)

دعائیہ کلمات:- اللہ تعالی اپنے حبیب والا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل اور حضرت سیدنا موسی سہاگ سہروردی علیہ الرحمہ کے وسیلۂ جلیلہ سے مسلمانانِ عالم کی جان مال عزت وآبرو بالخصوص ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

آؤ امامت کے ساتھ ایمان دارانہ تجارت کر کے ایک نئی دنیا بسائیں

تحریر: ظفرالدین رضوی*

عزیزان گرامی! ایک وہ دور تھا جب مسلمان تجارت کی دنیا کے بے تاج بادشاہ تھے، انبیائے کرام ورسولان عظام اور صحابۂ کرام، تابعین وتبع تابعین، ائمۂ مجتھدین نے تجارت کی ہے صحابہ وتابعین اور دیگر ائمۂ کرام نے تجارت کے ذریعہ مختلف ریاستوں اور شہروں میں جاکر دین متین کی تبلیغ فرمائی، قرون اولی کے مسلمانوں کو تجارتی دنیا میں غلبہ حاصل تھا دراصل تجارت ترقی کا بہترین طریقہ وزینہ ہے افسوس موجودہ دور میں ہم تجارت سے کوسوں دور ہوتے جارہے ہیں جبکہ تجارت سلف صالحین کا محبوب مشغلہ وطریقہ رہا ہے اس سلسلے میں علمائے کرام پہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو تجارت کے دینی اصول وضوابط سے آگاہ فرمائیں اور خود بھی اس پیشے سے منسلک ہوکر اپنی معاشی طاقت کو مضبوط کریں خاص کر ائمۂ مساجد کو اپنے جمعہ وغیرہ کے خطبے میں ایماندارانہ تجارت پہ روشنی ڈالنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ عوام الناس کا ذہن ودماغ صاف وشفاف ہوسکے اور وہ یہ محسوس کرسکیں کہ جب ہمارے اکابرین نے تجارت کا پیشہ اختیار کیا تھا اور ہمارے اسلاف جب تجارت کرسکتے ہیں تو ہمارے علمائے کرام اور ائمۂ مساجد تجارت کیوں نہیں کرسکتے لہذا ہمارے اسلاف واکابرین کی حیات طیبہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اکل حلال اور کسب معاش تجارت کے ذریعہ پورا کیا جاسکتا ہے۔

تجارت کے رہنما اصول اللہ جل مجدہٗ کے پیارے حبیب سرکار دوعالم ﷺ نے امت مسلمہ کو بہت ہی جامعیت کیساتھ عطاء فرمایا ہے ہم پیارے آقا ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر تجارتی دنیا میں پائی جانے والی خرابیوں اور غلاظتوں کو دور کرسکتے ہیں اس کام کو عالم دین سے بہتر اور کوئی نہیں کرسکتا ہے، ہم تجارتی دنیا میں آکر ایک اچھی دنیا کی تعمیر کرسکتے ہیں کیونکہ تجارت کی سنہری اصول وضوابط صرف رزق میں فراوانی ہی نہیں بلکہ اس میں تعمیر وترقی کے راز پنہاں ہیں اسلام میں جہاں نماز اور جملہ عبادتوں پر زور دیا گیا ہے اسی طرح سے کسب حلال اور طلب معاش کو اہمیت دی گئی ہے لہذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ اپنے دنیاوی واخروی معاملات میں شریعت مصطفے کی روشنی میں زندگی بسر کرتے ہوئے تجارتی دنیا کو ایمان دارانہ ماحول فراہم کرے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ہمارے لئے ایک ایسا جامع نظام حیات عطاء کیا ہے کہ جس میں دین کی وسعت وجامعیت ہر طرح سے موجود ہے اس میں ہر طرح کے امور عبادات اور کاروباری معاملات ومسائل کا مکمل حل روز روشن کیطرح عیاں ہے آج علماء کی جماعت نے صرف اپنے آپ کو درسگاہ اور مصلے امامت تک ہی محدود کرلیا ہے ان میں صرف مسند نشینی والی سوچ رچی بسی ہوئی ہے اگر کوئی عالم دین تجارتی دنیا میں قدم رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو کچھ لوگ اس پر دنیادار کا لیبل لگا کر اسے گداگری کرنے پہ مجبور کردیتے ہیں جو نہایت ہی بزدلانہ اور غیر اخلاقی طریقہ ہے کیا ایک عالم درسگاہ اور امامت کے منصب پر رہتے ہوئے پاک وصاف تجارت نہیں کرسکتا ہے بیشک کرسکتا ہے مگر اس کیلئے ہمت لگن، محنت اور جدوجہد کی سخت ضرورت ہے ہماری کاہلی اور آرام طلبی نے ہمیں بزدل بنادیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ گروہ اپنے ذریعۂ معاش کی فکر کم اپنے پوشاک پہ دھیان زیادہ دیتا ہے کہیں لباس پہ کسی طرح کی شکن نہ آجائے اور نہ کوئی دھبہ بھی لگے ہر وقت اجلا پوشاک دیکھائی دے ہم نے کنویں کے مینڈھک کیطرح سیٹھوں کے اردگرد چکر لگانے کو ہی زندگی کی سب سے بڑی دنیا تصور کرلیا ہے یاد کرو اس امام ربانی کو جس کی ہم تقلید کرتے ہیں ہمارے اس عظیم مقتدا وپیشوا نے دین اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے ایسی تجارت کی ہے اس کی مثال ملنا آج کے دور میں ممکن ہی نہیں ناممکن ہے اس خدارسیدہ عالم ربانی کے جیسا تجارتی دنیا میں کوئی امین وصادق اور متقی وپرہیزگار نہ ملے گا اس عظیم المرتبت شخصیت جسے زمانہ تاجدار فقہاء حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کے نام سے جانتا ہے اس نابغۂ روزگار ہستی نے مذہب اسلام اور اس کے رموز ونکات کو تجارتی دنیا میں ایسا پیش کیا ہے جس کی مثال رہتی دنیا

*خطیب وامام رضا جامع مسجد گئوشالہ روڈ ملنڈ ممبئی ۸۱ ۹۸۲۱۴۳۹۹۷۱

نہیں پیش کرسکتی ہم خوش نصیب لوگ اسی امام ربانی کے ماننے والے ہیں ہم بھی انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی بیبا کی و بے خوفی کا مظاہرہ کرسکتے اور مصلے امامت سے اپنے دینی پیغام کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے اللہ ورسول کا انہیں مطیع وفرمابردار بنا سکتے ہیں ابھی بھی وقت ہے کہ اپنے آنے والی نسلوں کو جاہلوں کے نرغے سے بچالیں آج جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں وہ سب کے سامنے ہے ہم جن کی سرپرستی میں امامت کے فرائض انجام دیے رہے ہیں ان میں اکثر جاہلوں کی ٹولی دیکھائی دیتی ہے ان کے دل ودماغ پر دنیاوی دولت کا نشہ سوار ہے ان جاہلوں نے اپنی زندگی میں نہ جانے کن مقاصد کے حصول کو اپنی کامیابی سمجھ رکھا ہے انکی مت مرچکی ضمیر مردہ خانے کی سیر کررہا ہے

انہیں تو اپنی ممبری پہ ناز ہے ایک بزرگ نے درست فرمایا تھا اگر انا پرست مغرور ٹرسٹی بخش دئے گئے تو شیطان بھی اپنی بخشش کی عرضی لیکر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے گا لہذا ان نادانوں سے بچنے کا واحد راستہ تجارت کی دنیا بسانا ہے کیونکہ تجارت میں برکت ہی برکت ہے

تجارت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے:- اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رزق کے دس حصے میں سے نو حصہ اللہ نے تجارت میں رکھا ہے اسی لئے ہمارے اسلاف نے تجارت کا پیشہ اختیار کیا تھا جس کی وجہ سے وہ خود مختار تھے کسی حاکم یا امراء سے کبھی مرعوب بھی نہ ہوئے انھوں نے تبلیغ رشد وہدایت کا جو بیڑا اٹھایا تھا اسی کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام بغیر کسی تحریف وتبدیلی کے اسی طریقے سے زندہ وتابندہ ہے جس طرح آسمان سے سورج کی شعاعیں پوری آب وتاب کے ساتھ پوری دنیا میں بکھری ہوئی ہیں لہذا ائمہ حضرات کو تجارت سے جڑ کر منافع کی شکل میں فی سبیل اللہ امامت کے فرائض انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے اگر یہ کام ہم نے کرلیا تو یقین جانیئے کہ غلام نہیں آقا بن کر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرسکتے ہیں اور صحیح معنوں میں دین اسلام کی سچی تبلیغ بھی کرسکتے ہیں اسی طرح سے تجارت کے کچھ اصول وضوابط بھی ہیں جن پر عمل کر کے بڑے تاجر بھی بن سکتے ہیں قرون اولی کے مقدس نفوس قدسیہ نے اسلامی اصولوں کے تحت تجارت کا آغاز کیا تو دھیرے دھیرے غیر مسلم ان کی ایمانداری اور پاک وصاف تجارت سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوتے گئے ویسے بھی ایک تاجر کیلئے خوش اخلاقی بہت ضروری ہے تجارت میں کامیابی اسی کو ملتی ہے جو ایمانداری کیساتھ ساتھ خوش اخلاق ہو ہمارے اندر اخلاق واخلاص نہ کے برابر ہے ہم امامت کو نوکری سمجھتے ہیں جبکہ یہ نوکری نہیں اللہ کے گھر کی خدمت ہے ہم جب اللہ ورسول کے گھر کا خادم بن کر کوئی بھی کام کریں گے تو اس کے اندر برکت ہی برکت پیدا ہوگی ہمیں نوکر بن کر نہیں دین کا خادم بن کر کام کرنا ہوگا اور دین وملت کی اشاعت وتبلیغ ہماری ذمہ داری ہے ہمیں خلوص وللّٰہیت کیساتھ اس کام کو انجام دینا ہوگا تا کہ ہماری آنے والی نسلیں اس کے وارث بنیں جیسے ہمارے اسلاف نے ہمیں اس کا وارث بنایا ہے۔

موجودہ دور میں جب ہم مساجد کے اماموں اور موذنوں پہ نظر ڈالتے ہیں تو اکثریت خلوص ومحبت سے کوسوں دور نظر آتی ہے اس جماعت کو سب سے پہلے اپنے اندر خلوص وللّٰہیت کو جگہ دینا ہوگا آج اگر ہم کسی کی گرفت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں باغی قرار دے دیا جاتا ہے جبکہ اللہ رب العزت نے ہمیں حق کو حق باطل کو باطل کہنے کا اختیار عطاء کیا ہے چاہے حاکم وقت ہو یا کہ عام انسان تا کہ لوگ اس کی غلط حرکتوں سے بچ جائیں اگر حاکم وقت اپنی رعایا کیساتھ ناانصافی کرتا ہے تو اس کے خلاف آواز بلند کرنا یہ بغاوت نہیں بلکہ اس کی کوتاہیوں کو اجاگر کرنا مقصد ہوتا ہے تا کہ اسے یہ احساس ہو سکے کہ ہم صحیح کر رہے ہیں یا کہ غلط رہا سوال مساجد ومدارس کے ٹرسٹیوں کی غلط پالیسیوں کو اجاگر کرنا انہیں راہ راست پہ لانا یہ عوام سے بڑھ کر ائمہ حضرات کی بہت بڑی ذمہ داری ہے ہم اپنی امامت بچانے کے چکر میں مساجد ومدارس کے متوالیان کی کوتاہیوں کو عوام کے سامنے لانے میں ناکام ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم عوام وخواص سب کی نظروں میں گنہگار دیکھائی دینے لگتے ہیں امام اس شخص کا نام ہے جو سارے مقتدیوں کا بوجھ اپنے نازک کندھے پہ لیکر چلتا ہے اگر امام پھسل گیا تو

مقتدی خود بخود پھسل جائے گا اگر امام سلامت ہے تو پورے مقتدی سلامت ہیں اگر امام خوشحال تو پوری قوم خوشحال نظر آئے گی لیکن آج کے دور میں سب سے زیادہ کوئی دکھی دکھائی دیتا ہے تو وہ مساجد کے ائمہ حضرات ہیں ان سے زیادہ پریشان کوئی اور نہیں جبکہ مسلم معاشرے میں اماموں اور مؤذنوں کا مقام نہایت ہی بلند و بالا ہے امام اسی لئے بنایا ہی جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے مگر حالات اس کے برعکس ہیں ہماری قوم امام کی اقتداء کم اپنی اقتداء زیادہ کرواتی ہے سائیکلون طوفان سے بڑا طوفان تو اس وقت ہوتا ہے جب کوئی گھر کا ستایا ہوا شخص مسجد کا صدر، سکریٹری، ممبر بن جاتا ہے تو وہ امام کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا ہے جس کی مثال دینا مشکل ہے۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ راقم الحروف نے کچھ زیادہ ہی مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے تو میرے بھائی مارنے پیٹنے کا ہی نام ظلم نہیں ہے ہر ان باتوں کا شمار ظلم میں ہوتا ہے جس سے انسان کا دل دکھی ہو آخر یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے کہ اپنے نوکر کو ماہانہ پندرہ سے بیس ہزار تنخواہ دیں ہر وقت اس کی جی حضوری میں لگے رہیں کہ کہیں وہ چھوڑ بھاگ نہ جائے گاڑی کون چلائے گا بچوں کو اسکول کون لے کے جائے گا بازار سے سبزی کون لیکر آئے گا ہاں ان کی نظروں میں اگر کوئی شخص کمتر دکھائی دیتا ہے تو وہ مسجد کا امام ہے کیونکہ اس کے رہنے نہ رہنے سے ٹرسٹی کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے انکی سوچ یہی ہوتی ہے کہ ایک جائے گا دوسرا خود بخود آ جائے گا ہم مولویوں کا بھی برا حال ہے ہم میں بھی کچھ دنیادار قسم کے لوگ آ گئے ہیں انکی وجہ سے ہماری جماعت کی قدر و قیمت دن بدن گھٹتی ہی جا رہی ہے ان کم ظرف لوگوں کی وجہ سے ہم عوام و خواص کی نظروں میں کمتر دکھائی دیتے ہیں ہمیں بھی اپنے طرز عمل کو بدلنا ہوگا چاپلوسی عیاری مکاری جی حضوری ان سب باتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

ایک عالم دین نائب رسول ہوتا ہے اس کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے ہزاروں بار حج کرنے والا دن رات عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے والا غیر عالم، عالم دین کے پیر کا دھون بھی نہیں ہوسکتا ہے نائب رسول کا خطاب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عطاء فرمایا ہے عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہوسکتے یہی حال امام و مقتدی کا ہے یہ ہماری ناسمجھی کا نتیجہ ہے کہ آج ٹرسٹی ہم پر جیسا چاہتے ہیں حکومت کرتے ہیں حق بات تو یہ ہے کہ جو لوگ منصب امامت پر فائز ہیں ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو معاشی اعتبار سے نہایت ہی پسماندہ ہوتے ہیں ان کو مہینے کی ملنے والی تنخواہ اتنی قلیل ہوتی ہے کہ اس سے گزارا بڑی مشکل سے ہو پاتا ہے ان کے پاس تنخواہ کے علاوہ اور کوئی ذریعۂ معاش بھی نہیں ہوتا ایسی صورت میں انارکی کا حد درجہ بڑھنے کا خدشہ لاحق ہو جاتا ہے مہنگائی کے اس نازک دور میں اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہیں اتنی کم ہوتیں ہیں جو ایک متمول گھرانوں کے ناشتے سے بھی کم ہے اور سچ تو یہ بھی ہے کہ مساجد کے ائمہ حضرات کے بچے کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو ترسنے لگ جاتے ہیں ہوسکتا ہے کہ کوئی ہماری ان باتوں سے ناراض ہو جائے لیکن انہیں ناراض ہرگز نہیں ہونا چاہئے ہم تو ان کے درد کا اظہار کر رہے ہیں اگر یہ بات دنیا کے سامنے نہیں لائیں گے تو لوگ ہماری پریشانیوں کو کیسے سمجھ پائیں گے ہم تو آپ کی مفلسی میں بھی آپ کے رہن سہن اور شاہانہ طور طریقے کو داد دیتے ہیں کہ ماشاءاللہ آپ سماج میں جب چلتے ہیں تو آپ کے شاہانہ لباس کو دیکھ کر یہ جاہل اپنا ہاتھ مسلتے رہ جاتے ہیں اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ہم اتنا کمانے کے باوجود بھی اتنے اچھے کپڑے نہیں پہن پاتے یہ اللہ رب العزت کا ہم مولویوں پر بے پناہ احسان اور رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص کرم ہے کہ جتنی شان وشوکت کے ہم مالک ہیں وہاں تک کسی جاہل کی رسائی تک نہیں ہوسکتی کیونکہ اللہ نے ہمیں علم دین مصطفٰے سے مالا مال فرمایا ہے یہ کوئی چھوٹی دولت نہیں بہت بڑی دولت و نعمت ہے ہماری ائمہ حضرات سے ایک چھوٹی سی درخواست ہے اپنی قلیل آمدنی کی فکر چھوڑ کر تجارتی دنیا میں قدم رکھیں اور محنت و مشقت کا مظاہرہ کریں کوئی ضروری بھی نہیں کہ پہلے بڑی پونجی لگائیں چھوٹی سی پونجی سے تجارت کا آغاز کریں ان شاء اللہ وہ دن بھی آئے گا کہ یہی دو کوڑی کے جاہل ہاتھ چومنے پہ مجبور ہوں گے کیونکہ ہم ان کے بندھوا مزدور نہیں بلکہ فی سبیل اللہ امامت کرتے ہوئے اپنے اسلاف کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق تبلیغ دین اسلام بہتر طریقے سے کرسکیں گے۔

دیش کی بیٹیوں کی عزت سے کھیلنے والوں کو سزاے موت دی جائے

از:- انصار احمد مصباحی، aarmisbahi@gmail.com *

مسلم ممالک ترقی کی شاہ راہ پر تیزی سے سفر کر رہے تھے، عالمی معاشیات کے میدان میں قدم جم چکے تھے، نئے نئے معدنیات اور تیل کے ذخائر کی دریافت نے بال و پر عطا کر دیا تھا؛ مستقبل قریب کے پورے ایشیا اور یورپ کو انھیں ذخائر پر منحصر ہونا تھا۔ ان ممالک کے قدآور لیڈروں کی آوازوں میں بلا کے اثر و رسوخ تھے، قیادت مضبوط ہو رہی تھی۔ شاہی دور کے بعد جمہوری دور میں بھی توحید کے جیالے، ایشیا سے انٹارکٹیکا تک اپنی فتح و کامرانی کے جھنڈے گاڑنے کے لئے پر تول رہے تھے؛ بس اب مسلم شہ سواروں کے ذریعہ عالمی قیادت کی داغ بیل جانی تھی۔

وہیں اس ہوش ربا تبدیلی پر یورپ اور امریکی کی کڑی نظر تھی۔ ان کی نگاہ رشک سے زیادہ حاسدانہ اور معاندانہ تھی۔ شدید آپسی اختلافات کے باوجود، محض اسلام کے خلاف ہم خیال ہونے کے جذبے سے، یہودیوں کی "صیہونیت"، عیسائی دنیا کی "صلیبیت"، امریکہ کی "سی آئی اے" اور اسرائیل کے "موسد" کے درمیان ایک عملی اور خفیہ معاہدہ ہو گیا۔ اسلامی سیاست اور قیادت کی بیخ کنی کے لئے "دہشت گردی" نام کی ایک اصطلاح وضع کی گئی۔ اس برانڈ کے لیبل لگے ہوئے کچھ گروہوں کو کثرت سے مہلک ہتھیار سونپے گئے، ان کے مزاج اور منشا کے مطابق ریڈی میڈ حالات پیدا کیے گئے، انھیں مرضی کے ساز و سامان مہیا کیے گئے۔ اس درمیان مسلمانوں کے مذہبی پیشواؤں کو کثرت سے نشانہ بنایا گیا۔ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کھلے منہ گستاخیاں کی گئیں، ڈنمارک، فرانس اور اسپین، ہالینڈ وغیرہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے اور کارٹور شایع کیے گئے۔ مغربی ملکوں میں قرآن عظیم کی اہانتیں کی گئیں۔ انہی دنوں امریکہ کی کٹھ پتلی آل سعود کے ذریعہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منتقلی کے ارادے کی خبریں سرخیوں میں آ گئیں۔ برقع پر پابندی، داڑھی پر تنازع جیسے واقعات کثرت سے وقوع پذیر ہوئے۔ یہ سب کچھ [Everythin is planed] کے ایک منشور کا حصہ تھا۔

ان سب کی اگلی کڑی کے روپ میں 11 / ستمبر، 2011ء کو اکیسویں صدی کا وہ سب سے منحوس گھڑی آئی، جب نیو یارک، امریکہ کے 110 منزلوں کے دو جڑواں ٹاور "ورلڈ ٹریڈ سینٹر" چند منٹوں میں زمیں بوس ہو گئے۔ اس سانحہ کو تاریخ میں 9/ 11 سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا سہارا لے کر یورپ اور امریکہ اپنے ناپاک عزائم کی کشتی پر سوار ہو گئے۔ اسی بہانے عراق کی سرزمین پر قتل انسانی کا سب سے بھیانک کھیل کھیلا گیا، افغانستان میں ظلم و ستم کی سب سے ڈراونی داستان لکھی گئی۔

رئیس التحریر حضرت علامہ یاسین اختر مصباحی صاحب نے 2005ء میں بجا لکھا تھا: "زوال کمیونزم اور سقوط ماسکو کے بعد امریکہ صرف اسلام کو اپنا حریف و مد مقابل سمجھ رہا ہے اور برطانیہ پورے طور پر اس سلسلے میں اس کا حلیف و ہم نوا اور حامی و معاون بن چکا ہے۔ ان دونوں کے ساتھ اسرائیل بھی اپنی فکری و سائنسی توانائی کو بروے کار لاتے ہوئے اپنی اسلام دشمنی کا ایک جیتا جاگتا اور چلتا پھرتا نمونہ بنا ہوا ہے۔ (ماہنامہ کنز الایمان دہلی، جولائی 2005ء، ص،3)

؎ جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

اب اللہ کی قدرت دیکھیے! اچانک ہواؤں نے اپنا رخ بدل لیا۔ دنیا کی نظر نوشتہ دیوار پر پڑ گئی۔ لوگ حقائق جان چکے تھے کہ یہ سب کچھ چند لوگوں کا کیا دھرا ہے۔ امریکہ کو ہوش آیا کہ ظلم و غارت گری سے دنیا پر حکمرانی نہیں کی جاسکتی، سکہ جمانے کے لئے زیادہ سے

* جماعت رضاے مصطفی، شاخ اتر دیناج پور، مغربی بنگال۔ 9860664476

زیادہ ملکوں کی حمایت چاہیے۔ آگے بڑھنے اور سپر پاور کہلانے کی ہوڑ تو پہلے ہی سے لگی ہے۔ ادھر چین کا معاشی ترقیاتی رفتار امریکہ کی قامت کو ناپنے لگی، دکھن کوریا بھی دو دو ہاتھ کرنے کے لئے خود کو تیار کرلیا، ایران پر گیدڑ بھبکی اور پابندیوں کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ اب حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ عالمی سپر پاور کے سلیکشن میں امریکہ، چین اور روس تین ممالک قطار میں کھڑے ہیں، جسے زیادہ ملکوں کا حمایتی ووٹ ملے، وہی عالمی باہوبلی کہلائے گا۔

دوسری طرف کی صورت حال یہ ہے کہ آج کئی مسلم ممالک نہ صرف اپنے پیروں پر کھڑے ہیں؛ بلکہ اوروں کو سہارا دینے کی سکت بھی رکھتے ہیں۔ ایک چھوٹے اور ترقی پذیر ملک ملیشیا کے پاورفل وزیر اعظم مہاتیر محمد نے "اسلاموفوبیا" کے خلاف اعلان جنگ کر دیا، ترکی کے زندہ دل صدر رجب طیب اردگان نے کھلے لفظوں میں یہودی لابی اور امریکی پالیسیوں کی تنقیدیں کیں، پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے اقوام متحدہ کے عام اجلاس میں نہایت فصیح تقریر میں پیغمبر اعظم ﷺ کی توہین اور اسلاموفوبیا کی کڑی مذمت کر دی۔

وقت بھی کیا گل کھلاتا ہے۔ اب یہی دیکھیے کہ پچھلے دنوں امریکہ کے منی سوٹا سے منتخب ڈیموکریٹک پارٹی کی رکن الحان عمر نے، امریکہ کانگریس میں اسلاموفوبیا پر پابندی کا قانون منظور کرانے کی تجویز پیش کی ہے، جسے منظوری بھی مل گئی ہے۔ اس واقعہ کے چند دنوں بعد روسی صدر ولادیمیر پوتن نے 2021ء کے آخری پریس کانفرنس میں اعلانیہ کہا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی گستاخی کو کسی طرح آزادی اظہار نہیں کہا جا سکتا۔ مضمون مکمل کر ہی چکا تھا کہ ابھی ابھی (30/ جنوری، 4/ بجے شام) کینیڈا کے وزیر اعظم [Justin Trudeau] کے ایک ٹویٹ پر نظر پڑی۔ وہ لکھتے ہیں:

We need to put an end to this hate and make •slamophobia is unacceptable
we intend to , To help with that•our communities safer for Muslim Canadians
appoint a Special Representative on combatting Islamophobia•"

ترجمہ: اسلاموفوبیا ناقابل قبول ہے۔ ہمیں اس نفرت کو ختم کرنے اور کینیڈا کے مسلم باشندوں کے لیے اپنی کمیونٹیز کو محفوظ بنانے کی ضرورت ہے۔ اس میں مدد کے لیے، ہم اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے ایک خصوصی نمائندہ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یہ تو عالمی منظر نامہ تھا، جس کی ہلکی سی تصویر آپ نے دیکھا۔ اب ملکی حالات کا جائزہ لیجیے! آزادیٔ اظہار خیال کی آڑ میں شیطانوں اور چڑیلوں کی ننگی ناچ: آزادی اظہار خیال کی آڑ میں بھارت کے سنگھیوں نے تو سب کو پچھاڑ دیا، انھوں نے اس معاملے میں بے حیائی اور بے شرمی کے سارے ریکارڈ توڑ دیے۔ عورتوں کو دیوی مان کر ان کی پوجا کرنے والوں کے سپوتوں نے، ان دیویوں کی اہانت میں ساری حدیں پھلانگ لی، سماجی منافرت کا سلسلہ اتنا دراز ہو گیا کہ سُلی ڈیلز، بُلی بائی جیسے ایپس کے ذریعے فلاحی کاموں میں مصروف مسلم خواتین کو جسم فروشی تک کی دعوت دی گئی اور ان کی ایک ایک رات کی قیمتیں بھی طے کی گئیں۔ یہ کسی بھی قوم کی بے شرمی، فحش سوچ وفکر اور بد گوئی کی انتہا تھی۔ واضح رہے کہ بلی اور سلی یہ ہندی زبان کے ایسے الفاظ ہیں، جو کسی کی تضحیک کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔

مسلم خواتین کی تضحیک کا مسئلہ:- مسلم خواتین کی تضحیک کا معاملہ اب جا کے سرخیوں میں آیا ہے؛ جب کہ اس سنگین جرم کی داغ بیل گذشتہ بقرعید ہی میں ڈالی گئی تھی۔ دراصل اس میں انتظامیہ، سرکار اور پولیس کی لاپرواہی بھی داخل ہے۔ 5، جولائی 2021ء کو ٹویٹر کھولا تو 80/ کے قریب مسلم خواتین کو معلوم پڑا کہ سوشل میڈیا پر ان کی تصویریں وائرل ہوئی ہیں، ان کی بولی لگائی جا رہی ہیں، کئی خریدنے والے تیار ہو گئے ہیں۔ کوئی جھاڑو پوچھا کے لئے خرید رہا ہے تو کوئی برتن دھونے کے لئے، یہاں تک کہ شب باشی کے لئے بھی کچھ ہوس

پرستوں نے بولی لگائی۔ یہ سب دیکھ کر ان خواتین کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی۔ سر عام عصمت تار تار ہوتی دیکھ کر وہ حواس باختہ ہو گئیں۔ یہ ایک طرح کی جعلی بولی تھی، جس کا مقصد کچھ خریدنا بیچنا نہیں؛ بلکہ ان خواتین کی اہانت مقصود تھا۔

مشہور صحافی عصمت آراء بھی انھیں متاثرین میں سے ایک ہیں۔ عصمت آراء ٹویٹ کرتی ہیں: ''سُلی ڈیلز کی طرح اس قابل نفرت بُلی ڈیلز میں مجھ سمیت بہت سی مسلم خواتین کا نام ہے۔ یہاں تک کہ نجیب کی والدہ کو بھی نہیں بخشا گیا۔ یہ انڈیا کے شکستہ نظام انصاف کا غماز ہے۔ کیا ہم خواتین کے لیے بھارت سب سے غیر محفوظ ملک بنتے جا رہا ہے؟۔(بی بی سی اردو، 2/ جنوری 2022ء)

سُلی ڈیلز/ بُلی بائی کیا ہے؟ یہ دونوں ایک طرح کے اپلیکیشن (App) تھے، جنھیں ٹویٹر سے کنٹرول اور چلایا جا رہا تھا۔ انھیں کھولتے ہی اوپر لکھا ہوتا تھا:[Find your SulliDeal] اوپن کرتے ہی ایک مسلم لڑکی کی قابل اعتراض تصویر سامنے آتی، ساتھ میں ٹویٹر ہینڈل اور کچھ بنیادی معلومات ہوتی تھیں۔ اس تصویر کے اوپر لکھا ہوتا:[our SulliDeal of the day] پھر شر پسندوں کی جانب سے اس پر گھنونے تبصرے، فحش بازیاں اور گالم گلوج کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ یہی حال ''بلی بائی'' کا تھا۔ اب تک سو سے زائد خواتین کی تصاویر اپلوڈ کی جا چکی تھیں۔ یہ دونوں اپلیکیشن گٹ ہب (GitHub) میں تیار کیے گئے تھے۔

اب یہ گٹ ہب (GitHub) کیا ہے؟ وکی پیڈیا میں گٹ ہب کی تعریف یوں ملی ہے: ''گٹ ہب (GitHub) سافٹ ویئر منصوبوں کے کوڈز وغیرہ رکھنے کے لیے ایک ویب بیسڈ خدمت ہے۔ گٹ ہب ذاتی سافٹ ویئرز کے لیے قیمتاً خدمات مہیا کرتا ہے''۔ آسان لفظوں میں کہوں تو اس سافٹ ویئر کی مدد سے ایپس (apps) اور سائٹس بنائی جا سکتے ہیں اور انھیں کو ترقی دیے جا سکتے ہیں۔

تفتیش کے بعد چند سنسنی خیز اور چونکانے والے حقائق سامنے آئے ہیں مثلاً: (۱) متاثر ہونے والی ساری لڑکیاں یا عورتیں وہ تھیں، جو مودی حکومت پر صالح تنقیدیں کر چکی ہیں اور سوشل میڈیا اور سماجی کاموں میں ایکٹیو رہتی ہیں

(۲) خواتین کی تضحیک کے اس جرم میں ملوث ننانوے فیصد مجرمین کی عمر پچیس سال سے کم ہے۔

(۳) انھوں نے اپنے بچاو کے لئے کسی بھی طرح کی احتیاطی تدبیر یا سیکوریٹی نہیں برتی تھی۔ مسلم ماں بہنوں کی اتنی بے عزتی کے بعد بھی حیرت انگیز طور مسلم رہنما بالکل خاموش تھے۔ اس سنگین معاملے میں ان کا کردار بالکل ایسا تھا جیسے چوک چوراہے پر بندر نچانے والے کے کرتب دیکھنے والے تماشائیوں کا ہوتا ہے، تالی بجا دی، دو پیسہ دے دیے اور نکل گئے۔ خانقاہوں کے سجادہ نشینوں اور اسٹیج کے خطیبوں کو تو خیر اس کی ہوا ہی نہیں لگی تھی۔ جو بھی اقدام ہوا وہ سماجی کارکنان اور کچھ اردو صحافیوں اور لکھاریوں کے معاملہ فہمی کا نتیجہ ہے۔ اس معاملے کو شیوسینا کی لیڈر پرینکا چترویدی نے اٹھایا اور ممبئی پولیس نے جرات اور مستعدی دکھائی۔

اسلام میں خواتین کی عصمت وعفت کی حفاظت وصیانت کا حد درجہ اہتمام کیا گیا ہے۔ مردوں کو حکم ہے کہ انھیں دیکھ کر اپنی نگاہیں نیچی کر لیں۔ عورتوں کو نماز جیسی عظیم عبادت کے لئے بھی مسجد جانے کی اجازت نہیں، غیر محرم عورت (بلا تفریق مذہب) کے چہرے تک کو عمداً دیکھنا منع ہے۔ مسلمان عورتوں کو اپنی آواز بھی غیروں کو سنانا جائز نہیں۔ مسلمانان ہند سرکار سے درخواست کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا پر ملک کی باعزت خواتین کی تضحیک وتوہین کرنے والے مجرموں کی کورٹ میں جلد کارروائی ہو اور انھیں پھانسی کی سزا دی جائے۔ *-*

وفیات
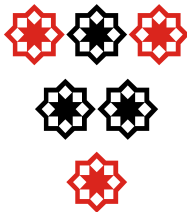
آہ! معمارِ قوم وملت نے بھی داغِ مفارقت دے دی

ازقلم:-محمد عامر حسین مصباحی رسول گنج عرف کوئلی
مدیر: سہ ماہی پیامِ بصیرت، سیتامڑھی

۞۞۞۞۞

آہ! دردو کرب سے کراہتی اور سسکتی ہوئی سنیت راحت وسکون کی سانس بھی نہیں لے پاتی کہ ایک کے بعد دوسرا غم لاحق ہوجاتا ہے، ابھی ایک زخم مندمل بھی نہیں ہوتا کہ دوسرا زخم لگ جاتا ہے، صبر آزما مراحل گزرنے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔ گزشتہ دو سالوں میں جس تیزی وسرعت کے ساتھ اکابر علمائے اہلِ سنت جو اپنی علمی ضیا پاشیوں سے ایک جہاں کو منور کر رہے تھے زیرِ زمیں روپوش ہوتے گئے اور تاریکیاں بڑھاتے گئے۔

یقیناً ان رحلتوں نے ناقابلِ تلافی نقصانات کا جو بوجھ اہلِ سنن پر ڈالا ہے اسے اٹھا پانا دشوار ترین ہے۔ کنز الدقائق علامہ مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کے بعد آفتابِ علم وفن، نازشِ اہلِ سنن علامہ مفتی آلِ مصطفیٰ مصباحی علیہ الرحمہ اور پھر معمارِ قوم و ملت، رئیس الاساتذہ علامہ مفتی شبیہ القادری پوکھریروی علیہ الرحمہ نے نئے سال میں تین نئے غم دیئے ہیں۔ ۲۰۲۲ء میں ان تین نفوس کی رحلتوں کا غم نڈھال کردینے والا ہے۔ یہ وہ معزز ہستیاں ہیں جنھوں نے تاریکیوں میں شمعِ نور جلائے ہیں، تاریک رات کے مسافروں کے لیے منزلوں کے نشاں تلاشے ہیں مگر صد افسوس! اب عالمِ ارواح کی زینت بن چکے ہیں۔

علامہ مفتی شبیہ القادری علیہ الرحمہ کی ذاتِ ستودہ صفات اپنے آبائی وطن پوکھریرا کے لیے بھی ایک نعمتِ مترقبہ سے کم نہ تھی، ان کی دینی، علمی، ادبی اور تصنیفی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ سماجی اور علمی خدمات دارالعلوم محی العلوم شکل ٹولی اور غوث الوریٰ عربی کالج سیوان کی شکل میں ہے جبکہ الدراسۃ العربیہ، اصولِ حدیث، لمعاتِ حدیث، فسادی کون؟ دفاعی مورچہ، سید نور، القرأۃ المرشدہ اور حضرت محییٰ کے صفحۂ حیات کا نقشِ اول آپ کے قلمی رشحات ہیں۔

اللہ رب العزت نے منکسر المزاجی، اصاغر نوازی اور اعلیٰ اخلاق وکردار کا انھیں حامل بنایا تھا، مگر آج (بروز پیر ۲۷/ جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۳۱/ جنوری ۲۰۲۲ء) اس عبقری شخصیت کی رحلت سے پورا ملک سوگوار ہے، علمی حلقوں میں غم کی لہر ہے، ادبی حلقوں میں سناٹا چھایا ہوا ہے اور فضاؤں میں حزن وملال اور غم کی ایک چادر سی تنی ہے اور سوگواری کیفیت سے ماحول تک بوجھل ہو گیا ہے مگر کرنا بھی کیا ہے۔ ''مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ''، ہمیں ربِ قدیر کی رضا پر راضی رہنا ہے اور جانے والی شخصیت کے نقوشِ قدم کو مشعلِ راہ بنانا ہے۔

ربِ قدیر ان کی مغفرت فرمائے، درجات میں بلندی عطا فرمائے، ان کی دینی خدمات پر اجرِ جزیل اور لواحقین ومحبین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوگوار:

محمد عامر حسین مصباحی: رسول گنج عرف کوئلی

مدیر: سہ ماہی پیامِ بصیرت، سیتامڑھی

☆☆☆

وفیات

سانس در سانس ہجر کی دستک
کتنا مشکل ہے الوداع کہنا

(از قلم: شمیم رضا اویسی امجدی: طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

آج جب بہ وقت سحر بروز پیر بہ مطابق ۱۰ جنوری ۲۰۲۲ء یہ روح فرسا خبر ملی کہ دنیائے سنیت کی عظیم علمی وعبقری شخصیت میرے نہایت ہی کرم فرما استاذ، فقیہ اسلام **حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی صاحب قبلہ مصباحی** (جنھیں اب ''رحمۃ اللہ علیہ'' کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آیا چاہتا ہے) اس دھوپ بھری دنیا کو چھوڑ کر عدم کی بے کراں وادیوں کی طرف کوچ کر گئے تو خراباتِ آرزو پر انکی دائمی مفارقت کا غم اسطرح برسا کہ آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا، روح زخمی ہوگئی تو دل تار تار ہو گیا، اور بلا مبالغہ یہ خبر مجھ جیسے ہزاروں آپکے محبین، مخلصین، متوسلین اور ملک و بیرون ملک میں پھیلے ہوئے بے شمار شاگردوں کے دلوں پر بجلی بن کر گری کہ آہ وہ سلف صالحین کی چلتی پھرتی یادگار، علم وحکمت کا تاجدار، مجسمہِ زہد وایثار وہ پیکرِ تقدس وہ کوہِ استقامت اب ہم کہاں دیکھ پائیں گے؟؟ جسے دیکھ کر ایمان کے بجھے ہوئے ذرات میں چمک اور تازگی پیدا ہوتی تھی، جس کا قرب پا کر دلوں کو سکون میسر ہوتا تھا، جس کی صحبت میں رہ کر تحصیلِ علم کا جذبہ بیدار رہتا تھا، افسوس وہ عالم دین جو ہر بزم ہر محفل اور ہر ایک کے سامنے علمی گوہر لٹاتا رہا، وہ بے لوث معلم ومربی جو کتابِ آدابِ حیات پڑھاتا اور سمجھاتا رہا، جو پوری زندگی طلبہ کی تربیت میں مصروف عمل رہا آج ہم سے رخصت ہو گیا!!

یقیناً آپ جیسی شخصیتیں پوری قوم کا سرمایہ، پوری کائنات کا اجتماعی اثاثہ اور پوری امت کی پونجی ہوتی ہیں اور علوم ومعارف کے جواہرات سے آراستہ اسطرح کی جامع الصفات شخصیات آفاق وانفس کی وسعتوں میں کبھی کبھی اور کہیں کہیں پیدا ہوتی ہیں،

آپ تبحر علمی، اصابتِ رائے، دقتِ نظر، ذہانت وظرافت، قوتِ فیصلہ، قوتِ استنباط، تواضع وانکساری، خوداعتمادی، باریک بینی اور نقطہ بیانی میں اپنی مثال آپ تھے، صدق گوئی اور اظہارِ حق میں اکابرین کا پرتو تھے ملامت کی پروا کیئے بغیر جسکو حق سمجھتے دوٹوک انداز میں کہہ ڈالتے، علمی مباحث ہوں یا فرق ومذاہب یا پھر نظریات ورجحانات انکے مابین ایسا موازنہ اور عمدہ تجزیہ کرتے کہ بڑے بڑے تحقیقی ذوق رکھنے والے مطمئن ہوجاتے، بلاشبہ وہ اسلاف کی سچی تصویر تھے انکی علمی روایتوں اور تہذیبی شرافت کے وارث کامل تھے اور اپنے تمام تر کمالات اور خوبیوں کے باعث اگر ایک طرف اپنے ہم عصروں پر سبقت لے گئے تو دوسری جانب اکابرین کی نگاہوں کا مرکز بن گئے،

یوں تو آپ کو تفسیر ولغت، فقہ وادب، نحو وصرف اور منطق وفلسفہ میں گہرا درک حاصل تھا مگر فقہ وافتا پر ید طولیٰ رکھتے تھے اور تمام اسلامی علوم میں سب سے زیادہ وابستگی اسی فن سے تھی، آپ فتاویٰ نویسی میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے تھے، فقہی جزئیات میں آپکو مکمل دسترس حاصل تھی، بڑے سے بڑے گنجلک مسائل کی گتھی سلجھاتے ہوئے ذرا دیر نہیں لگتی، طلباء کے علاوہ علماء کا ایک بڑا طبقہ ہمیشہ آپ سے فقہی رہنمائی کے لیے حاضر بارگاہ رہتا، آپ نے اپنی زندگی میں ہزاروں کی تعداد میں فتاوے اور مقالات لکھے اور مختلف فقہی سیمیناروں میں خصوصی شرکت فرما کر بحث وتمحیص میں حصہ لیا،

آپکے ساڑھے تین سو فتاویٰ ایسے تھے جن پر حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان نے مہر تصدیق ثبت فرمائی تھی، لیکن بدقسمتی سے وہ محفوظ نہ رہ سکے، ہوا کچھ یوں کہ غالباً ۲۰۰۶ء میں حضرت نے وہ تمام فتاوے جو انہوں نے ایک رجسٹر میں نقل کر رکھے تھے اپنے کسی

شاگرد کو جو دلی کا رہنے والا تھا ٹائپنگ کے لیئے دیا، چند مہینوں تک تو وہ فون پر دلاسہ دیتا رہا کہ جلد ہی ٹائپ ہو جائیں گے لیکن ایک عرصے بعد یہ کہتے ہوئے اپنا دامن جھاڑ لیا کہ میں نے جس دکان والے کو وہ رجسٹر دیا تھا اس نے کہیں گُم کر دیا اور اپنی دکان بھی بند کر دی لہٰذا اب اس کا ملنا مشکل ہے..!!

حضرت راقم الحروف سے اکثر ان فتاویٰ کا ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتے اور فرماتے کہ" مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی کہ میں نے اس لڑکے پر بھروسہ کیا اور اس سے بڑی غلطی یہ کہ اسکی کوئی نقل اپنے پاس نہ رکھی، آج اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی میرے دل سے اسکے کھو جانے کا غم دور نہیں ہوتا، جب سوچتا ہوں تو طبیعت اداس ہو جاتی ہے، وہ میری زندگی کا عظیم سرمایہ تھا فقیر نے حضرت سے اس شخص کا نمبر طلب کیا کہ کسی طرح اس تک رسائی کی کوئی صورت نکل آئے لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود بھی کامیابی ہاتھ نہ آئی،

حضرت مفتی صاحب قبلہ ایک بہترین قلمکار منفرد اسلوب کے حامل تھے، آپکی تحریر پر مغز، مدلل، ایسی عام فہم اور سلیس ہوتی کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اترتی چلی جاتی، آپ کا قلم بالکل آپ کی فکر کا ترجمان تھا، رب قدیر نے آپ کے قلم میں ایسی برکت اور روانی رکھی تھی کہ جس سے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی، آپ نے اپنے پیچھے ایسی مستقل تصنیفات و تالیفات، تعلیقات و حواشی چھوڑے ہیں جن سے آپ کی فکر کی گہرائی اور قلم کی عظمت کا احساس ہوتا ہے،

جنکی فہرست یہ ہے:-(۱) اسباب ستہ اور عموم بلوی کی توضیح و تنقیح (۲) مختصر سوانح صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ (۳) بیمۂ زندگی کی شرعی حیثیت (٤) کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ (٥) منصبِ رسالت کا ادب و احترام (٦) روداد مناظرہ بنگال (۷) خطبہ استقبالیہ صدر الشریعہ سیمینار (۸) بچے اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے اصول (۹) عقل و شرع کی روشنی میں (۱۰) تقدیم و ترجمہ عربی عبارات "فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ" المعروف بہ شہنشاہ کون؟ (۱۱) ترجمہ و تقدیم "مواھب ارواح القدس لکشف حکم العرس" (۱۲) نقشہ دائمی اوقات صلاۃ برائے گھوسی (۱۳) حاشیہ توضیح و تلویح (عربی) (١٤) حاشیہ فتاویٰ امجدیہ جلد سوم و چہارم، زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کی داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں،

انکے علاوہ حاشیہ شرح عقود رسم المفتی، مقالاتِ فقیہ اسلام اور فتاویٰ کی تخریج و ترتیب کا کام ابھی جاری تھا، لاک ڈاؤن کے ایام میں حضرت مجھ فقیر کو اکثر طلب فرماتے اور مقالات وغیرہ کی ترتیب کا کام لیتے، جب بھی ملتے بہت زیادہ شفقت کرتے، نصیحتیں کرتے، اور خدمتِ دین کا جذبہ اور حوصلہ عطا کرتے، آج حضرت کی وہ ساری شفقتیں، اور محبت بھری باتیں رہ رہ کر یاد آرہی ہیں اور بار بار یہ شعر ذہن کے حاشیے میں گردش کر رہا ہے کہ ؎

تھے پاس جب تو قیامت کا لطف آتا تھا		ہوئے جو دور تو یادوں کا حشر برپا ہے

اللہ رب العزت نے حضرت کو جس طرح علمی گہرائی و گیرائی اور بے مثال دولتِ فہم سے نوازا تھا اسی طرح تدریس کی دنیا میں تفہیم کا بھی ملکۂ راسخہ عطا کیا تھا، سخت سے سخت مسئلہ طلبہ کے ذہن میں بہت ہی آسانی کے ساتھ اتار دیتے، خوش قسمت ہیں وہ حضرات جنہوں نے آپ سے استفادہ کیا اور علوم و فنون کے شیریں جام سے خود کو سیراب کیا، آج حضرت کی وفات سے جہاں ایک عہد کا خاتمہ ہوا وہیں ایک دینی قلعہ منہدم ہو گیا، اور آج ہم سب لائقِ تعزیت ہیں کہ یہ نقصان ہم سب کا نقصان ہے اور یہ دکھ ہم سب کا دکھ ہے، اسلیئے کہ آفتاب کسی کی ملکیت نہیں ہوتا، ڈھلتے اور ڈوبتے سورج کا نقصان کسی ایک فرد کا نقصان نہیں ہوتا..!!

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ استاذ محترم کی دینی خدمات کے صدقے میں آپکی مغفرت فرمائے اور آپکے امثال کثیر فرمائے، آمین۔۔

تأثرات

از قلم:۔اولادِ پاک امیرُالمومنین حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، خلیفہ حضور ارشدملّت، عظیم عاشق رسول، آفتابِ فصاحت و بلاغت، تاجدارِ علم و حکمت، غازئ اسلام، مُجاہدِ دین و ملّت، ضَیغم گُلستانِ ارشدیہ، حضرت علامہ الشّاہ مفتی محمّدسلمان رضا صدیقی ازہری قادری ارشدی مدظلہ العالی ۔ممبئ

السّلام علیکم ورحمة الله وبرکاته!

اُمید ہے کہ بخیر وعافیت ہُوں گے۔اور اللہ تبارک وتعالٰی جُملہ شُر ور وفتن سے آپ کی حفاظت فرمائے۔کثیر اسفار اور مصروفیات کی وجہ سے میں تاثرات بھیج نہ سکا۔حالانکہ پچھلے کافی عرصہ سے میں مسلسل ''ماہنامہ ارشدیہ'' کو دیکھ رہا ہُوں۔اور مولانا اسلام الدین انجم صاحب،مفتی منظور احمد صاحب (فیضی ارشدی) کی کاوشیں رنگ لا رہی ہیں۔اور وہ برابر رسالہ ارسال کرتے رہتے ہیں-فقیر کے اس نمبر پر۔

الحمدللہ مشمولات اور مضامین قابل دید ہیں۔اُمّت کی رہنمائی کرتے ہُوئے اور سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت پر مکمل یہ رسالہ گامزن نظر آتا ہے۔اور اس پر مزید اس رسالے کو سر پرستی حاصل ہے (حضور ارشد ملّت) قبلہ حضرت علامہ ارشد سُبحانی صاحب ادام اللہ اقبالہ ونور اللہ وجھہ وکثر اللہ امثالہ کی۔اور اس طرح کے مُخلص شیخ طریقت کی سرپرستی میں یقیناً یہ رسالہ ترقی بھی کرے گا۔اور جتنے علماء آئمہ آپ کے جیلوں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔میں نے اکثر کو دیکھا وہ مُخلص علماء ہیں۔اور حضرت قبلہ ارشد سُبحانی صاحب ادام اللہ اقبالہ سرحد پار (یعنی پاکستان) بیٹھ کر کے بھی دستگیری فرما رہے ہیں۔اور خصوصیّت کے ساتھ رہنمائی کرتے ہیں۔

اس فقیر سے بھی ان کی والہانہ محبت ہے۔اور ان کی نوازشیں ہیں،اور عنایتیں ہیں۔

اللہ تبارک وتعالٰی ان برزگوں کا سایہ دراز رکھے۔اور مُجھ فقیر سے جو ہو سکے۔ ہمیشہ میں ان دینی کاموں کیلئے کمر بستہ رہوں گا۔ آپ مجھے ان شاءاللہ العزیز (عزوجل) خدمت گار پائیں گے۔

والسّلام مع الاحترام

تأثرات

ازقلم: خلیفہ حضور ارشدِ ملّت، آلِ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، اولاد مولیٰ علی پاک، فخرُ السّادات، جُنیدِ ملّت حضرت مولانا پیر سیّد
محمّد جنید شاہ قادری ارشدی مدظلہ العالی-(مدینۃ الاولیاء مُلتان شریف، پنجاب، پاکستان)

الحمداللہ میں نے ''ماہنامہ ارشدیہ'' پڑھا ہے۔ اسے دَور حاضر کی جدّت کے مطابق بہت بہتر پایا۔ اور بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ انسان کا سب سے اہم جوسرمایہ ہے۔ وہ ہے ایمان۔ اور **الحمدللہ** اس ''ماہنامہ ارشدیہ'' میں ایمان کی مضبوطی اور سواداعظم وجنتی گروہ کی نشان دہی کی گئ ہے- نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور صحابہ کرام علیھم الرضوان کی عظمت کو بھی اجا گر کیا گیا ہے

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لبریز یہ ''ماہنامہ ارشدیہ'' سواد اعظم اَہلسنّت و جماعت اور فکر رضا، مسلک رضا کی ترجمانی اس شمارے میں بھی موجود ہے- اللہ کریم ''ماہنامہ ارشدیہ'' کے سر پرست اعلیٰ (حضور ارشد ملّت حضرت خواجہ پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی مدظلہ النُّورانی) کو اپنی خصوصی نعمت ورحمت عطاء فرمائے-

جو بھی اس ماہنامہ کی اشاعت میں جس طرح بھی حصّہ لے رہے ہیں اللہ پاک ان سب کی بے حساب مغفرت فرمائے-

(آمین ثم آمین) ***

تأثرات

ماہنامہ ارشدیہ اپنے اندر ایک تاریخ کو لیئے ہُوئے ہے

ازقلم: پاسبانِ مسلک اَہلسنّت، ترجمانِ مسلک اعلیٰ حضرت، سرمایہ قوم وملّت حضرت علامہ مُفتی محمّد عرفانُ الحق نقشبندی رضوی مدظلہ العالی
فاضل: مرکزِ اَہلسنّت جامعہ انوارُ العلوم ملتان شریف، دارُالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ- سیمنٹ فیکٹری، ڈیرہ غازی خان- پنجاب پاکستان

میرے ہاتھ قلم ہے میرے ذہن میں اُجالا مُجھے کیا ڈرا سکے گا یہ ظُلمتوں کا پالا

ماہنامہ ارشدیہ! بِلاشُبہ اسمِ بامُسمّٰی ہے یہ اپنے اَچُھوتے مضامین کے حوالے سے اُردو زبان میں ایک اہم ماہنامہ ہے اس میں با ذوق قارئین کی ضیافت طبع کیلیئے تفسیری مواد، حدیث، سیرت، فقہ، سیاست ونظم ریاست، تصوّف وسلوک، عقائد، اخلاقیات، سوانحات، ادب، مواعظ وخطبات، اورفرقہ باطلہ کے تعاقب پر مشتمل شہ کار کتابوں کا تعارف وخلاصہ، اندازِ تحریر ادیبانہ، طرزِ تحریر مُحقّقانہ اور پیش کش مُخلصانہ ہے-

یہ ساری محنت بجاطور پر معروف سکالر ارشدُ العلماء والمشائخ حضرت مولانا پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی مُجددی نقشبندی اُویسی رضوی قادری دامت برکاتھم کی سرپرستی کا نتیجہ ہے، اور حضرت علامہ مولانا مُفتی منظور احمد فیضی ارشدی وحضرت مولانا اسلام الدین احمد انجم فیضی ارشدی صاحبان کی مُخلصانہ ادارت کا کمال ہے- یہ ان کے رشحاتِ قلم کا علمی، ادبی اور عظیم تاریخی مرقع، گو یا یہ ایک ماہنامہ اپنے اندر ایک تاریخ کو لیئے ہوئے ہے، جو اپنے اختصار کے باوجود بہت سارے علمی موضوعات پر مُحیط ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ایڈیٹر، قارئین، اور مضامین نگاروں کی اس محنتِ شاقہ کو قبول فرمائے اور اس ماہنامے اَوجِ ثُریا نصیب فرمائے اور سب کے لیئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین یارب

والسّلام خیر الختام ***

تاثرات

(از قلم: نازشِ فکر وفن عمدۃُ المدرسین حضرت مولانا الشّاہ محمّد ریحان رضا جامی میاں برکاتی قادری مدظلہ العالی (صدرُ المدرسین دارُ العلوم برکات شیر نیپال، سنگمنیر مہاراشٹر)

ارشدُ المشائخ، پیر طریقت، ناشر مسلکِ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ پیر ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی مُجد دی نقشبندی اُویسی صاحب قبلہ المعروف پیر سُبحانی لجپال دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں نکلنے والا سوادِ اعظم اہل سُنّت و جماعت کا پاسبان، مسلک حقہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کا بے باک نقیب ''ماہنامہ ارشدیہ'' ہر ماہ اپنی انفرادیت کے ساتھ شائع ہو کر اربابِ علم و دانش کے نظر نواز ہوتا ہے۔

الحمد للہ ثُمّ الحمد للہ کچھ ماہ سے مجھے بھی مطالعہ کا شرف حاصل ہے، ماہنامہ میں شائع مقالات، پیچیدہ مسائل کا حل اور معلومات افزا تحریریں پڑھ کر دلی خوشی میسر آتی ہیں،

اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ اللہ تعالیٰ * ماہنامہ ارشدیہ * کو عروج و دوام عطا فرمائے اور ماہنامہ سے منسلک افراد کی بے لوث خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین ثُمّ آمین یا ربّ العالمین بجاہ حبیبہ النّبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین **

تأثراتِ قمر

(از قلم:- خلیفہ حضور تاجُ الشریعہ قمرُ العلمآء نازشِ اَہلسنّت ترجمان فکر رضا قمرِ ملّت حضرت علامہ الشّاہ محمّد قمر الزمان مصباحی رضوی قادری مدظلہ العالی چیف ایڈیٹر سہ ماہی مسلکِ اعلیٰ حضرت، مظفر پور شریف - بہار، بھارت

گرامیٔ قدر خلیفہ حضور ارشد ملّت حضرت مولانا محمّد اسلام الدین احمد انجم فیضی صاحب زید اخلاصہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

''ماہنامہ ارشدیہ'' ممبئ کا تازہ شمارہ نگاہوں کی زینت بنا - سرورق بہت ہی دلکش، پرکشش اور جاذب نظر ہے - معاشرے کے حوالے سے آپ کی تحریر نگاہوں کے راستے خلوت کدہ دل میں اترنے والی ہے، نئ نسلیں جس قدر غلط راہ پر چل پڑی ہیں اب ان کا خدا ہی حافظ و ناصر ہے، خدائے ذوالجلال ان بھٹکے ہُوئے آہووں کو سُوئے حرم پھیر دے۔

سارے مضامین قابلِ مطالعہ ہیں، خدا کا شکر ہے کہ مُلک کے مختلف صوبوں سے مذہبی جرائد و رسائل نکل رہے ہیں اور دین و ملّت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت میں نُمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

مقام مُسرت ہے کہ شیخ طریقت قدوۃُ المشائخ حضرت پیر خواجہ ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی مُجد دی نقشبندی اُویسی دام فیوضہ کی پاکیزہ قیادت وسیادت حاصل ہے۔

مولیٰ کریم ان کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور ''ماہنامہ ارشدیہ'' ممبئ کا صحافتی دُنیا میں معیار و وقار بلند سے بلند تر ہو اور جملہ رفقائے قلم کو میری طرف سے ڈھیروں مُبارک بادیاں پیش ہیں۔ آمین یا رب ***

تأثرات

ازقلم: - ماہر علوم وفنون، نازش قرطاس وقلم، فخر ملّت ترجمان فکرِ رضا، حضرت علامہ الشّاہ غلام جیلانی جامعی قادری مدظلہ العالی
نائب مُدیر سہ ماہی مسلکِ اعلیٰ حضرت، مظفر پور بہار الہند

خلیفہ حضور ارشد ملّت فخر صحافت حضرت مولانا اسلام الدین احمد انجم فیضی صاحب زید مجدہٗ

ہدیہ سلام وخلوص بیکراں

''ماہنامہ ارشدیہ'' ممبئی شمارہ جمادی الآخرہ 1443ھ اپنے پُورے علمی طمطراق کے ساتھ فردوسِ نظر بنا، سرورق نہایت ہی خوش رنگ اور دیدہ زیب ہے، میں نے بنظرِ غائر اس کا مطالعہ کیا، تمام مشمولات نہایت عمدہ اور معیاری ہیں، جسے پڑھنے کے بعد کیف وسُرور کی نئی لذتوں سے آشنائی ہُوئی، خصوصاً اداریہ جس دردمندی کے ساتھ نوکِ قلم سے معرضِ تحریر میں آیا ہے وہ ملّت کی حقیقتِ حال کا غماز ہے، بلاشُبہ مسلمان انہیں حالات اور کیفیات سے دوچار ہے، خدا کرے اسی طرح آپ کی علمی، ادبی اور فکری صلاحیتیں قوم وملّت کی زُلفِ آخرت کو سنوارنے میں مصروف رہیں۔ (آمین)

مُدیر محترم!

ایسے وقت میں جب کہ مذہبی رسائل وجرائد سے عوام اہلسنّت کی بے اعتنائی قابلِ افسوس حد تک ہے، آپ حضرات نے سُنّیت کے فروغ اور قوم مُسلم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے لئے * ماہنامہ ارشدیہ * کی اشاعت کا بیڑا اُٹھا کر ایک مُجاہدانہ صحافتی کردار ادا کیا ہے جو نہ صرف قابلِ ستائش ہے بلکہ لائق تقلید بھی ہے۔

اس رسالے کی سب سے بڑی خُوبی یہ ہے کہ اس کی سرپرستی ارشدُ العلماء والمشائخ حضرت خواجہ پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی مُجددی نقشبندی اُویسی رضوی دام ظلہ علینا فرمارہے ہیں، ربّ قدیر سے التجا ہے کہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کا ترجمان * ماہنامہ ارشدیہ * حضور ارشد ملّت کے زیر سایہ وسرپرستی اپنی نُورانی کرنوں کے ساتھ تاقیامت اُفقِ صحافت پر یُوں ہی درخشاں وتاباں رہے۔۔۔ (آمین)-

مُدیر اعلیٰ حضرت مُفتی منظور احمد فیضی صاحب وجملہ رفقاء فکر کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

آپ کا مُخلص

غلام جیلانی جامعی

نائب مدیر: سہ ماہی مسلک اعلیٰ حضرت، مظفر پور، بہار

نعت شریف

ازقلم:- شاعر اسلام پیرزادہ محمد انجم رضا حقانی نظامی، ٹانڈہ امبیڈکر نگر یوپی

کوئی سنتا ہی نہیں بات ہماری آقا	ﷺ	یاد آئی ہے ہمیں پھر سے تمہاری آقا
اک جھلک چہرۂ انور کی دکھادیں مجھ کو	ﷺ	میری قسمت بھی بنے راج کماری آقا
ضوفشاں کیوں نہ مرے لب پہ ترا نام ہو جب	ﷺ	تیری صورت تری باتیں ہیں دلاری آقا
بیٹھ کر فکر کی آغوش میں شہزادۂ فن	ﷺ	بات کرتا ہے فقط آپ کی پیاری آقا
کوئی دولت کوئی شہرت کوئی جنت مانگے	ﷺ	مجھ کو مل جائے فقط ذات تمہاری آقا
بہر حسنین و علی فاطمہ زہرا ہو کرم	ﷺ	میرے اعمال کا ہے نفس شکاری آقا
جس کو کہتے ہیں جہاں والے ریاض الجنۃ	ﷺ	ہو کرم دیکھوں میں جنت کی وہ کیاری آقا
قلب سے دور مرے الفت دنیا کر دیں	ﷺ	آپ کے در سے رہے بس مجھے یاری آقا
مجھ پہ کر دیجئے اک چشم عنایت ایسی	ﷺ	جان و دل سے میں رہوں آپ پہ واری آقا
اک سوا آپ کے اپنا نہیں سرکار کوئی	ﷺ	لوگ کرتے ہیں فقط نام کی یاری آقا
درد و آلام نے پھر گھیر لیا ہے مجھ کو	ﷺ	اشک اُمید اِن آنکھوں سے ہیں جاری آقا
درد شدت کا ہے لفظوں میں بیاں ہو کیسے	ﷺ	کس کےآگے میں کروں گریہ و زاری آقا
اک نظر ڈال دیں سرکار مری حالت پر	ﷺ	چل رہی دل پہ مرے ہجر کی آری آقا
حرکت قلب مری بند ہو اس سے پہلے	ﷺ	دیکھلیں سانس بھی اب لینا ہے بھاری آقا
غم و آلام سے چھلنی رہے سینہ کب تک	ﷺ	آہ اب سن بھی لو فریاد ہماری آقا
عاشق شہرِ مدینہ ہو لقب انجمؔ کا	ﷺ	اپنی چوکھٹ کا بنا لیجے بھکاری آقا

منقبت در شان خواجہ غریب نواز

از:- شاعر اسلام غلام غوث اجملی ارشدی پورنوی

مرے خواجہ نے اک پودا لگایا ملک بھارت میں		مجھے احساسِ دینِ حق دلایا ملک بھارت میں
انا ساگر کو خواجہ نے بلایا ایک کاسے میں		بفضل رب کمال ایسا دکھایا ملک بھارت میں
کرامت کا حسیں منظر دِکھا کر میرے خواجہ نے		مقرب رب کا جوگی کو بنایا ملک بھارت میں
جو سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے تھے شرک کرتے تھے		انہیں تائب کیا کلمہ پڑھایا ملک بھارت میں
چلے سنجر سے وہ طیبہ وہاں سے آگئے بھارت		ہمارے دل کے گلشن کو سجایا ملک بھارت میں
پلٹ کر دیکھ لو پیچھے تمہیں معلوم یہ ہوگا		زمیں سے کیسے اونٹوں کو لگایا ملک بھارت میں
سجا کر اجملیؔ تحفہ عقیدت کا میں لایا ہوں		یہاں جس نے غریبوں کو نبھایا ملک بھارت میں

قارئین کرام سے ایک اہم گزارش

بحکم سرپرست اعلیٰ ماہنامہ ہذا، حضور ارشد ملت حضرت علامہ الشاہ پیر ابوالبرکات محمد ارشد سبحانی مدظلہ النورانی۔

قارئین کرام! ماشاءاللہ بڑی مسرت اور خوشی کی بات ہیکہ ماہنامہ ارشدیہ نے سال مکمل کرلیا ہے اور اب جلد دوم، شمارہ نمبر گیارہ (ماہ رجب المرجب) دیدہ زیب سرورق اور معلوماتی مضامین کے ساتھ آپکے مطالعہ کی میز پر ہے۔ اس ماہنامہ میں حالات حاضرہ اور آپ کی ضروریات کے پیش نظر مضامین ومشمولات کو جگہ دی گئی ہے۔ گزشتہ شمارہ سے آپ حضرات کی ملی تاثرات نے ہمارے حوصلے مزید بلند کردیے، آپکی دلچسپی اور پذیرائی لائق تحسین وصدمبارک باد ہے امید قوی ہے کہ آئندہ بھی آپ اپنے مفید ونیک مشوروں سے ہمیں نوازتے رہیں گے۔

مجلس ادارہ تحقیقات کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ ماہنامہ کو ہر طرح کی کمیوں اور خامیوں سے پاک وصاف رکھا جائے پھر بھی بتقاضائے بشریت کہیں کوئی کمی وبیشی نظر آئے تو آپ اپنی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارہ کو مندرجہ ذیل واٹسپ نمبر پر مطلع فرمائیں ہم آپ کے ممنون ومشکور ہوں گے۔ ماہنامہ کے لیے منتخب عناوین کے تحت ارباب لوح وقلم وارباب شعروسخن جو بھی معیاری وتحقیقی لائق وفائق مضامین وکلام ادارہ کو پیش کرتے ہیں کوشش یہی رہتی ہے کہ انہیں شائع کی جائیں لیکن طوالت کا خوف ہمیں مجبور کردیتا ہے اس لیے جن کے مضامین وکلام شامل رسالہ نہ ہوپائیں انہیں آزردہ خاطر ہونے کی ضرورت نہیں ادارہ آپ کے ہر معیاری مضامین وکلام کو محفوظ رکھتا ہے اگر وہ ادارہ تحقیقات کی کسوٹی پر کھرا اترا تو ان شاءاللہ آئندہ ماہ اسے ضرور شامل کیا جائے گا۔ اسلامی ماہ وسال کو ملحوظ رکھتے ہوئے علمی ادبی تحقیقی ومعیاری مضامین جو مختصر مگر جامع ہو ہمیں ارسال کریں ماہنامہ کو اس سے زینت بخشی جائے گی۔ اور ہم آپکے ممنون ومشکور ہوں گے۔

اخیر میں آپ سے یہی التماس ہیکہ اس ماہنامہ کو زیادہ سے زیادہ خواندہ حضرات تک پہنچائیں امید قوی ہیکہ اس کے مطالعہ سے آپ کے ذہن وفکر اور قلب وجگر روشن منور ومعطر ہوجائیں گے۔ ایک خاص بات عرض کررہا ہوں کہ درس طب، ودرس عملیات کے کالم میں روحانی وطبی علاج کی ضرورت محسوس ہو تو اپنے سوالات مندرجہ ذیل واٹسپ نمبر پر ارسال کریں ان شاءاللہ اس فن کے ماہرین آپ کی پریشانیوں کا حل پیش فرمائیں گے اسی طرح دینی وفقہی سوالات کے لیے ہمارے مفتیان کرام آپ کے سوالات کے جوابات قران وحدیث کی روشنی میں عطا فرمائیں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل آپ کے ذوق مطالعہ میں وسعتیں، حصول علم دین میں رفعتیں، علم وعمل میں برکتیں عظمتیں عطا فرمائے۔

نوٹ: مضامین وکلام اور مفید مشورے ارسال کرنے کے لیے ذیل میں ماہنامہ کا ای میل آئی ڈی، واٹسپ نمبر پیش ہے ان نمبروں میں سے کسی پر بھی مضمون ارسال کرسکتے ہیں یا ہم سے فون پر رابطہ کریں۔ arshadiaofficial@gmail.com

العارض:- بندہ عاصی خاکسار محمد نظام الدین مصباحی نوری ارشدی اویسی خادم التدریس- مدرسہ بدرالعلوم برہی دربھنگہ (بہار) معاون مدیر ماہنامہ ھذا- رابطہ نمبر {9199979191}

* نائب مدیر اعلیٰ:- ادیب شہیر نجم الاسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ اسلام الدین احمد انجم فیضی ارشدی رابطہ نمبر [9792016141]

* مدیر مسؤل:- نازش قرطاس وقلم حضرت علامہ محمد عارف رضا نوری نعیمی ارشدی مرادابادی مدیر مسؤل ماہنامہ ھذا - رابطہ نمبر [7483747462/8191927658]

*مشیر اعلیٰ:- نازش شعروسخن حضرت علامہ غلام غوث اجملی ارشدی بائسی پورنیہ (بہار) رابطہ نمبر [8057787636]